علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں ۔

حل شدہ امتحانی پرچہ (گیس پیپر) کورس کوڈ : 9335

معاشیات سطح : بی ایس

سوال نمبر 1: پروفیسر رابنز کی بیان کردہ تعریف میں تین بنیادی ستونوں ،جن پر جدید معاشیات کی عمارت استوار ہے،کو زیر بحث لائیے۔نیز معاشیات کی وسعت اور نفس مضمون پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب: پروفیسر رابنز کی بیان کردہ تعریف: پروفیسر رابنز نے معاشیات کی تعریف ان الفاظ میں پیش کی ہے۔

’’معاشیات انسان کے اس طرز عمل کا مطالعہ کرتا ہے، جو خواہشات کے بے شمار ہونے اور ذرائع کے محدود ہونے کی بنا پر اختیار کیا جاتا ہے۔ جب کہ یہ ذرائع مختلف طور پر استعمال ہو سکتے ہوں‘‘۔

انہوں نے اپنی اس تعریف کی بنیاد انسانی زندگی کی مندرجہ ذیل حقیقتوں پر رکھی ہے:

1۔ انسانی خواہشات کثیر ہیں۔

2۔ ان خواہشات کو پورا کرنے والے وسائل محدود ہیں۔

3۔ انسان کی تمام ضروریات یکساں اہم نہیں ہوتیں۔

4۔ وسائل کو متبادل طور پر استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

پروفیسر رابنز کے مطابق ان چار خصوصیات کے بیک وقت اکٹھا ہونے پر معاشی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس نکتہ کی وضاحت اس طرح کی جا سکتی ہے۔ کہ مندرجہ بالا خصوصیات میں سے ایک ایک خصوصیت کو یکے بعد دیگرے غائب کر کے دیکھا جائے کہ آیا مفروضی حالات میں بھی معاشی مسئلہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں؟

کثیر احتیاجات: ’’انسان معاشرتی جانور ہے‘‘۔ معاشرے میں رہتے ہوئے اسے گونا گوں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں انسانی ضروریات میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ حاجات کا یہ سلسلہ یونہی رواں دواں رہتا ہے۔

محدود ذرائع: لامحدود احتیاجات کو پورا کرنے کی غرض سے انسان جب اپنے ذرائع پر نظر ڈالتا ہے۔ تو اسے یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوتی ہے۔ کہ اس کے وسائل نہایت کمیاب اور قلیل ہیں۔ چنانچہ متعدد اغراض کی تشفی کی خاطر وہ اپنے وسائل میں کفایت پر مجبور ہے۔

ضروریات کی غیر یکساں اہمیت: نہ صرف انسان کی ضروریات لامحدود ہیں بلکہ ان کی اہمیت بھی ایک جیسی نہیں۔ مثلاً خوراک، پوشاک، رہائش، سفر، انشورنس، وغیرہ کی اہمیت یکساں نہیں ہے۔

وسائل کا متبادل استعمال: ضروریات کو تسکین دینے والے ذرائع نہ صرف قلیل ہیں بلکہ ان کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ ان کو متبادل طور پر استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ یعنی کوئی بھی ذریعہ ایک سے زائد اغراض کی تشفی کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک قطعہ اراضی پر کپاس بھی بوئی جا سکتی ہے۔ اور وہ رہائش کے لئے کام میں لایا جا سکتا ہے۔

پروفیسر رابنز کی وضع کردہ تعریف نے وہ تین ستون فراہم کر دیے جن پر جدید معاشیات کی عمارت استوار ہوئی ہے:

(i) خواہشات: ان سے مراد ہے انسانی خواہشات۔ یہ خواہشات اپنی نوعیت میں لامحدود ہوتی ہیں اور ہمیں انتخاب کے مسائل سے دوچار کرتی ہیں۔ ہر شخص زیادہ سے زیادہ تسکین کے حصول کیلئے اپنی خواہشات میں سے بعض کا انتخاب کرتا ہے۔

(ii) ذرائع: ان لامحدود خواہشات کو پورا کرنے والے ذرائع محدود ہوتے ہیں جو ہمارے لئے کمیابی کا مسئلہ پیدا کرتے ہیں۔ کمیابی ایک اضافی اصطلاح ہے جو خواہشات یا مقصد کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ ممکن ہے کسی شے کی مقدار بہت قلیل اور اس کی طلب نہ ہونے کے برابر ہو۔ یہ شے معاشی معنوں میں کمیاب نہیں ہیں اور مفت کی اشیاء ہیں۔

(iii) متبادل استعمالات: اگر ہر شے کا ایک ہی استعمال ممکن ہوتا تو زیادہ معاشی مسائل پیدا نہ ہوتے۔ یہ مسائل پیدا ہی اس لئے ہوتے ہیں کہ عموماً کسی شے کو متعدد طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب آپ اپنی گرہ میں کچھ رقم لے کر منڈی میں جاتے ہیں تو آپ مسئلے سے دوچار ہوتے ہیں کہ آپ کیا خریدیں۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ آپ کی خواہشات لامحدود ہیں جبکہ آپ کی گرہ میں گنتی کے پیسے ہیں اور اس رقم سے آپ چند اشیاء ہی خرید سکتے ہیں۔

فوائد:

0334 5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

کاشف

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اے ،ایف ایس ... ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ا۔ فرد بالمقابلہ معاشرہ: معاشیات الگ تھلگ فرد کا مطالعہ کرتی ہے یا معاشرے میں رہنے والے ہر فرد کا رویہ مختلف ہوتا ہے۔کچھ لوگ دوسروں کی نسبت زیادہ خرچ کرتے ہیں جبکہ کچھ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بچت کرتے ہیں۔چنانچہ اس بنا پر معیشت دان انفرادی رویے سے سروکار نہیں رکھتے۔

علم الحقیقت یا علم الهدایت: معاشیات علم الحقیقت ہے یا علم الهدایت یہ ایک ایسا متنازعہ سوال ہے جس پر بڑی تندوتیز بحثیں ہوتی رہی ہیں۔علم الحقیقت وہ علم ہے جس میں حالات وواقعات کا خالص علمی انداز میں غیر جانبدارانہ مطالعہ اور مشاہدہ کرکے یہ بتایا جائے کہ وہ کیسے وقوع پذیر ہوئے اور ان کی وجوہات کیا ہیں۔اس قسم کے علم میں علوم طبیعیات اور علم کیمیا شامل ہیں۔

تقسیم کے مسائل: معاشیات کس قسم کے مسائل کا احاطہ کرتی ہے؟ بنیادی معاشی مسئلہ کیا ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ معاشیات بلحاظ تعریف کمیاب ذرائع کی لامحدود خواہشات پر تقسیم سے متعلق ہے۔ذرائع کی تقسیم کا مسئلہ مرکزی معاشی مسئلہ ہے اور ان ذرائع میں جدوجہد، وقت اور زر شامل ہیں جن سے اشیاء حاصل کی جاتی ہیں۔

محدود خواہشات: ایک قدیم معاشرے میں معاشیات کا واسطہ محض تقسیم ذرائع ہی سے ہوتا تھا۔زمانہ قدیم کا انسان اپنا وقت اور سعی یہ فیصلہ کرنے میں صرف کرتا تھا کہ وہ جنگلی پھل توڑے یا شکار کو نکلے۔

وسعت گیر خواہشات: رفتہ رفتہ کفایت شعاری کا عمل تخصیص پر منتج ہوا۔ہر فرد اپنا وقت اور سعی کلیتہً اس کام پر صرف کرنے لگا جس میں اس کو بزعم خود دوسروں پر برتری حاصل تھی اور یوں وہ بالواسطہ طور پر اپنی مجموعی تسکین میں بیش از بیش اضافہ کرسکتا تھا۔

عاملین پیداوار: گویا معاشیات کے نفسِ مضمون میں یہ بات طبعی شامل ہے کہ سود، لگان، اجرت اور منافع کا تعین کیوں کر ہوتا ہے۔معاشی نظام کے اس پہلو کو تقسیم دولت کہتے ہیں۔ملک کی جملہ پیداوار اپنے چاروں عاملین ہیں۔

وسعت مضمون: صرف خواہشات کی تسکین کرتی ہے پیداوار یعنی خواہشات کو پورا کرنے کی سعی مبادلہ اور اس کی میکانیت یعنی ادھار بنکاری اور تقسیم یعنی جو کچھ سود، اجرت، لگان، منافع کی صورت میں دستیاب ہے۔اس کی بالترتیب سرمایہ، محنت اور زمین اور تنظیم میں تقسیم۔

پروفیسر رابنز کی وضع کردہ تعریف کو بالعموم دوسری تعریفوں پر سبقت دی جاتی ہے۔جس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1) حقیقت پسندانہ تعریف: یہ تعریف عملی زندگی کے نقطہ نظر سے حقیقت پسندانہ ہے۔اس تعریف میں زندگی کی ان حقیقتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔جن کا ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں۔

2) دائرہ بحث کی وسعت:۔ پروفیسر رابنز کی تعریف نے معاشیات کے نفس مضمون کو وسعت بخشی ہے۔نیم کلاسیکی معیشت دان معاشیات کے دائرہ کار میں سرف ان سرگرمیوں کو شمار کرتے تھے۔جو مادی فلاح میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔انہوں نے ان افعال کے علاوہ دیگر مصروفیات کو معاشیات کے زمرے سے خارج قرار دیا۔مگر پروفیسر رابنز ہر اس عمل اور حرکت کا مطالعہ کرنے کا قائل ہے۔جو کثرت احتیاجات اور قلت وسائل سے وجود میں آتا ہے۔چونکہ کثرت خواہشات اور قلت ذرائع کے معاملات ہر انسان کو عملی زندگی میں درپیش ہیں۔اس طرح اس تعریف کا دائرہ کار کل انسانی زندگی تک پھیلا ہوا ہے۔

3) غیر جانبدار تعریف:۔ پروفیسر رابنز نے اپنی وضع کردہ تعریف کی رو سے معاشیات کو علم الحقیقت بنا دیا ہے۔پروفیسر رابنز کے مطابق معاشیات کا مقصد صرف معاشی حقائق کا تجزیہ کرنا ہے۔اسے اس بات سے غرض نہیں ہوتی کہ کوئی ضرورت یا خواہش اچھی ہے یا بری۔نہ ہی اس کا کام یہ بتانا ہے کہ کس خواہش کی تکمیل کی جائے اور کسے ترک کردیا جائے۔کسی بھی علم الحقیقت کا یہی کام ہوتا ہے۔کہ وہ مسائل ومعاملات کا غیر جانبدارانہ مشاہدہ کرے۔یہی حال پروفیسر رابنز کی تعریف کی رو سے معاشیات کا ہے۔وہ کثرت خواہشات اور قلت وسائل کے باعث رونما ہونے والے مسائل کے بارے میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کرلیتی ہے۔

معاشیات کی وسعت مضمون: اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ علم معاشیات کی سرحدیں کس قدر وسیع ہیں۔یعنی اس میں کون سے مسائل زیر بحث آتے ہیں اور کون سے نہیں آتے۔کیا اس علم کا صرف نظریاتی اور اصولی پہلو ہی ہے یا عملی پہلو بھی ہے۔گویا اس مضمون کی وسعت بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں پر غور کیا جاتا ہے:۔

☆ معاشیات کا موضوع بحث کیا ہے؟

☆ کیا معاشیات انسانی طرز عمل کا مطالعہ انفرادی زاویہ سے کرتا یا اجتماعی زاویہ ہے؟

☆ کیا معاشیات صرف نظریاتی پہلو رکھتا ہے۔یا فنی اور عملی پہلو بھی؟

☆ کیا معاشیات ان خواہشات یا معاشی حالات کی اچھائی اور برائی کے بارے میں بھی کوئی رائے دیتا ہے جو ایک معاشرہ کے سامنے آتے ہیں یا اس سلسلہ میں غیر جانبدار ہے؟

معاشیات کا موضوع بحث: یوں تو انسانی زندگی کے کئی پہلو ہیں، مثلاً معاشرتی، سیاسی، نفسیاتی، اخلاقی اور اقتصادی، اور یہ آپس میں گہرے طور پر مربوط ہیں، ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔لیکن علم معاشیات کا تعلق زندگی کے اقتصادی پہلو سے یعنی انسان کے ایسے طرز عمل سے جو محدود ذرائع سے کثیر خواہشات پوری کرتے وقت اختیار کیا جاتا ہے پیچھے بتایا گیا ہے کہ انسان کی خواہشات تو بے شمار ہین۔لیکن انہیں پوری کرتے وقت اختیار کیا جانا ہے۔پیچھے بتایا گیا کہ انسان کی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم ایڈ ایم اے ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com 0348-4550451

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

خواہشات تو بے شمار ہیں۔لیکن انہیں پورا کرنے کے وسائل (یعنی دولت اور اشیاء وغیرہ) کم ہیں۔لہٰذا اسے ایسا رویہ اختیار کرنا پڑتا ہے،جس سے ایک طرف وہ ایسی خواہشات منتخب کر لیتا ہے۔جو بہت ضروری ہوں اور دوسری طرف ذرائع کو اس طرح استعمال کرتا ہے کہ ان میں کفایت ہو سکے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔بنیادی طور پر انسان کا یہی وکفایت کا طرزِ عمل ہی معاشیات کا موضوع بحث ہے کیونکہ اس کی نئی نئی خواہشات جنم لیتی رہتی ہیں اور پرانی خواہشات بار بار پیدا ہوتی رہتی ہیں۔اس لئے انہیں پورا کرنے کے لئے انسان کو اپنی معاشی جدوجہد بھی مستقبل طور پر جاری رکھنا پڑتی ہے،یعنی ہر آدمی باقاعدگی سے کوئی نہ کوئی کام کرتا ہے۔غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہر شخص اپنے وقت قوت اور توجہ کا بیشتر حصہ معاشی جدوجہد میں ہی خرچ کرتا ہے۔گویا روزمرہ معاشی محور کے گرد گھومتی ہے اور یوں اقتصادی محرک اور معاشی جدوجہد پوری زندگی پر غالب نظر آتی ہے۔حتیٰ کہ انسان کے فکر وعمل کی راہیں بھی کافی حد تک اقتصادی حالات ومسائل سے ہی متعین ہوتی ہیں۔سماجی تعلقات ہوں یا ثقافتی روایات،علمی سرگرمیاں ہوں،یا ادبی،مشاغل،تہذیب وتمدن ہو یا تفریح کے طور طریقے،سبھی معاشی مسائل اور معاشی جدوجہد سے متاثر ہوتے ہیں لہٰذا معاشیات کا موضوع بحث (یعنی معاشی جدوجہد) بڑا اہم ہے۔

سوال 2۔ آدم سمتھ، الفرڈ مارشل اور پروفیسر رابنز کی پیش کردہ معاشیات کی مختلف تعریفیں بیان کر کے ان کے درمیان تفصیلی موازنہ کیجئے۔

جواب:

آدم سمتھ کی وضع کردہ تعریف:

آدم سمتھ کی تعریف دراصل ان چار شعبوں پر پھیلی ہوئی ہے۔جنہیں پیدائش دولت،تبادلہ دولت،تقسیم دولت،صرف دولت کہا جاتا ہے۔آدم سمتھ کا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے پہلی مرتبہ انسان کی معاشی سرگرمیوں کو چار حصوں میں تقسیم کے مطابق یہ چاروں سرگرمیاں ازل سے ابد تک جاری رہیں گی۔انسان ہونے کی حیثیت سے ہر شخص کی کچھ نہ کچھ ضروریں ہیں،ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے انسان دولت کا محتاج ہے۔دولت انسان کو کام کرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔چنانچہ جب وہ کام کرتا ہے۔تو اس کا یہ فعل پیدائش دولت کہلاتا ہے۔اور جب وہ دولت کے ذریعے اپنی احتیاجات کی تسکین کا انتظام کرتا ہے۔تو یہ حرکت صرف دولت کہلاتی ہے۔اس کی زندگی ضروریات کو پورا کرنے اور مزید محنت مزدوری کر کے مزید دولت حاصل کرنے اور اپنی ضروریات کی تسکین کرنے ہی میں گزر جاتی ہے۔اس طرح ''دولت'' کا حصول انسانی معاشی سرگرمیوں کا مقصد قرار دیا جاتا ہے۔

حمایت وتائید: آدم سمتھ کی تعریف کی کئی معیشت دانوں نے حمایت بھی کی۔ان میں جے ایس مل، مالتھس، ریکارڈو جیسے اہم علم شامل ہیں۔ان سب افراد کے مجموعے کو کلاسیکی معیشت دان بھی کہا جاتا ہے۔اس مکتبہ فکر کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ انسان کو عملی سعی وپیکار پر اکسانے والے عوامل صرف مادی نوعیت کے ہوتے ہیں۔انسان کی جبلی خواہش ہوتی ہے۔کہ وہ جس قدر دولت حاصل کر سکے۔کرے،دولت کے بغیر انسانی زندگی بے مقصد نظر آتی ہ۔کلاسیکی نقطہ نظر یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی میں دولت حاصل کرنے اور دولت حاصل کرنے اور دولت خرچ کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کرتا۔دولت حاصل کرنے کی شاید تمنا اس ہر لمحہ بے چین رکھتی ہے۔

کلاسیکی تعریف کے نقائص: کلاسیکی مکتبہ فکر کی پیش کردہ تعریف پر اعتراضات بھی کیے گئے ہیں۔اس تعریف کے نقادوں میں کارلائل رسکن شامل ہیں۔یہ لوگ کلاسیکی معیشت دانوں کی طرف سے ''دولت'' پر غیر ضروری اصرار کو قابل اعتراض سمجھتے ہیں۔انہوں نے ان پر یہ فقرہ کسا کہ کلاسیکی مکتبہ فکر کے مطابق ''معاشیات دولت پرستی سکھانے والا علم ہے۔'' کچھ نقادوں نے کہا کہ دولت پر زور دے کر یہ احساس دلایا جا رہا ہے کہ معاشیات دال روٹی کا علم ہے۔اگر ایسا ہے تو علم معاشیات انسان کو گمراہی کی طرف لے جانے والا علم بن جائے گا۔

مصالحت: حقیقت یہ ہے کہ دولت خود نہ کوئی بری شے ہے نہ اچھی۔ہم اسے مقصد کی بجائے،وسیلہ سمجھتے ہیں،آدم سمتھ نے اسے منزل قرار دے کر غلطی کا ارتکاب کیا اور مخالفوں نے دولت کی اہمیت کو بالکل نظر انداز کر دیا۔حقیقت حال ان دونوں آرا کے بین بین ہے۔

الفریڈ مارشل کی تعریف: الفریڈ مارشل نے تعریف کو یوں مرتب کی۔

''معاشیات ایک ایسا علم ہے جو انسان کے ان افعال کا مطالعہ کرتا ہے۔جن کا تعلق اس کی روزمرہ زندگی کے معاملات سے ہے۔اس علم کے ذریعے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ انسان کس طرح دولت پیدا کرتا ہے اور کس طرح خرچ کرتا ہے۔یہ علم افراد کی ان انفرادی اور اجتماعی کوششوں کا تجزیہ کرتا ہے۔جو مادی خوشحالی سے منسلک ہیں''۔

الفریڈ مارشل کی اس تعریف کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔اس مقبولیت کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ مارشل نے اپنی بیان کردہ تعریف میں ''دولت'' کو افضل اور اعلیٰ مقام نہیں بخشا۔دوسری وجہ یہ تھی کہ اس نے دولت سے کہیں زیادہ زور اس بات پر دیا کہ انسانی سرگرمیاں زیادہ قدر ومنزلت کی حامل ہوتی ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

الفریڈ مارشل کی تعریف کی تشریح یوں کی جاتی ہے۔کہ ان کے نزدیک کسی معاشرے میں رہنے والے انسان کا طرز عمل، ہی وہ اصل نقطہ ہے۔جس پر غور وخوض ضروری ہے۔انسان کوئی مخصوص طرز عمل اس لئے اختیار کرتا ہے۔کہ وہ اس کے ذریعے ایسے وسائل پر قدرت حاصل کر سکے جو اسے اس کی ضروریات پوری کرنے میں مدد دیں۔انسان کی فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی آمدنی می اضافہ کرے تا کہ اسے مادی خوشحالی حاصل ہو سکے۔مادی خوشحالی کا مطلب مادی اشیاء سے حاصل ہونے والی تسکین لی گئی ہے۔

اس تعریف میں انسان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔اور دولت کو ثانوی۔اس تعریف کے مطابق انسان آسودہ زندگی گزارنے کی تمنا رکھتا ہے۔اور اس کی تمنا کی تکمیل کی خاطر وہ مختلف سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے۔ان سرگرمیوں کا مطالعہ بھی معاشیات کا مقصد ہے۔اس طرح آدم سمتھ کے زمانے سے مارشل کے زمانے تک فرق یہ پڑا کہ آدم سمتھ کی تعریف میں دولت کو اولین حیثیت دے کہ انسان کو پس پشت ڈال دیا گیا تھا۔مگر مارشل کی تعریف کے مطابق انسان کی عظمت بحال ہوئی۔اس کی معاشی جدوجہد کو مطالعہ کا مرکز بنایا گیا۔ان معاشی سرگرمیوں کا مقصد آمدنی یا دولت کا حصول ٹھہرایا گیا مگر دولت یا آمدنی کا حصول بذات خود کوئی منزل قرار نہ پائی بلکہ یہ کسی اور منزل کے حصول کا رستہ سمجھ گئی۔آدم سمتھ نے دولت کو منزل مقصود کا خطاب دے دیا تھا۔مگر مارشل نے اسے راستہ برائے حصول منزل کہا۔یعنی انسان دولت محض نمائش کے لئے حاصل نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے حصول کا اس لئے متمنی ہوتا ہے۔کہ اس کے ذریعے وہ اشیاء حاصل کر سکے۔جو روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم، تفریح اور دوسری ضروریات سے واسطہ رکھتی ہوں۔انسان اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے معاشی سعی وسیلا بڑھنا ہوتا ہے۔ اس سعی وکوشش کا مطالعہ ہی معاشیات کا بنیادی نکتہ ہے۔

مارشل نے انسانی سعی وپیکار کا مقصد یہ قرار دیا تھا کہ وہ مادی خوشحالی سے ہمکنار ہو سکے۔یعنی معاشرہ میں رہنے والے انسان کی جدوجہد اس لئے بروئے کار آتی ہے کہ وہ دولت کمائے اور اس کے ذریعے ان اشیاء تک رسائی حاصل کر سکے۔جو اس کی مادی فلاح و بہبود میں اضافہ کر سکیں۔مارش کے خیالات سے متاثر ہو کر کئی دیگر معیشت دانوں نے بھی فلاح انسانی کو توجہ کا مرکز بنا کر اپنے نظریات پیش کیے۔مارشل اور اس کے ایسے حامیوں کے گروہ کو مکتبہ بہبود کہا جا تا ہے۔

رابنز کی تعریف:۔ پروفیسر رابنز نے 1934ء میں معاشیات کی ایک نئی تعریف پیش کی۔

پروفیسر رابنز نے بیان کیا کہ معاشرہ میں رہتے ہوئے انسان سب سے اہم معاشی زندگی گزرتا ہے۔جس کے چار اوصاف ہیں۔معاشی زندگی کی چار خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1۔ انسانی خواہشات کثیر ہیں۔

2۔ ان خواہشات کو پورا کرنے والے وسائل محدود ہیں۔

3۔ انسان کی تمام ضروریات یکساں اہم نہیں ہوتیں۔

4۔ وسائل کو متبادل طور پر استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

پروفیسر رابنز کے مطابق ان چار خصوصیات کے بیک وقت اکٹھا ہونے پر معاشی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔اسی نکتہ کی وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے۔کہ مندرجہ بالا خصوصیات میں سے ایک ایک خصوصیت کو یکے بعد دیگرے غائب کر کے دیکھا جائے کہ آیا مفروضی حالات میں بھی معاشی مسئلہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں؟

کثیر احتیاجات:۔ ''انسان معاشرتی جانور ہے''۔معاشرے میں رہتے ہوئے اسے گونا گوں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں انسانی ضروریات میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔حاجات کا یہ سلسلہ یونہی رواں دواں رہتا ہے۔

محدود ذرائع:۔ لامحدود احتیاجات کو پورا کرنے کی غرض سے انسان جب اپنے ذرائع پر نظر ڈالتا ہے۔تو اسے یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوتی ہے۔کہ اس کے وسائل نہایت کمیاب اور قلیل ہیں۔چنانچہ متعدد اغراض کی تشفی کی خاطر وہ اپنے وسائل میں کفایت پر مجبور ہے۔

ضروریات کی غیر یکساں اہمیت:۔ نہ صرف انسان کی ضروریات لامحدود ہیں بلکہ ان کی اہمیت بھی ایک جیسی نہیں۔مثلاً خوراک، پوشاک، رہائش، سفر، انشورنس ،وغیرہ کی اہمیت یکساں نہیں ہے۔

وسائل کا متبادل استعمال:۔ ضروریات کو تسکین دینے والے ذرائع نہ صرف قلیل ہیں بلکہ ان کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ ان کو متبادل طور پر استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔یعنی کوئی بھی ذریعہ ایک سے زائد اغراض کی تشفی کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔مثلاً ایک قطعہ اراضی پر کپاس بھی بوئی جا سکتی ہے۔اور وہ رہائش کے لئے کام میں لایا جا سکتا ہے۔

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

پروفیسر رابنز کی وضع کردہ تعریف کو بالعموم دوسری تعریفوں پر سبقت دی جاتی ہے۔جس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1) حقیقت پسندانہ تعریف:۔ یہ تعریف عملی زندگی کے نقطہ نظر سے حقیقت پسندانہ ہے۔اس تعریف میں زندگی کی ان حقیقتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔جن کا ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں۔

2) دائرہ بحث کی وسعت:۔ پروفیسر رابنز کی تعریف نے معاشیات کے نفس مضمون کو وسعت بخشی ہے۔نیم کلاسیکی معیشت دان معاشیات کے دائرہ کار میں سرف ان سرگرمیوں کو شمار کرتے تھے۔جو مادی فلاح میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔انہوں نے ان افعال کے علاوہ دیگر مصروفیات کو معاشیات کے زمرے سے خارج قرار دیا۔مگر پروفیسر رابنز ہراس عمل اور حرکت کا مطالعہ کرنے کا قائل ہے۔جو کثرت احتیاجات اور قلت وسائل سے وجود میں آتا ہے۔چونکہ کثرت خواہشات اور قلت ذرائع کے معاملات ہر انسان کو عملی زندگی میں درپیش ہیں۔اس طرح اس تعریف کا دائرہ کار کل انسانی زندگی تک پھیلا ہوا ہے۔

3) غیر جانبدار تعریف:۔ پروفیسر رابنز نے اپنی وضع کردہ تعریف کی رو سے معاشیات کو علم الحقیقت بنا دیا ہے۔پروفیسر رابنز کے مطابق معاشیات کا مقصد صرف معاشی حقائق کا تجزیہ کرنا ہے۔اسے اس بات سے غرض نہیں ہوتی کہ کوئی ضرورت یا خواہش اچھی ہے یا بری۔نہ ہی اس کا کام یہ بتانا ہے کہ کس خواہش کی تکمیل کی جائے اور کسے ترک کر دیا جائے۔کسی بھی علم الحقیقت کا یہی کام ہوتا ہے۔کہ وہ مسائل ومعاملات کا غیر جانبدارانہ مشاہدہ کرے۔یہی حال پروفیسر رابنز کی تعریف کی رو سے معاشیات کا ہے۔وہ کثرت خواہشات اور قلت وسائل کے باعث رونما ہونے والے مسائل کے بارے میں غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کر لیتی ہے۔

سکاٹ لینڈ کے آدم سمتھ نے جن کو معاشیات کا باوا آدم کہتے ہیں،معاشیات کی تعریف یوں کی ہے۔اقوام کی دولت کی نوعیت اور اسباب کا مطالعہ وہ پہلا مفکر تھا جس نے معاشیات پر ایک باضابطہ کتاب تحریر کی اور اس کی یہ توضع کردہ تعریف اس کی کتاب کا عنوان ٹھہری۔آدم سمتھ کی کتاب کی اشاعت کے بعد تقریباً پچاس برس تک دولت معاشیات کی تمام تعریفوں کا مرکزی نقطہ بنی رہی مثلاً ایک تعریف کچھ یوں ہے:

''معاشیات وہ علم ہے جو دولت کی نوعیت، پیداوار اور تقسیم سے بحث کرتا ہے''۔

مادہ علم ہے جو دولت کی نوعیت اور ان قوانین سے بحث کرتا ہے جو دولت کی پیداوار اور مبادلے پر حاوی ہوں۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دولت کے تصور پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہونے لگی یہ سمجھا گیا کہ دولت، خود غرضی اور زرپرستی کے مترادف ہے اور یہ کہ حتی الواقع معاشیات ایک وسیع اور پاکیزہ علم ہے جو دولت سے کہیں زیادہ انسان سے متعلق ہے۔چنانچہ ایک عظیم معیشت دان جان الفریڈ مارشل نے آدم سمتھ کی وضع کردہ تعریف میں ترمیم کر کے اس کی سمت ہی بدل ڈالی۔ مارشل کے نزدیک معاشیات ایک طرف تو دولت کا علم ہے اور دوسری طرف جو زیادہ اہم بات ہے یہ انسانی زندگی کے ایک اہم پہلو کا مطالعہ ہے۔سو یہ تعریف معاشیات کی نئی تعریف قرار پائی۔

''زندگی کے عام کاروبار میں نوع انسانی کا مطالعہ ہے جن کا تعلق زندگی کے روزمرہ معاملات سے ہے۔یہ علم انسان کی انفرادی اور اجتماعی کوششوں کا جائزہ لیتا ہے۔جس کا اس بات سے گہرا تعلق ہے کہ خوش حال زندگی کے مادی لوازمات کیونکر حاصل اور کس طرف صرف کئے جاتے ہیں''۔

پروفیسر رابنز کی وضع کردہ تعریف نے وہ تین ستون فراہم کر دیے جن پر جدید معاشیات کی عمارت استوار ہوئی ہے:

(i) خواہشات: ان سے مراد ہے انسانی خواہشات۔یہ خواہشات اپنی نوعیت میں لامحدود ہوتی ہیں اور ہمیں انتخاب کے مسائل سے دوچار کرتی ہیں۔ہر شخص زیادہ سے زیادہ تسکین کے حصول کیلئے اپنی خواہشات میں سے بعض کا انتخاب کرتا ہے۔

(ii) ذرائع: ان لامحدود خواہشات کو پورا کرنے والے ذرائع محدود ہوتے ہیں جو ہمارے لئے کمیابی کا مسئلہ پیدا کرتے ہیں۔کمیابی ایک اضافی اصطلاح ہے جو خواہشات یا مقصد کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ممکن ہے کسی شے کی مقدار بہت قلیل اور اس کی طلب نہ ہونے کے برابر ہو۔یہ شے معاشی معنوں میں کمیاب نہیں ہیں اور مفت کی اشیاء ہیں۔

(iii) متبادل استعمالات: اگر ہر شے کا ایک ہی استعمال ممکن ہوتا تو زیادہ معاشی مسائل پیدا نہ ہوتے۔یہ مسائل پیدا ہی اس لئے ہوتے ہیں کہ عموماً کسی شے کو متعدد طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔جب آپ اپنی گرہ میں کچھ رقم لے کر منڈی میں جاتے ہیں تو آپ مسئلے سے دوچار ہوتے ہیں کہ آپ کیا خریدیں۔ایسا کیوں ہے؟ اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ آپ کی خواہشات لامحدود ہیں جبکہ آپ کی گرہ میں گنتی کے پیسے ہیں اور اس رقم سے آپ چند اشیاء ہی خرید سکتے ہیں۔

فوائد:

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ا۔ فرد بالمقابلہ معاشرہ: معاشیات الگ تھلگ فرد کا مطالعہ کرتی ہے یا معاشرے میں رہنے والے ہر فرد کا رویہ مختلف ہوتا ہے۔کچھ لوگ دوسروں کی نسبت زیادہ خرچ کرتے ہیں جبکہ کچھ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بچت کرتے ہیں۔چنانچہ اس بنا پر معیشت دان انفرادی رویے سے سروکار نہیں رکھتے۔

علم الحقیقت یا علم الھدایت: معاشیات علم الحقیقت ہے یا علم الہدایت یہ ایک ایسا متنازعہ سوال ہے جس پر بڑی تند و تیز بحثیں ہوتی رہی ہیں۔علم الحقیقت وہ علم ہے جس میں حالات وواقعات کا خالص علمی انداز میں غیر جانبدارانہ مطالعہ اور مشاہدہ کرکے یہ بتایا جائے کہ وہ کیسے وقوع پذیر ہوئے اور ان کی وجوہات کیا ہیں۔اس قسم کے علم میں علوم طبیعیات اور علم کیمیا شامل ہیں۔

تقسیم کے مسائل: معاشیات کس قسم کے مسائل کا احاطہ کرتی ہے؟ بنیادی معاشی مسئلہ کیا ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ معاشیات بلحاظ تعریف کمیاب ذرائع کی لامحدود خواہشات پر تقسیم سے متعلق ہے۔ذرائع کی تقسیم کا مسئلہ مرکزی معاشی مسئلہ ہے اور ان ذرائع میں جدوجہد، وقت اور زر شامل ہیں جن سے اشیاء حاصل کی جاتی ہیں۔

محدود خواہشات: ایک قدیم معاشرے میں معاشیات کا واسطہ محض تقسیم ذرائع ہی سے ہوتا تھا۔زمانہ قدیم کا انسان اپنا وقت اور سعی یہ فیصلہ کرنے میں صرف کرتا تھا کہ وہ جنگلی پھل توڑے یا شکار کو نکلے۔

وسعت گیر خواہشات: رفتہ رفتہ کفایت شعاری کا عمل تخصیص (Specialization) پر منتج ہوا۔ہر فرد اپنا وقت اور سعی کلیتہً اس کام پر صرف کرنے لگا جس میں اس کو بزعم خود دوسروں پر برتری حاصل تھی اور یوں وہ بالواسطہ طور پر اپنی مجموعی تسکین میں بیش از بیش اضافہ کرسکتا تھا۔

عاملین پیداوار: گویا معاشیات کے نفس مضمون میں یہ بات طبعی شامل ہے کہ سود، لگان، اجرت اور منافع کا تعین کیوں کر ہوتا ہے۔معاشی نظام کے اس پہلو کو تقسیم دولت کہتے ہیں۔ملک کی جملہ پیداوار اپنے چاروں عاملین ہیں۔

وسعت مضمون: صرف خواہشات کی تسکین کرتی ہے۔پیداوار یعنی خواہشات کو پورا کرنے کی سعی مبادلہ اور اس کی میکانیت یعنی ادھار بنکاری اور تقسیم یعنی جو کچھ سود، اجرت، لگان، منافع کی صورت میں دستیاب ہے۔اس کی بالترتیب سرمایہ، محنت اور زمین اور تنظیم میں تقسیم۔

سوال نمبر 3: انسانی احتیاجات کیا ہیں؟ان کی خصوصیات بیان کیجیے۔نیز قانون مساوی افادہ مختتم کی ایک گوشوارہ اور ڈیگرام کی مدد سے وضاحت کیجیے۔

جواب: انسانی احتیاجات: اس دنیا میں انسان کو کثیر احتیاجات لاحق ہیں اگر آپ اپنی روزمرہ کی مطلوب اشیاء وخدمات کی فہرست بنائیں تو یہ فہرست خاصی طویل بن جائے گی۔مثال کے طور پر آپ درج ذیل اشیاء پر غور فرمائیں۔

روٹی، مکھن، آٹا، گوشت، سبزیاں، ایندھن، پنسل، بائیسکل، ریڈیو، شیونگ بلیڈ، شیونگ کریم، ٹوتھ پیسٹ، صابن، قمیض، پاجامہ، دودھ، چینی وغیرہ وغیرہ

آپ دیکھیں گے کہ ہم میں سے ہر شخص کو ان تمام اشیاء کی کم و بیش مقدار میں ضرورت درپیش ہے۔اگر ہمیں یہ اشیاء دستیاب نہ ہوں تو ہم مقدار احتیاجات کو پورا کرکے تسکین حاصل کرنے کی نعمت سے محروم ہوجائیں گے۔ہم ان اشیاء کو اس لیے استعمال کرتے ہیں کہ یہ ہماری احتیاجات کی تسکین کا باعث بنی ہیں۔ بالفاظ دیگر ہماری احتیاجات ہی صرف دولت کے عمل کی بنیاد ہیں۔انسانی احتیاجات کی بہت سی خصوصیات ہیں ان میں سے بعض اہم خصوصیات ہیں۔

''انسانی ضروریات کی خصوصیات''

1۔انسانی ضروریات لاتعداد ہیں:۔اس دنیا میں انسانی ضروریات کا سلسلہ لامتناہی ہے کیا کوئی شخص یہ دعوی کرسکتا ہے کہ اس کی تمام خواہشات اور ضروریات کی تکمیل ہوچکی ہے۔اور اب اسے کوئی احتیاج لاحق نہیں رہی۔آپ اس کا جواب یقیناً نفی میں پائیں گے۔ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ اگر آپ کے پاس بائیسکل ہے تو آپ موٹر سائیکل کی تمنا کرتے ہیں۔جب موٹر سائیکل مل جاتی ہے تو آپ کے دل میں کار حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے۔اور اس طرح مزید اشیاء وخدمات حاصل کرنے کی احتیاجات کا سلسلہ طویل ہوتا چلا جاتا ہے۔

2۔ضروریات میں تکرار پائی جاتی ہے:۔کسی ایک شے کے استعمال کرنے سے انسان اس کی ضرورت سے ہمیشہ کے لیے بے نیاز نہیں ہوجاتا۔بلکہ اسے اس شے کے استعمال کی ضرورت بار بار پیش آتی ہے۔مثال کے طور پر آپ صبح ناشتہ کرتے ہیں پھر دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں۔اور رات کو پھر کھانے کے دسترخوان پر شکم سیری کے لیے جا بیٹھتے ہیں۔یہ مشق آپ روزانہ دہراتے ہیں۔کیونکہ ہر چار پانچ گھنٹہ کے وقفے کے بعد آپ کو بھوک محسوس ہونے لگتی ہے۔اور آپ کھانے کے لیے بے قرار ہوجاتے ہیں۔

3۔انسانی احتیاجات تسکین پذیر ہیں:۔کوئی بھی انسانی احتیاج ایسی نہیں جو قابل تسکین نہ ہو۔جب آپ پیاس محسوس کرتے ہیں تو پانی پی کر پیاس بجھا لیتے ہیں۔ اگر آپ کو بھوک محسوس ہورہی ہو اور آپ کھانا کھائیں تو آپ کی بھوک رفع ہوجاتی ہے۔موسم سرما میں جب آپ سردی محسوس کرتے ہیں۔تو اس وقت گرم کپڑے پہننے اور گرم چائے کی ایک پیالی پی لینے سے آپ سردی سے محفوظ ہوجاتے ہیں اور ایک طرح کی آسودگی محسوس کرنے لگتے ہیں۔اگر ہماری احتیاجات تسکین پذیر

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاتی مشقوں کے لیے آئینڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0345-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ، ایم ایس سی ، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ، ایف اے ، آئی کام ، بی اے ، بی کام ، بی ایڈ ، بی ایس ، ایم اے ، ایم ایڈ ، ایم ایس سی ، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

نہ ہوتیں تو صرف دولت کا عمل کبھی معرض وجود میں نہ آ سکتا۔

4۔احتیاجات کی تسکین متبادل ذرائع سے ہوسکتی ہے:۔انسان کو زندہ رہنے کے لیے خوراک ،لباس اور رہائش کی ضرورت ہوتی ہے۔لیکن احتیاجات کو پورا کرنے کے مختلف ومتعدد ذرائع موجود ہوتے ہیں۔کھانے کی ضرورت پوری کرنے کے لیے مختلف قسم کی اشیاءخوردنی دستیاب ہیں۔لباس کے لیے مقبوع قسم کا کپڑا بازار سے مل سکتا ہے۔بشرطیکہ ہم اس کی قیمت ادا کرنے کے قابل ہوں۔ایک شخص اپنی خوراک کی ضرورت زیادہ گوشت اور نشاستہ دار اشیاء کی کم مقدار استعمال کر کے پوری کرسکتا ہے۔یا اس کے برعکس کم گوشت اور زیادہ مقدار میں نشاستہ دار اشیاء استعمال کر کے اپنی خوراک کی احتیاج کی تسکین کرسکتا ہے۔گویا ایک ہی احتیاج کو پورا کرنے کے لیے متبادل ذرائع سے کام لیا جاسکتا ہے۔

6۔احتیاجات ایک دوسرے کی معاون ہوتی ہیں:۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک احتیاج کو پورا کرنے کے لیے ہمیں بیک وقت دوسری کئی اشیاء طلب کرنی پڑتی ہیں۔مثال کے طور پر بیڈ منٹن کھیلنے کے لیے ہمیں بیڈ منٹن کا ریکٹ بھی چاہیئے ۔اور شٹل کاک بھی ۔کرکٹ کھیلنے کے لیے بلے اور گیند کی دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

نظریہ افادہ اور انسانی ضروریات:۔افادہ ایک اضافی تصور ہے یعنی یہ شخص ،وقت اور جگہ کے بدل جانے سے بدل جاتا ہے۔"کسی شے میں انسانی احتیاج کو پورا کرنے کی صلاحیت افادہ کہلاتی ہے" کوئی بھی شخص کوئی ایسی شے استعمال کرنا نہیں چاہتا جس کا کچھ بھی افادہ نہ ہو ایک تندرست آدمی سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ دوائی استعمال کریگا کیونکہ اس سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔جب کہ ایک بیمار آدمی یقینی طور پر دوائی کا طلب گار ہوگا۔

اس مرحلہ پر ایک اور اہم بات کی وضاحت کردینا ضروری ہے اور وہ یہ کہ افادہ اور فائدہ ایک ہی چیز نہیں ہے۔آپ کے خیال میں کیا خودکشی کا ارادہ کرنے والے کے لیے زہر مفید ہے؟یا نشہ کے عادی افراد کے لیے تمبا کو نوشی یا دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال کچھ فائدہ رکھتا ہے۔یقیناً نہیں۔لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ نشہ آور اشیاء کے عادی لوگوں کو ان اشیاء کے استعمال سے تسکین حاصل ہوتی ہے۔بصورت دیگر وہ انہیں ہرگز استعمال نہ کرینگے۔اس سے ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ تمام اشیاء جو اپنے اندر فائدہ مندی کا جوہر رکھتی ہیں۔ان میں افادہ ضرور موجود ہوتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ افادہ کی حامل تمام اشیاء فائدہ مندی کا پہلو بھی رکھتی ہوں۔

قانون مساوی افادہ مختتم کی ایک گوشوارہ اور ڈائیگرام

قانون مساوی افادہ مختتم کی ایک گوشوارہ کے ذریعہ وضاحت کی جاسکتی ہے۔فرض کریں آپ کے پاس آٹھ روپے کی معین رقم ہے جو آپ دو چیزوں مثلاً گوشت اور سبزی پر خرچ کرنا چاہتے ہیں۔اپنے تجربہ کو آسان بنانے کیلئے ہم فرض کرتے ہیں کہ صارف صرف دو چیزوں پر اپنی رقم خرچ کرتا ہے حالانکہ اپنی زندگی میں ایک صارف متعدد اشیاء وخدمات میں سے چناؤ کے مسئلہ سے دوچار ہوتا ہے۔بہرحال جو بات دو اشیاء کے متعلق درست ہے۔وہ ہی دو سے زیادہ اشیاء کے معاملہ میں بھی درست ہوتی ہے۔آپ اپنی کتنی رقم گوشت پر اور کتنی رقم سبزی پر خرچ کریں گے۔

جدول قانون مساوی افادہ مختتم کا گوشوارہ

روپے کی اکائیاں	گوشت کا م ا	سبزی کا م ا
1	50	40
2	45	35
3	40	30
4	35	25
5	30	20
6	25	15
7	20	10
8	15	05
آٹھ اکائیوں کا کل افادہ	260	180

اس گوشوارہ کے پہلے کالم میں روپوں کو ظاہر کیا گیا ہے جنہیں صارف گوشت اور سبزی پر خرچ کرنا چاہتا ہے۔دوسرے کالم میں گوشت کا افادہ مختتم اور تیسرے کالم میں سبزی کا افادہ مختتم اور تیسرے کالم میں سبزی کا افادہ مختتم ظاہر کیا گیا ہے۔گوشت اور سبزی دونوں کا افادہ مختتم روپے کی زیادہ اکائیاں خرچ کرنے سے کم ہوجاتا ہے۔یہ قانون تقلیل افادہ مختتم کے عملدرآمد کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔صارف اس وقت توازن میں ہوتا ہے جب وہ پانچ روپے گوشت پر اور تین روپے سبزی پر خرچ کرتا ہے کیونکہ اس صورت میں گوشت اور سبزی دونوں کا افادہ مختتم باہم برابر ہے۔اخراجات کی اس ترتیب سے صارف کو گوشت اور سبزی تیس تیس

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

اکائیاں افادہ حاصل ہوتا ہے۔اس طرح اس کا افادہ کل زیادہ سے زیادہ ہوتا ہے پانچ روپے گوشت اور تین روپے سبزی پر خرچ کرنے سے دونوں اشیاء کا کل افادہ مندرجہ ذیل طریقہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

گوشت کا افادہ = 50 + 45 + 40 + 35 + 30 + 200

(گوشت پر پانچ روپے خرچ کرنے سے)

سبزی کا افادہ = 40 + 35 + 30 = 105

(سبزی پر تین روپے خرچ کرنے سے)

دونوں اشیاء کا کل افادہ = 200 + 105 = 305

اخراجات کی متذکرہ بالا ترتیب سے آپ آٹھ روپے کی رقم سے زیادہ سے زیادہ 305 اکائیاں افادہ حاصل کرسکتے ہیں۔اخراجات کی کسی اور ترتیب سے آپ کا کل افادہ 305 اکائیوں سے زیادہ نہیں ہوسکتا۔اس بات کی آپ اخراجات کی ترتیب میں تبدیلی کرکے با آسانی تصدیق کرسکتے ہیں۔

فرض کریں آپ سبزی پر تین روپے کے بجائے چار روپے اور گوشت پر پانچ کی بجائے چار روپے خرچ کرتے ہیں (کیوں کہ آپ کے پاس کل آٹھ روپے ہیں) اس طرح سبزی پر ایک روپیہ زائد خرچ کرنے سے آپ کو افادہ کی 25 اکائیاں زائد حاصل ہوں گی لیکن گوشت پر ایک روپیہ کم خرچ کرنے سے آپ کے افادہ میں کمی 30 اکائیوں کے برابر ہوگی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے افادہ میں پانچ اکائیوں کی کمی واقع ہوگئی۔اس سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ ایک صارف کا افادہ کل اس وقت زیادہ سے زیادہ ہوتا ہے جب وہ مختلف اشیاء کا اپنی رقم اس طرح خرچ کررہا ہو کہ تمام اشیاء افادہ مختتم برابر ہو۔

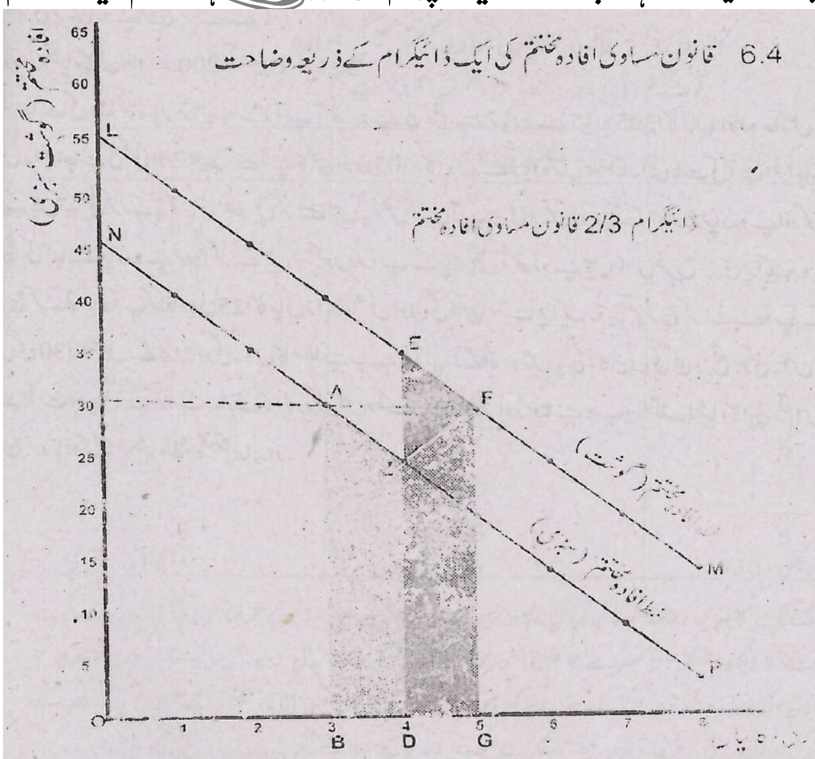

سوال نمبر 3: (الف) خطوط عدم ترجیح سے کیا مراد ہے؟ نیز خطوط عدم ترجیح کی مدد سے صارف کے توازن کی وضاحت کیجیے۔

جواب: خطوط عدم ترجیح: افادہ صارف کی ذہنی کیفیت کا نام ہے۔اس لئے عددی شکل میں اس کی پیمائش ممکن نہیں یہی وجہ ہے کہ کچھ جدید ماہرین معاشیات نے جن میں پروفیسر جے۔آر ہکس سب سے نمایاں ہیں، افادہ کے کلاسیکی نظریہ پر سخت تنقید کی ہے۔پروفیسر ہکس نے اپنی کتاب میں رویہ صارف کے بارے میں ایک الگ نقطہ نظر پیش کیا جس کو خطوط عدم ترجیح کے نظریہ کا نام دیا جاتا ہے۔پروفیسر ہکس کے مطابق افادہ کے نظریہ کی بنیاد دو غیر حقیقی مفروضات پر ہے۔یہ کہ افادہ عددی شکل میں قابل پیمائش ہے اور مختلف اشیاء کے افادہ کو آپس میں جمع کیا جاسکتا ہے یا ایک شے کے افادہ کو باقی اشیاء کے افادہ سے منہا کیا جاسکتا ہے۔جب صارف مختلف اشیاء پر اپنا خرچ بڑھاتا ہے تو ذر کے افادہ مختتم میں کمی نہیں آتی۔ان مفروضات پر پروفیسر ہکس نے تنقید کی ہے اور یہ دعویٰ ہے کہ ان مشکلات پر خطوط عدم ترجیح کی تکنیک اختیار کرکے قابو پایا جاسکتا ہے۔

اس تجزیہ کی بنیاد اس مفروضہ پر ہے کہ ایک صارف ایک شے کو دوسری شے سے تبدیل کرسکتا ہے اور روزمرہ استعمال میں آنے والی اشیاء کی بڑی تعداد کے پیش نظر یہ مفروضہ حقیقت پر مبنی نظر آتا ہے۔اگر ایک شے مثلاً کیلوں کا دوسری شے مثلاً سیبوں سے تبادلہ ممکن ہو تو ان دو اشیاء کے کئی مجموعے ہوسکتے ہیں جن کو ایک خاص

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

صارف یکساں اہمیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔ایک صارف کی ترجیحات کے پیمانے پر دو اشیاء کا ایک مجموعہ اسے ان ہی اشیاء کے کسی دوسرے مجموعہ کے برابر یا کم یا زیادہ تسکین رکھتا ہے کیونکہ بلند نقطہ پر صارف نچلے حصے کی نسبت دونوں اشیاء کی زیادہ مقدار حاصل کرتا ہے۔پس صارف اپنے ذہن میں دیے گئے نقشہ کی طرح عدم ترجیح کا ایک نقشہ رکھتا ہے۔

خطوط عدم ترجیح کی خصوصیات: ایک صارف کی ترجیحات کے پیمانے کی نمائندگی کرنے والے کئی طرح کے خطوط ہو سکتے ہیں۔لیکن تمام خطوط عدم ترجیح میں تین خصوصیات مشترک ہیں۔جن کی وضاحت درج ذیل ہے۔

ا۔خطوط عدم ترجیح کا جھکاؤ منفی ہوتا ہے:۔خطوط عدم ترجیح کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ بائیں سے دائیں نیچے کو گرتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر صارف کسی شے کو زیادہ مقدار حاصل کرنا چاہے تو اسے دوسری شے کی مقدار کو کم کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ اسی خط عدم ترجیح پر قائم رہ سکے مندرجہ ذیل شکل بھی وضاحت کریگی جب صارف نقطہ A سے b کی طرف حرکت کرتا ہے تو زیادہ چاول حاصل کرنے کے لیے اسے گندم کی مقدار کم کرنا پڑتی ہے۔بالکل یہی صورت اس وقت ہوتی ہے۔جب صارف B سے C تک اور C سے D تک حرکت کرتا ہے۔

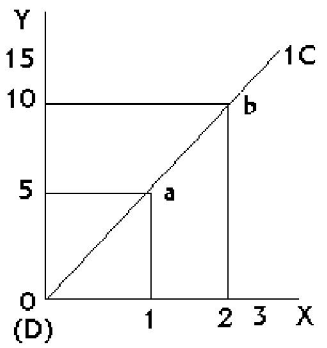

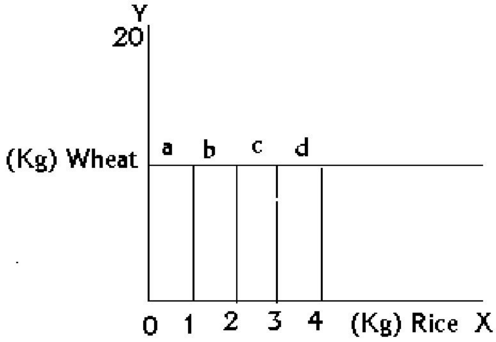

(a)

شکل میں خط عدم ترجیح y محصور کے متوازی ہے۔جو ظاہر کرتا ہے کہ صارف گندم کی مقدار میں کمی کیے بغیر چاول کی زیادہ مقدار استعمال کر سکتا ہے حالانکہ یہ ممکن نہیں ہے۔

شکل B میں بائیں سے دائیں طرف اٹھتا ہوا خط عدم ترجیح مذکورہ بالا (a) خط کی نسبت زیادہ غیر حقیقی صورت حال کی نمائندگی کرتا ہے کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے صارف چاول اور گندم کی پہلے سے زیادہ مقدار استعمال کرے اور تسکین میں بھی کوئی تبدیلی نہ ہو۔پس یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ خطوط عدم ترجیح منفی جھکاؤ رکھتے ہیں۔

2۔ خطوط عدم ترجیح مہذب ہوتے ہیں: خطوط عدم ترجیح کی ایک اور خاصیت یہ ہے کہ یہ مہذب ہوتے ہیں۔یعنی ان کی پشت اور خم مبرا کی جانب ہوتا ہے جہاں X اور y ملتے ہیں وہ نقطہ مبرا کہلاتا ہے۔

خطوط عدم ترجیح کی مہذب نوعقب کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل شکلوں پر غور کریں تو ان کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔

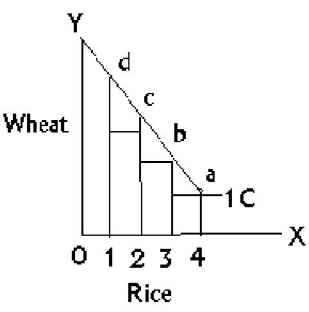

(A)

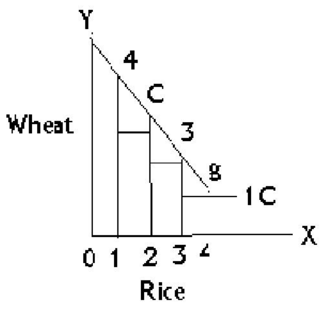

(B)

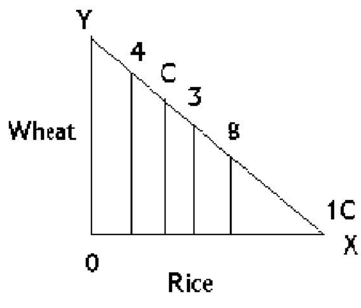

(C)

شکل A میں ب خط ترجیح ہے۔جو صحیح ہے کیونکہ ایک کلو چاول کے a-b گندم چھوڑنے کے لیے تیار ہے یعنی چاول کے لیے گندم کی مختتم شرح استبدال گر رہی ہے۔

شکل B ظاہر کرتی ہے کہ صارف چاول کے ہر کلو کے لیے گندم کی ایک قطعی مقدار چھوڑنے کے لیے تیار ہے کیونکہ دونوں عمودی فاصلے برابر ہیں۔

شکل C ظاہر کرتی ہے کہ خط کی پشت اور خم مبادا گندم کی مختتم شرح استبدال گرنے کی بجائے بڑھ رہی ہے۔اس سے ثابت ہوتا ہے خطوط عدم ترجیح ہمیشہ مہذب ہوتے ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ،بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

3۔خطوط عدم ترجیح ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتے:۔ خطوط عدم ترجیح کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو قطع نہیں کرتے یعنی وہ اس شکل کی طرح نہیں ہو سکتے۔

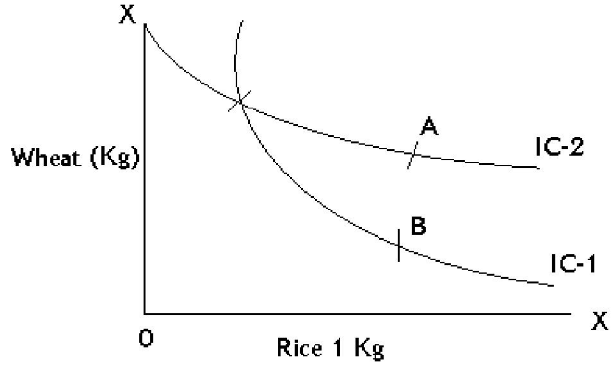

شکل میں دو خطوط عدم ترجیح نہیں۔ایک IC-1 اور دوسرا IC-2 ہے جو ایک دوسرے کو ایک نقطہ پر قطع کرتے ہیں۔جس کا مطلب یہ ہے کہ A اور B تسکین کے دو معیار ہیں۔جو اصولی طور پر یکساں نہیں مگر نقطہ C پر یکساں ہو جاتے ہیں، جو ایک نا قابل قبول بات ہے۔کیوں کہ بلند تر سطح پر واقع خط عدم ترجیح کا معیار تسکین اس سے نچلی سطح پر واقع عدم ترجیح کے خط کے معیار تسکین کے برابر نہیں ہو سکتا۔یعنی خطوط عدم ترجیح ایک نقطہ پر باہم نہیں مل سکتے اور نہ ہی ایک دوسرے کو قطع کرتے ہیں۔

خطوط عدم ترجیح کے نظریہ کے تحت صارف کا توازن

افادہ صارف کی ذہنی کیفیت کا نام ہے۔اس لئے عددی شکل میں اس کی پیائش ممکن نہیں یہی وجہ ہے کہ کچھ جدید ماہرین معاشیات نے جن میں پروفیسر جے۔آر ہکس سب سے نمایاں ہیں، افادہ کے کلاسیکی نظریہ پر سخت تنقید کی ہے۔پروفیسر ہکس نے اپنی کتاب میں رویہ صارف کے بارے میں ایک الگ نقطہ نظر پیش کیا جس کو خطوط عدم ترجیح کے نظریہ کا نام دیا جاتا ہے۔پروفیسر ہکس کے مطابق افادہ کے نظریہ کی بنیاد دو غیر حقیقی مفروضات پر ہے۔

1- یہ کہ افادہ عددی شکل میں قابل پیائش ہے اور مختلف اشیاء کے افادہ کو آپس میں جمع کیا جا سکتا ہے یا ایک شے کے افادہ کو باقی اشیاء کے افادہ سے منہا کیا جا سکتا ہے۔

2- جب صارف مختلف اشیاء پر اپنا خرچ بڑھاتا ہے تو زر کے افادہ مختتم میں کمی نہیں آتی۔ان مفروضات پر پروفیسر ہکس نے تنقید کی ہے اور یہ دعویٰ ہے کہ ان مشکلات پر خطوط عدم ترجیح کی تکنیک اختیار کر کے قابو پایا جا سکتا ہے۔

اس تجزیہ کی بنیاد اس مفروضہ پر ہے کہ ایک صارف ایک شے کو دوسری شے سے تبدیل کر سکتا ہے اور روز مرہ استعمال میں آنے والی اشیاء کی بڑی تعداد کے پیش نظر یہ مفروضہ حقیقت پر مبنی نظر آتا ہے۔اگر ایک شے مثلاً کیلوں کا دوسری شے مثلاً سیبوں سے تبادلہ ممکن ہو تو ان دو اشیاء کے کئی مجموعے ہو سکتے ہیں جن کو ایک خاص صارف یکساں اہمیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔ایک صارف کی ترجیحات کے پیمانے پر دو اشیاء کا ایک مجموعہ اسے ان ہی اشیاء کے کسی دوسرے مجموعہ کے برابر یا کم یا زیادہ تسکین رکھتا ہے کیونکہ بلند نقطہ پر صارف نچلے حصے کی نسبت دونوں اشیاء کی زیادہ مقدار حاصل کرتا ہے۔پس صارف اپنے ذہن میں دیے گئے نقشہ کی طرح عدم ترجیح کا ایک نقشہ رکھتا ہے۔

خطوط عدم ترجیح: ایک خط عدم ترجیح کسی صارف کی دو اشیاء کے استعمال سے حاصل ہونے والی تسکین کو ظاہر کرتا ہے اور ایک خط عدم ترجیح پر واقع تمام نقاط ان دو اشیاء کے ان تمام جوڑوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن کو صارف ایک جیسی ترجیح دیتا ہے۔ایک صارف کی ترجیحات کے پیمانے کی نمائندگی کرنے والے اس طرح کے اور بھی بہت سے خطوط عدم ترجیح ہو سکتے ہیں لیکن ان سب کی تین خصوصیات مشترک ہیں۔خطوط عدم ترجیح کی خصوصیات کو زیادہ بہتر طور پر سمجھنے کیلئے اُس کے بارے

میں علم کا ہونا نہایت ضروری ہے۔خطوط عدم ترجیح کے خطوط عدم ترجیح کا جھکاؤ منفی ہونا ضروری ہے۔بائیں سے دائیں نیچے کو گرتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر صارف کسی شے کی زیادہ مقدار حاصل کرنا چاہیے تو اسے دوسری مقدار کو کم کرنا پڑتا ہے تا کہ وہ اسی نقطہ عدم ترجیح یا اس پر قائم رہ سکے۔فرض کریں زیادہ چاول حاصل کرنے کیلئے گندم کی مقداروں میں کمی کرنی پڑتی ہے۔بالکل یہی صورت اس وقت ہوتی ہے جب صارف حرکت کرتا اوپر سے نیچے یا دائیں سے بائیں۔ایک صارف کیلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ دونوں اشیاء کی زیادہ مقدار استعمال کر کے ایک شے کی مقدار پہلے جتنی رکھے اور دوسری کی مقدار بڑھا کر بھی اس خط عدم ترجیح پر قائم رہ سکے جس پر وہ پہلے تھا۔

دوسرے الفاظ میں خط عدم ترجیح میں سے کوئی شکل بھی اختیار نہیں کر سکتا۔اگر یہ محور کے مطابق متوازی ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صارف گندم کی مقدار جو کہ دس کلو میں کمی کیے بغیر چاول کی زیادہ مقدار مثلاً ایک، دو یا تین کلو استعمال کرتا ہے۔ ایک صارف کی ترجیحات کے پیمانے پر دو اشیاء کا ایک مجموعہ اسے ان ہی اشیاء

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ،ایف اے، آئی کام ،بی اے، بی کام ،بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

کے کسی دوسرے مجموعہ کے برابر یا کم یا زیادہ تسکین رکھتا ہے کیونکہ بلند نقطہ پر صارف نچلے حصے کی نسبت دونوں اشیاء کی زیادہ مقدار حاصل کرتا ہے۔پس صارف اپنے ذہن میں دیے گئے نقشہ کی طرح عدم ترجیح کا ایک نقشہ رکھتا ہے۔

ایک سیب کا وزن دار افادہ مختتم = ایک سیب کا افادہ مختتم / سیب کی قیمت = 1000 / 100 = 10 اکائیاں

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صارف کو سنگترہ پر آخری پیسہ خرچ کرنے سے بمقابلہ سیب کے کم افادہ حاصل ہوتا ہے۔

صارف کا خط قیمت یا بجٹ لائن:۔معینہ آمدنی سے صارف اشیاء یا خدمات کی محدود مقدار ہی خرید سکتا ہے۔خریدی جانے والی اشیاء کی مقررہ قیمتوں پر صارف اپنی محدود آمدنی سے اشیاء کے صرف وہی مجموعے خرید سکتا ہے جو اس کی بجٹ لائن یا خط قیمت پر واقع ہوں۔مثال کے طور پر ہمارے پاس 18 روپے ہیں اور ہم دو اشیاء گندم اور چاول پر خرچ کرنا چاہتے ہیں۔گندم 1 روپیہ پچاس پیسے فی کلو اور چاول تین روپے کلو ہے۔

صارف کا توازن: صارف کے توازن کو سمجھنے کیلئے وزن دار افادہ مختتم کے تصور کو سمجھنا ضروری ہے۔اس کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب ہم مختلف اشیاء کے افادہ مختتم کا باہم موازنہ کریں اور انہیں ایک دوسرے کے برابر کریں۔اس مقصد کیلئے افادہ مختتم کا اظہار کسی شے کے حوالے سے نہیں بلکہ پیمانہ زر کی اکائی سے کیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر فرض کریں کہ ہم سنگتروں اور سیبوں کے افادہ مختتم کا باہمی موازنہ کرنا چاہتے ہیں جبکہ ایک سنگترہ کی قیمت 20 پیسے اور سیب کی قیمت ایک روپیہ یعنی سنگترہ سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ان دونوں اشیاء کے افادہ مختتم کا باہم موازنہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ان دونوں کو ایک مساوی پیمانہ پر لایا جائے۔اس مقصد کیلئے ہم ان دونوں کے افادہ مختتم کو پیمانہ زر کی اکائی یعنی پیسہ میں ظاہر کرتے ہیں۔فرض کریں کہ اگر سنگترہ سے صارف کو جوابًا افادہ مختتم حاصل ہوتا ہے۔اس کو ہم 100 سے ظاہر کرتے ہیں تو اس صورت میں دونوں کا وزن دار افادہ مختتم سنگترہ اور سیب پر ایک ایک پیسہ صرف کرنے سے حاصل ہونے والا افادہ مختتم، ان میں سے ہر ایک کے افادہ مختتم کو اس کی قیمت سے تقسیم کر دینے سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

ایک سنگترہ کا وزن دار افادہ مختتم = ایک سنگترہ کا افادہ مختتم / سنگترہ کی قیمت = 100 / 5 = 5 اکائیاں

خطوط عدم ترجیح کے نظریہ کے تحت یہ ظاہر ہوتا ہے:

ایک سیب کا وزن دار افادہ مختتم = ایک سیب کا افادہ مختتم / سیب کی قیمت = 1000 / 100 = 10 اکائیاں

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صارف کو سنگترہ پر آخری پیسہ خرچ کرنے سے بمقابلہ سیب کے کم افادہ حاصل ہوتا ہے۔

(ب) خطوط عدم ترجیح کے نظریہ کے تحت قیمت، صرف کے خط کی مدد سے خط طلب کیسے اخذ کی جاتی ہے؟ ڈائیگرام کے ذریعہ وضاحت کریں۔

جواب: **خطوط عدم ترجیح نظریہ:** افادہ صارف کی ذہنی کیفیت کا نام ہے اس لیے عددی شکل میں اس کی پیمائش ممکن نہیں۔یہی وجہ ہے کہ کچھ جدید ماہرین معاشیات نے جن میں پروفیسر جے۔آر۔ہکس سب سے نمایاں ہیں۔افادہ کے کلاسیکی نظریہ پر سخت تنقید کی ہے۔پروفیسر ہکس نے رویہ صارف کے بارے میں ایک الگ نقطہ نظر پیش کیا جس کو خطوط عدم ترجیح کے نظریہ کا نام دیا جاتا ہے۔

پروفیسر ہکس کے مطابق افادہ کے نظریہ کی بنیاد دو غیر حقیقی مفروضات پر ہے۔

الف۔ یہ کہ افادہ عددی شکل میں قابل پیمائش ہے اور مختلف اشیاء کے افادہ کو آپس میں جمع کیا جا سکتا ہے یا ایک شے کے افادہ کو باقی اشیاء کے افادہ سے منہا کیا جا سکتا ہے۔

ب۔ یہ کہ جب صارف مختلف اشیاء پر اپنا خرچ بڑھاتا ہے تو زر کے افادہ مختتم میں کمی نہیں ہوتی۔

ان مفروضات پر پروفیسر ہکس نے تنقید کی ہے اور اس کا یہ دعویٰ ہے کہ ان مشکلات پر خطوط عدم ترجیح کا تکنیک اختیار کر کے قابو پایا جا سکتا ہے۔

اس تجزیہ کی بنیاد اس مفروضہ پر ہے کہ ایک صارف ایک شے کو دوسری شے سے تبدیل کر سکتا ہے۔اور روزمرہ استعمال میں آنے والی اشیاء کی بڑی تعداد کے پیش نظر یہ مفروضہ مبنی بر حقیقت نظر آتا ہے۔اگر ایک شے مثلاً کیلوں کا دوسری شے سیبوں سے تبادلہ ممکن ہو تو ان دو اشیاء کے کئی مجموعے ہو سکتے ہیں جن کو ایک صارف یکساں اہمیت دیتا ہو۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے ایڈمن کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

مثال کے طور ایک صارف کے لیے 12 کیلے اور دو سیب یا 9 کیلے اور 3 سیب یکساں اہمیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔ایک صارف کی ترجیحات کے پیمانے پر دو اشیاء کا ایک مجموعہ اسے ان ہی اشیاء کے کسی دوسرے مجموعہ کے برابر یا کم یا زیادہ تسکین فراہم کر سکتا ہے۔ایک خط عدم ترجیح صارف کے ایک خاص معیار تسکین کی نمائندگی کرتا ہے جو کہ اسے دو اشیاء کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے۔

خط عدم ترجیح پر کوئی بھی نقطہ نیچے والے عدم ترجیح کے خط کے کسی نقطہ سے صارف کے لیے ایک ہی معیار تسکین فراہم کر سکتا ہے۔ایک خط عدم ترجیح صارف کے ایک خاص معیار تسکین کی نمائندگی کرتا ہے جو کہ اسے دو اشیاء کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے۔خط عدم ترجیح پر واقع تمام نقاط صارف کے لیے ایک ہی معیار تسکین کے حامل ہوتے ہیں۔لیکن ایک بلند تر خط عدم ترجیح پر کوئی بھی نقطہ نیچے والے عدم ترجیح کے خط کے کسی نقطہ سے صارف کیلئے زیادہ تسکین رکھتا ہے کیونکہ بلند نقطہ پر صارف نچلے نقطہ کی نسبت دونوں اشیاء کی زیادہ مقدار حاصل کرتا ہے۔پس صارف اپنے ذہن میں ذیل میں دیے گئے نقطہ کی طرح عدم ترجیح کا ایک نقشہ رکھتا ہے۔

اس ڈائیگرام میں چار خطوط عدم ترجیح ڈائیگرام 1/3 خطوط عدم ترجیح ہیں۔اس قسم کے اور بھی بہت سے خطوط ہو سکتے ہیں۔پروفیسر ہکس کے خیال کے مطابق صارف کے رویہ کی زیادہ بہتر وضاحت ہو سکتی ہے اگر اشیاء کے افادہ کی عددی پیمائش کرنے کی بجائے یہ کہا جائے کہ صارف 1C2 پر 1C3 کے مقابلہ میں 1C2 بلند تر معیار تسکین کی نمائندگی کرتا ہے دوسرے الفاظ میں تسکین کی ترتیی پیمائش ہی صارف کے رویہ کے رویہ کی وضاحت کرنے کیلئے کافی ہے اور پھر اس طرح مختلف اشیاء کے افادہ کی عددی شکل میں پیمائش کے مشکل مسئلہ سے بھی نجات مل جاتی ہے۔

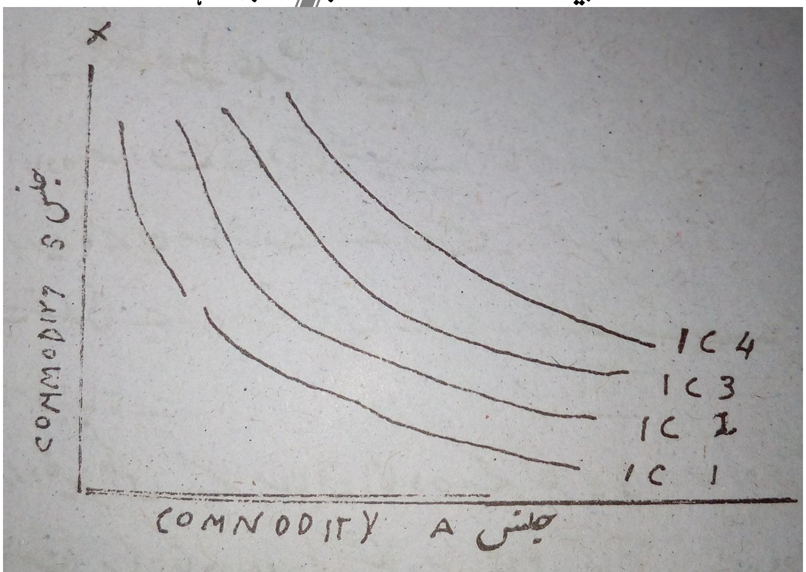

0334 Download Free solvedassignments

سوال نمبر 4:(الف) مکمل مقابلہ اور غیر مقابلہ کی صورت میں کل وصولی، اوسط وصولی اور مختتم وصولی کے مابین فرق کو ایک ٹیبل اور ڈائیگرام کی مدد سے واضح کیجیے۔

جواب: کل وصولی سے مراد فرم کی وہ آمدنی ہے جو اسے اپنی پیداوار کو فروخت سے حاصل ہو کسی مروجہ قیمت پر فرم پیداوار کی جو اکائیاں فروخت کرتی ہے انھیں قیمت سے ضرب دینے سے کل وصولی معلوم ہو جاتی ہے پیداوار کی فی اکائی قیمت (جسے اوسط وصولی بھی کہا جا سکتا ہے۔اور جو کل وصولی کا تعین کرتی ہے) کا انحصار اس منڈی کی نوعیت پر بھی ہوتا ہے جس میں فرم اپنی اشیا فروخت کر رہی ہوتی ہے۔

(الف) مکمل مقابلہ کے تحت مقدار فروخت سے قطع نظر شے کی قیمت فی اکائی وہی رہتی ہے کیونکہ منڈی میں ایک وقت میں ایک شے کی ایک ہی قیمت مقرر ہوتی ہے۔

(ب) نامکمل مقابلہ کے تحت قیمت فی اکائی کا انحصار شے کی مقدار فروخت پر ہوتا ہے جب مقدار فروخت میں اضافہ ہو تو شے کی قیمت فی اکائی یعنی اوسط وصولی گر جاتی ہے۔

مختتم وصولی: مختتم وصولی سے مراد کل وصولی میں وہ اضافہ ہے جو پیداوار کی ایک زائد اکائی فروخت کرنے سے ہوتا ہے مکمل مقابلہ اور نامکمل مقابلہ کے تحت فرم کا مختتم وصولی کا رجحان کہا جاتا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

گوشوارہ: (الف) مکمل مقابلہ — (ب) نامکمل مقابلہ

پیداوار کی اکائیاں	(الف) اوسط وصولی (روپوں میں)	(الف) کل وصولی (روپوں میں)	(الف) مختتم وصولی (روپوں میں)	(ب) اوسط وصول (روپوں میں)	(ب) کل وصولی (روپوں میں)	(ب) مختتم وصولی (روپوں میں)
0	-	-	-	-	-	-
1	17	17	17	16	16	16
2	17	34	17	15	30	14
3	17	51	17	14	42	12
4	17	68	17	13	52	10
5	17	85	17	12	60	8
6	17	102	17	11	66	6
7	17	119	17	10	70	4

مکمل مقابلہ کے تحت ہر زائد اکائی کی فروخت سے کل وصولی میں اضافہ 17 روپے ہوتا ہے یعنی مختتم وصولی ہر حالت میں ایک سی رہی ہے اور یہ اوسط وصولی کے برابر ہے جبکہ نامکمل مقابلہ کے تحت مختتم وصولی ہر زائد اکائی کی فروخت کے ساتھ کم ہوتی جاتی ہے اور اوسط وصولی کم ہے۔

وصولیوں کا باہمی تعلق: مذکورہ بالا گوشوارہ کے اعداد و شمار کے حوالہ سے مکمل مقابلہ کے تحت کل وصولی اوسط وصولی اور مختتم وصولی کی گراف کے ذریعے تشریح کی جاسکتی ہے۔

الف مکمل مقابلہ: ڈائیگرام (3) کل اوسط اور مختتم وصولی- مکمل مقابلہ کے تحت

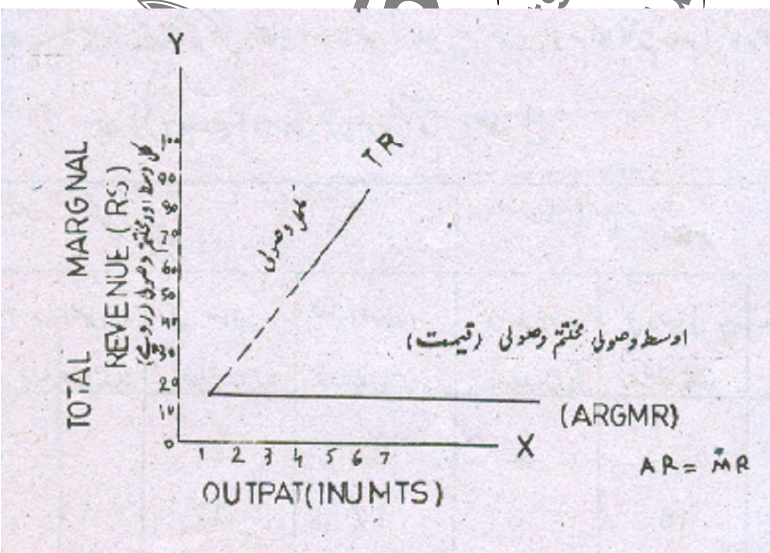

مندرجہ بالا ڈائیگرام مکمل مقابلہ کے تحت کل وصولی، اوسط وصولی اور مختتم وصولی کے عمومی رجحان بتاتی ہے۔ مکمل مقابلہ کے تحت کیونکہ اوسط وصولی اور مختتم وصولی برابر ہوتے ہیں۔ اس لیے اوسط وصولی کا خط ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ خط محوری خط ox کے متوازی ہوتا ہے مکمل مقابکی کے تحت چونکہ پیداوار کی فی اکائی قیمت ایک ہی رہتی ہے اس لیے اوسط وصولی مختتم وصولی کے برابر ہوتی ہے۔

(ب) نامکمل مقابلہ: نامکمل مقابلہ کے تحت کل وصولی، اوسط وسولی اور مختتم وصولی کے خطوط کا عمومی رجحان مکمل مقابلہ کے تحت ان خطوط کے عموی رجحان سے مختلف ہوتا ہے۔ سابقہ گوشوارہ کے اعداد و شمار کے مطابق ہم نامکمل مقابلہ کے تحت کل وصولی اوسط وصولی اور مختتم وصولی کے خظوط بناتے ہیں جو کہ اس ڈائیگرام سے ظاہر ہوتے ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

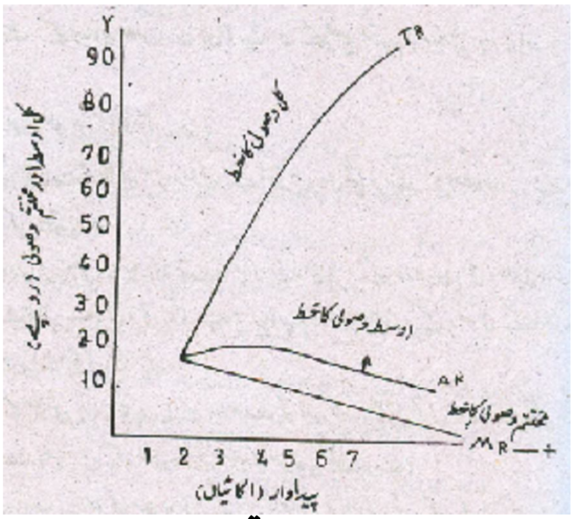

(ب) کل، معین اور متغیر مصارف سے کیا مراد ہے؟ نیز ان مصارف کے باہمی تعلق کو ایک گوشوارہ اور ڈائیگرام کی مدد سے واضح کیجیے۔

جواب: **معین مصارف:** اگر پیداوار صفر ہو تو مصارف پیدائش بھی صفر ہوتے ہیں لیکن یہ بات ہمیشہ درست ثابت نہیں ہوتی۔ صرف طویل عرصے میں ہی ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی شے کی پیداوار صفر ہو جائے تو اس کے مصارف پیدائش بھی صفر ہو جاتے ہیں۔

عام حالات میں قلیل عرصہ میں بعض مداخل ایسے ہوتے ہیں جن کی مقدار میں پیدا کنندہ تبدیلی عمل میں نہیں لا پا سکتا۔ فرم خواہ کچھ پیدا کرے یا نہ کرے ان مداخل کے اخراجات اسے ہر صورت میں برداشت کرنے ہی پڑتے ہیں۔ زمین اور مشینیں اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔ ایک فرم جو کوئی شے تیار کرنا چاہتی ہے اسے کارخانہ کیلئے زمین اور مشینری درکار ہوتی ہے۔ قطع نظر اسکے کہ فرم کو متعلقہ شے کی پیداوار حاصل ہو یا نہ ہوا سے اس زمین اور مشینری کے اخراجات ضرور برداشت کرنے پڑیں گے۔ اگر پیداوار کم ہو جائے یا بالکل ختم ہو جائے تو اس صورت میں فرم یہ تو کر سکتی ہے کہ حالات اور ضرورت کے مطابق مزدروں کو کام پر لگانا بند کر دے۔ خام مواد خریدنا چھوڑ دے، بجلی اور پانی کا استعمال ترک کر دے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی زیر استعمال زمین یا مشینری کے استعمال میں تبدیلی کرے۔

ایسے مداخل جن کے استعمال کو تبدیل نہ کیا جا سکے، ان پر برداشت کیے جانے والے مصارف پیداوار کے معین مصارف کہلاتے ہیں۔ پیداوار زیادہ ہو یا کم یہ مصارف ہر صورت میں یکساں رہتے ہیں۔

متغیر مصارف: مندرجہ ذیل گوشوارہ میں معین مصارف، کل مصارف اور مقدار پیداوار کے باہمی تعلق کو واضح کیا گیا ہے۔

جدول 4/3 معین مصارف، کل مصارف اور مقدار پیداوار

پیداوار کی اکائیاں	معین مصارف (روپوں میں)	متغیر مصارف	کل مصارف (روپوں میں)
0	10.00	0	10
1	10.00	10	20
2	10.00	18	28
3	10.00	23	33
4	10.00	30	40
5	10.00	40	50
6	10.00	57	67
7	10.00	74	74

اس گوشوارہ کو ایک گراف کے ذریعہ بھی واضح کیا جا سکتا ہے۔

ڈائیگرام: 4 / 2 معین مصارف، کل مصارف اور پیداوار

0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

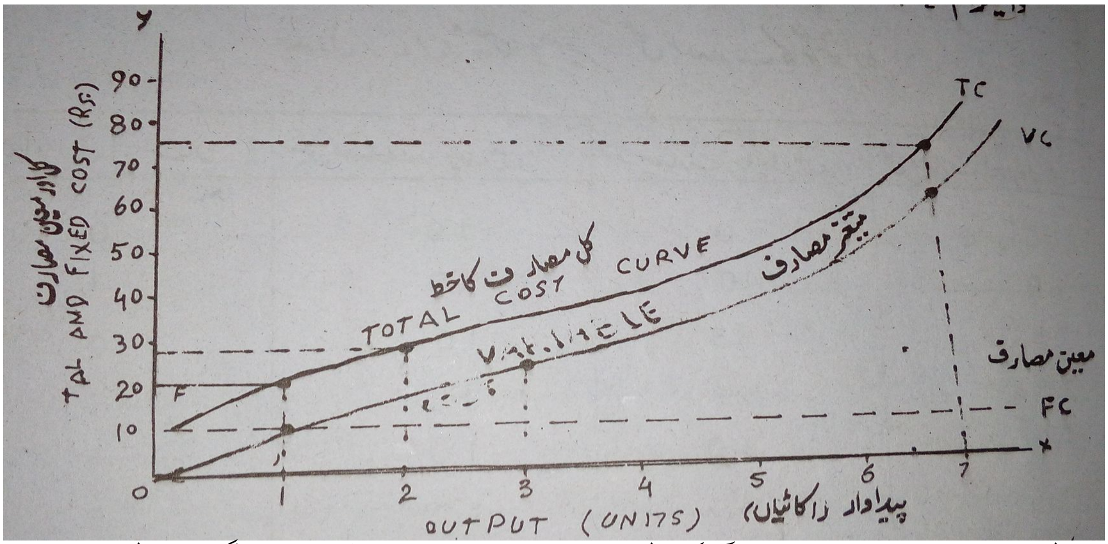

اس گراف پر FC معین مصارف کا خط ہے کہ پیداوار خواہ کچھ بھی ہو معین مصارف ہر صورت میں وہی رہتے ہیں۔ اس گراف میں معین مصارف صفر سے شروع نہیں ہوتے بلکہ ان کا آغاز محور پر کسی نقطہ سے ہوتا ہے۔ اس نقطہ پر پیداوار صفر ہوتی ہے اور معین مصارف کل مصارف کے برابر ہوتے ہیں۔ جوں ہی پیداوار شروع ہوتی ہے۔ خام مواد اور دیگر متغیر مصارف معین مصارف کے ساتھ مل کر کل مصارف کو تشکیل دیتے ہیں۔

یہ متغیر مصارف کیا ہوتے ہیں؟ متغیر مصارف کل مصارف کا وہ حصہ ہوتے ہیں جو متغیر مداخل کے استعمال پر برداشت کرنا پڑتے ہیں یا ان سے مراد ان مداخل کے مصارف ہیں جو پیداوار کی مقدار کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً خام مال، محنت، بجلی، ایندھن وغیرہ کے مصارف، متغیر مصارف کی مثالیں ہیں۔ کیونکہ پیداوار کی کمی بیشی کے ساتھ ان کی مقدار استعمال میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ وہ حالات جس میں فرم کے تمام مداخل متغیر ہو چکے ہوں اس میں فرم کے کل مصارف اس کے متغیر مصارف کے برابر ہوں گے۔ (یعنی طویل عرصہ میں)

مصارف کا باہمی تعلق: متغیر مصارف اور ان کا معین مصارف اور کل مصارف کے ساتھ تعلق کی وضاحت درجہ ذیل ہے۔

جدول 4/4 معین، متغیر اور کل مصارف کا گوشوارہ

پیداوار کی اکائیاں	معین مصارف (روپوں میں)	متغیر مصارف (روپوں میں)	کل مصارف (روپوں میں)
0	10	0	10
1	10	10	10
2	10	18	28
3	10	23	33
4	10	30	40
5	10	40	50
6	10	57	67
7	10	74	84

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

مذکورہ بالا گوشوارہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کسی بھی مقدار پیداوار کے لیے معین مصارف اور متغیر مصارف کا مجموعہ کل مصارف کے برابر ہوتا ہے۔ اگر ایک فرم اپنے مصارف کو کم کرنا چاہے تو اس کے لیے ایک ہی دائرہ ہے جہاں وہ ایسا کر سکتی ہے اور وہ ہے متغیر مصارف کا دائرہ یہی وجہ ہے کہ کوئی فرم اپنے پیدائش کے مصارف میں کفایت کی پالیسی پر کاربند ہونا چاہتی ہے تو وہ مزدوروں کی تعداد کم کر دیتی ہے اور ایندھن اور بجلی وغیرہ کے استعمال میں کفایت کرتی ہے۔

سوال نمبر 5۔ مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھئے۔ (i)۔ قانون تقلیل افادہ مختتم (ii)۔ کیا اثر قیمت مثبت ہو سکتا ہے؟

جواب: i۔ قانون تقلیل افادہ مختتم

"کسی شخص کے ذخیرہ اشیاء میں سے زائد شے کا اضافہ کرنے سے اس کے افادہ میں جو اضافہ ہوتا ہے۔ وہ شے کی زائد اکائیوں کے ساتھ ساتھ کم ہوتا جاتا ہے

قانون تقلیل افادہ مختتم کے مفروضات:۔ قانون افادہ مختتم چند شرائط کی موجودگی میں درست ثابت ہوتا ہے جو قانون کے مفروضات کہلاتے ہیں جو

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ذیل میں ہیں۔

شے کی اکائیاں مناسب مقدار کی ہونی چاہیں: صارف کسی شے کی جومختلف اکائیاں استعمال کرتا ہے۔ان کی مقدار مناسب اور معقول ہونی چاہیے۔تاکہ ایک اکائی صرف کرنے سے اسے پوری تسکین حاصل ہو۔

شے کی اکائیاں یکساں معیار کی ہوں: قانون تقلیل افادہ مختتم کے صحیح ہونے کے لیئے ضروری ہے کہ شے کی اکائیاں معیار کے لحاظ سے ایک جیسی ہو۔

شے کی اکائیاں بغیر وقفہ کے مسلسل استعمال ہوں: شے کی اکائیاں استعمال کرتے ہوئے درمیان میں وقفہ نہ آئے بلکہ لگا تار اور مسلسل استعمال ہو۔

صارف کی آمدنی تبدیل نہ ہو: ۔اس قانون کے صحیح ہونے کی ایک بنیادی شرط یہ بھی ہے کہ صارف کی آمدنی میں بھی کوئی تبدیلی نہ آئے کیونکہ آمدنی کے بڑھنے یا کم ہونے سے اشیاء کے صرف میں بھی تبدیلی آجاتی ہے۔

صارف کی ذہنی حالت میں تبدیل نہ ہو: کسی شے کی بعد میں استعمال کی جانے والی اکائی کا افادہ پہلی شے سے صرف اس صورت میں کم ہوگا جبکہ شے کی اکائیاں استعمال کرنے کے دوران صارف کی ذہنی کیفیت میں کسی قسم کی تبدیلی نہ آئے۔

قانون تقلیل افادہ مختتم کی مثتنیات: مثتنیات سے مراد وہ حالات ہیں جن میں یہ قانون سرے سے لاگو ہی نہیں ہوتا۔

نوادرات: ۔یہ قانون نادر اشیاء کی فراہمی پر لاگو نہیں ہوتا کیونکہ ان کی خواہش بڑھتی رہی ہے۔

تحصیل علم: ۔انسان میں علم کی خواہش مسلسل بڑھتی رہتی ہے۔اس میں اس کائنات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی تحریک موجود رہتی ہے۔ذخیرہ علم میں اضافہ سے علم کی افادیت کم نہیں ہوتی بلکہ فزوں تر ہوتی جاتی ہے۔

زر: قانون تقلیل افادہ مختتم کا اطلاق زر پر نہیں ہوتا کیونکہ پیسہ جمع کرنے اور پیسہ کمانے کا خواہش کبھی کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی رہتی ہے۔

ii۔ کیا اثر قیمت مثبت ہوسکتا ہے؟ اثر قیمت کسی شے کی قیمت میں تبدیلی سے اس شے کی طلب پر ہونے والے اثر کو کہتے ہیں۔اب تک صارف کے تجزیے کے سلسلے میں جتنے تصورات زیر بحث آئے ہیں ان میں سب سے زیادہ اہم ہے کیوں کہ یہ اثر قیمت ہی ہے جو خط طلب کی شکل کا تعین کرتا ہے۔اثر قیمت کے تحت صارف کے رویہ کا مطالعہ کرنے کے لیے ذیل میں دیئے گئے ڈائیگرام پر غور کیجیے۔

نیچے دی گئی ڈائیگرام میں A شے X محور پر اور B شے Y محور پر دکھائی گئی ہے LM ابتدائی بجٹ لائن ہے کیوں کہ صارف اپنی آمدنی سے B شے کی OL مقدار یا A شے کی OM مقدار خرید سکتا ہے بعد میں A شے کی قیمت میں کمی ہوجاتی ہے اور صارف اپنی اس آمدنی سے اب A شے کی OM1 مقدار خرید سکتا ہے چنانچہ بجٹ لائن LM1 ہوجاتی ہے اگر B شے کی قیمت وہی رہے اور A شے کی قیمت میں مزید کمی ہوجائے تو بجٹ لائن مزید دئیں جانب کھسک کر LM2 ہو جائے گی ہر A شے کی قیمت میں کمی صارف کے نقط توازن کو بلند تر خطوط عدم ترجیح پر پہنچائے گی۔اور صارف کی تسکین کا معیار بڑھتا چلا جائے گا۔سب سے پہلے صارف نقطہ P پر توازن کی حالت میں ہوجاتا ہے جہاں وہ A شے کی OC مقدار اور B شے کی OH مقدار خریدتا ہے صارف کا دوسرا توازن نقطہ P1 پر ہوتا ہے۔جہاں اس کی بجٹ لائن LM خط 1C2 مماس بناتی ہے۔صارف اب A شے کی OD مقدار اور B شے کی OG مقدار خرید سکتا ہے۔صارف کا تیسرا توازن نقطہ P2 پر واقعہ ہوتا ہے جہاں بجٹ لائن LM2 خط 1C3 سے مماس بناتی ہے صارف اب A شے کی OE مقدار اور B شے کی OF مقدار خرید سکتا ہے اگر نقاط P1P اور P2 کو ملائیں تو ہمیں قیمت صرف کا خط PCC حاصل ہوتا ہے یہ خط کسی شے کی قیمت میں تبدیلی سے صارف کے توازن پر ہونے والے اثر کی نمائندگی کرتا ہے۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

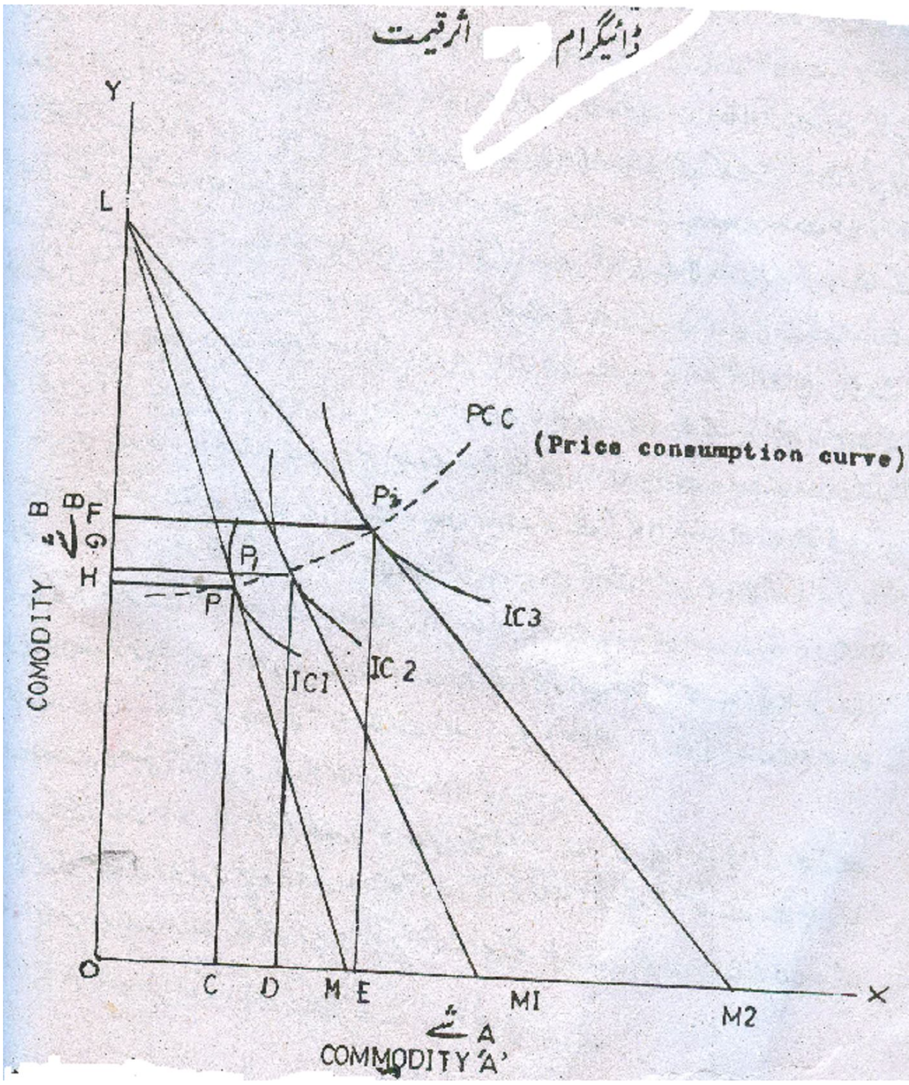

نتیجہ: اثر قیمت دو اثرات (الف) آمدنی اور (ب) استبدالی اثر کا خالص مجموعہ ہوتا ہے۔ نیز اثر قیمت عموماً منفی ہوتا ہے لیکن گفن اشیاء کی صورت میں مثبت بھی ہو سکتا ہے۔ قیمت میں تبدیلی کا اثر آمدنی نارمل اشیاء کے لئے منفی جبکہ کمتر اور گفن اشیاء کے لئے قیمت میں تبدیلی کا اثر آمدنی مثبت ہوتا ہے۔

سوال نمبر 6- (الف) منڈی کا مفہوم بیان کیجیے۔ نیز منڈی کی اقسام پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔ (10)

جواب:

(الف): منڈی کا مفہوم: عام بول چال میں منڈی سے مراد وہ جگہ لی جاتی ہے جہاں اشیاء کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ مثلاً سبزی منڈی، غلہ منڈی، میوہ منڈی وغیرہ۔ لیکن معاشیات میں منڈی کا مفہوم وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ معاشیات میں منڈی سے مراد کوئی خاص جگہ یا مقام یا خطہ نہیں بلکہ وہ تمام علاقہ ہے۔ جہاں خریدار اور فروخت کار کسی شے کی خرید وفروخت کے لئے بآسانی آپس میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ اور اسی رابطے کی بدولت وہ کسی شے کا سودہ طے کر کے اس پورے علاقے میں شے کی ایک ہی قیمت مقرر کرتے ہوں۔ یوں وہ تمام علاقہ اس شے کی منڈی بن جاتا ہے۔ یہ علاقہ ایک شہر بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس کی حدود ایک ضلع، صوبہ، ملک بلکہ ساری دنیا تک بھی پھیل سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں شرط صرف یہ ہے کہ اس پورے علاقے میں ایک وقت میں شے کی ایک ہی قیمت ہو۔

منڈی کا مفہوم کو بہت ہی وضاحت کے ساتھ ایک فرانسیسی ماہر اقتصادیات پروفیسر کورنوٹ (Prof: COURNOT) نے یوں بیان کیا ہے۔

''منڈی سے مراد وہ تمام علاقہ ہے جہاں خریدار اور فروشندہ آپس میں آزادانہ طور پر رابطہ قائم کرتے ہیں۔ جس سے اس علاقے میں کسی شئے کی قیمت بہت جلد بآسانی ایک ہو جاتی ہے''۔

منڈی کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ منڈی کسی خاص جگہ یا مقام سے وابستہ نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ تمام علاقہ منڈی کے دائرہ کار میں شامل ہوتا ہے۔ جہاں خریدار اور فروخت کار کسی شے کی قیمت کا تعین کرنے کے لئے بآسانی رابطہ کر سکتے ہوں۔ اور شے کی ایک قیمت طے پاتی ہے۔ کسی شے کی منڈی وسیع ہے۔ یا محدود اس بات کا انحصار اس علاقے پر ہوتا ہے۔ جس میں وہ شے خریدی یا بیچی جاتی ہے۔ اگر کسی شے کی خرید وفروخت محدود علاقے میں ہو تو منڈی وسیع

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

نہیں ہوتی۔اور اگر کوئی بہت بڑے علاقے میں خریدی اور بیچی جائے تو اس کی منڈی وسیع ہوتی ہے۔
مختصر الفاظ میں منڈی کا وجود درج ذیل چار عناصر کا مرہون منت ہے۔

i) خریدنے اور بیچنے والی شئے موجود ہو۔ ii) خریدار اور فروخت کار موجود ہوں۔
iii) خریدنے اور بیچنے والوں میں رابطہ موجود ہو۔ iv) ایک ایسا علاقہ ہو جس میں ایک شئے کی ایک ہی قیمت رائج ہو۔

منڈی کی اقسام: منڈی کے مفہوم کی وضاحت کرنے کے بعد آیئے اب دیکھتے ہیں کہ منڈی کی کتنی اقسام ہیں۔ماہرین معاشیات نے منڈی کی چار زاویوں سے تقسیم کی ہے:

اول۔ جگہ کے لحاظ سے منڈیاں دوم۔ وقت کی مناسبت سے منڈیاں۔ سوم۔ اشیاء کی نوعیت کے اعتبار سے منڈیاں۔
چہارم۔ فروخت کاروں میں مقابلہ کے لحاظ سے منڈیاں

جگہ یا محل وقوع کے لحاظ سے منڈیوں کی تقسیم: جگہ یا محل وقوع کے اعتبار سے منڈیوں کی تقسیم حسب ذیل ہے:

مقامی منڈی: مقامی منڈی کا تعلق ایک خاص جگہ سے ہوتا ہے اس منڈی میں عموماً ایسی اشیاء خریدی و بیچی جاتی ہیں جن کی طلب و رسد مقامی نوعیت کی ہو۔یہ منڈی علاقہ کے اعتبار سے مختصر علاقہ کی ضروریات پوری کرتی ہے،اس منڈی میں نمایاں طور پر تین طرح کی اشیاء فروخت ہوتی ہیں۔
اول ایسی اشیاء جو ضیاع پذیر ہوں یعنی گلنے سڑنے والی ہوں،مثلاً سبزی، پھل، گوشت، دودھ، دہی، مچھلی، مکھن وغیرہ۔
دوم ایسی اشیاء جن کی مالیت کم ہو اور وزن دار ہوں۔
سوم ایسی اشیاء جن کا استعمال ایک خاص علاقہ یا جگہ تک محدود ہو مثلاً، پشاور میں گرم قہوہ کا رواج ہے۔

علاقائی منڈی: جب کسی شے کی منڈی کسی خاص علاقے، ضلع یا صوبے تک محدود ہو تو اس منڈی کو علاقائی منڈی کہتے ہیں۔عام طور پر اس منڈی میں خریدی اور بیچی جانے والی اشیاء اس علاقے کے ذوق وشوق کے مطابق ہوتی ہیں مثلاً کوہاٹی چپل صوبہ سرحد کے لوگوں میں بہت ہی مقبول ہے اور زیادہ تر وہاں کے لوگ ہی اسے استعمال کرتے ہیں۔لہٰذا اسی منڈی کو علاقائی منڈی کہتے ہیں۔

ملکی منڈی: جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس منڈی کا دائرہ کار پورے ملک پر محیط ہوتا ہے ملکی باشندے اس منڈی سے وابستہ ہوتے ہیں اس منڈی کی اشیاء کی طلب ورسد بھی پورے ملک پر محیط ہوتا ہے اس کی مثال گندم، چینی، کپڑا بنانے، چائے وغیرہ سے دی جاسکتی ہے۔

عالمی منڈی: اپنے نام اور دائرہ کار کے اعتبار سے عالمی منڈی دو یا دو سے زیادہ ملکوں کے درمیان اشیاء کی خرید و فروخت کو ظاہر کرتی ہے۔اس منڈی میں ایسی اشیاء فروخت ہوتی ہیں جن کی طلب ورسد بڑے پیمانے پر ہوتی ہے اور جن کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں لانے اور لے جانے کے ذرائع بھی ہوں۔

وقت کی مناسبت سے منڈیوں کی اقسام:

یومیہ منڈی: یہ منڈی ان اشیاء پر مشتمل ہوتی ہے جن کی طلب ورسد یومیہ ہوتی ہے یہ منڈی ایسی اشیاء کی منڈی ہے جو نہایت ہی محدود وقت تک قابل فروخت ہوتی ہیں۔اگر اس محدود وقت میں اسے فروخت نہ کیا جائے تو وہ گل سڑ جاتی ہے۔

قلیل المیعاد قیمت کی منڈی: یہ ایسی اشیاء کی منڈی ہے جہیں ایک قلیل مدت یعنی چند ہفتوں یا مہینوں تک ذخیرہ کیا جاتا ہے۔یومیہ قیمت کی منڈی کے مقابلے میں قلیل المیعاد قیمت کی منڈی کا عرصہ ذرا طویل ہوتا ہے اس منڈی میں شئے کی طلب میں تبدیلی کے پیش نظر رسد میں بھی کسی حد تک اضافہ ممکن ہوتا ہے لیکن رسد کا یہ اضافہ نوعیت کا اور معمولی ہوتا ہے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ جس انداز سے طلب پھیلے یا سکڑے اسی انداز سے رسد بھی تبدیل ہو۔
البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ قلیل المیعاد منڈی میں رسد تھوڑی سی لچکدار ہو جاتی ہے یہ لچک زائد پیداواری گنجائشوں کو بروئے کار لاکر پیدا کی جاتی ہے۔اگر قلیل عرصہ میں طلب پھیل جائے تو کچھ عرصہ کے بعد قیمت میں اضافہ شروع ہو جاتا ہے کیونکہ بڑھتی ہوئی طلب کے مقابلہ میں اتنا وقت نہیں ہوتا کہ پیداوار میں معقول اضافہ کیا جاسکے۔لہٰذا قلیل عرصہ کی منڈی میں قیمت کا انحصار رسد کے مقابلے میں زیادہ طلب پر ہوتا ہے۔

طویل المیعاد قیمت کی منڈی: اس سے مراد ایسی اشیاء ہے کہ جہاں شئے کی قیمت طلب یا رسد میں فوری اور عارضی کا اثر نہیں دیکھا جاتا بلکہ مستقل اور دیر پا اثرات کو سامنے رکھا جاتا ہے یعنی شئے کی طلب میں اضافہ ہو جائے تو فوری طور پر اس کی قیمت ضرور بڑھ جائے گی لیکن چونکہ ہمیں طویل عرصہ کے اندر قیمت کا رجحان دیکھنا ہے اس لیے کارخانوں کے مالک کئی مشینیں لگا کر نئے مزدور بھرتی کر کے اس شے کی رسد کو بڑھانے کی کوشش کریں گے۔

سوال نمبر 7- الف) مقابلہ کی منڈیوں سے کیا مراد ہے؟ نیز مکمل اور نامکمل مقابلہ کے مابین فرق واضح کیجئے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مقابلہ کی صورتیں:(الف) مکمل مقابلہ: مکمل مقابلہ کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

(i) خریداروں اور فروخت کاروں کی کثیر تعداد کی موجودگی: مکمل مقابلہ کے تحت منڈی میں ایک شے کو خریدنے والے اور بیچنے والے کثیر تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ ہر فروخت کار متعلقہ شے کی مجموعی رسد کا صرف ایک معمولی حصہ ہی فروخت کیلئے پیش کرتا ہے۔

(ii) اشیاء کی یکسانیت: ایک شے کی فروخت کاروں کی تمام پیداوار میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ بازار میں موجود ایک شے کی تمام اکائیاں رنگ وشکل وصورت اور علاقائی نشان؛الغرض ہر اعتبار سے ایک جیسی ہوتی ہیں۔

(iii) مکمل معلومات: خریدار اور فروخت کار منڈی کے ضروری حقائق اور واقعات سے پوری طرح آگاہ ہوں۔خریداروں کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ فروخت کار شے کی کیا قیمت وصول کر رہے ہیں اور فروخت کاروں کو بھی اس بات کا پتہ ہونا چاہیے۔

(iv) آزادانہ داخلہ اور آزادانہ اخراج: مقابلہ اس وقت نامکمل ہوتا ہے جب میدان پیدائش تمام فرموں کیلئے پوری طرح کھلا ہو۔یعنی نئی فرمیں صنعت میں آزادی سے داخل ہو سکیں اور پرانی فرمیں جب چاہیں میدان پیدائش سے باہر نکل جائیں۔

(v) عاملین پیدائش کی مکمل حرکت پذیری: مکمل مقابلے کے تحت عاملین پیدائش مکمل طور پر حرکت پذیر ہوتے ہیں۔ان کی حرکت پذیری کی راہ میں قطعاً کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوتی۔یعنی زمین، محنت، سرمایہ، تنظیم ایک فرم سے نکل کر دوسری فرم کے پاس جا سکتے ہیں۔اس صورت حال میں عاملین پیدائش کم معاوضے دینے والی فرموں کو چھوڑ کر ان فرموں کی طرف چلے جائیں گے جہاں ان کے معاوضے زیادہ ہوں گے۔

(ب) نامکمل مقابلہ: نامکمل مقابلہ سے مراد منڈی کی وہ حالت ہوتی ہے جس میں مکمل مقابلہ کی مندرجہ بالا خصوصیات موجود نہ ہوں، منڈی میں ایک ہی شے کی مختلف قیمتیں رائج ہوتی ہیں۔ نامکمل مقابلہ کی مندرجہ ذیل شکلیں ہو سکتی ہیں۔

(i) اجارہ داری: اجارہ داری مکمل مقابلہ کی ضد ہے۔اجارہ داری سے مراد منڈی کی وہ حالت ہے جس میں ایک ہی فرم ایک شے کی رسد مہیا کر رہی ہو۔اجارہ دار جس چیز کو پیدا کرتا ہے منڈی میں اُس کا کوئی قریبی نعم البدل بھی موجود نہیں ہوتا۔پیداوار کی تمام اکائیاں ہم جنس ہوتی ہیں۔

مکمل مقابلہ کی طرح خالص اجارہ داری بھی عملی زندگی میں شاذ و نادر ہی نظر آتی ہے۔تاہم معاشی تجزیہ کے سلسلہ میں اجارہ داری کے تصور کو نظری اعتبار سے بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

(ii) دوکی اجارہ داری: جب ایک شے کی رسد مہیا کرنے والی منڈی میں صرف دو فرمیں ہوں تو ایسی صورت حال کو دوکی اجارہ داری کہا جاتا ہے۔اگر ان فرموں کی پیدا کردہ اشیاء کی تمام اکائیاں ہم جنس اور ایک دوسرے کا مکمل نعم البدل ہوں تو اُسے خالص دوکی اجارہ داری کا نام دیا جاتا ہے۔

(iii) چندکی اجارہ داری: چندکی اجارہ داری سے مراد منڈی کی وہ حالت ہے جس میں چند فرمیں گاہکوں کو شے کی رسد مہیا کرتی ہیں۔اگر تمام فرموں کی پیداوار اور باہم متماثل یعنی ہم جنس ہو تو اسے خالص چندکی اجارہ داری کہا جاتا ہے۔

(iv) اجارہ دارانہ مقابلہ: اجارہ دارانہ مقابلہ سے مراد منڈی کی وہ حالت ہوتی ہے جس میں ایک شے کو پیدا کرنے والی کثیر فرمیں موجود ہوتی ہیں لیکن ان فرموں کی پیداوار ایک دوسرے کا مکمل نعم البدل نہیں ہوتیں بلکہ محض قریبی نعم البدل ہوتی ہیں۔ہر فرم اپنی پیداوار کو دوسری فرموں کی پیداوار سے مختلف مفادات کرنے کی کوشش کرتی ہے۔اس مقصد کیلئے اشتہار بازی کے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

ب) مارکیٹ کی درجہ بندی یا اقسام پر ایک مفصل بحث قلمبند کیجیے۔

جواب: مارکیٹ کا مفہوم: عام زبان میں مارکیٹ سے مراد وہ جگہ لی جاتی ہے۔جہاں اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔مثال کے طور پر میوہ مارکیٹ سے مراد وہ جگہ ہے جہاں لوگ پھل خریدنے کے لئے جاتے ہیں۔اور کپڑے کی مارکیٹ سے مراد وہ جگہ لی جاتی ہے۔جہاں دوکاندار گاہکوں کو کپڑا فروخت کرتے ہیں۔لیکن معاشیات میں مارکیٹ کا لفظ ان معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔معاشیات میں مارکیٹ کی اصطلاح وسیع تر معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔

معاشیات میں مارکیٹ سے مراد وہ تمام علاقہ ہوتا ہے جس میں ایک شے کے خریدنے والے اور بیچنے والے شے کا سودا کرنے کے لئے ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھتے ہیں۔ان کا یہ رابطہ بلا واسطہ یعنی بالمشافہ ہو یا بالواسطہ مثلاً ٹیلی فون، تار یا ڈاک کے ذریعے۔تاہم ان کا یہ واسطہ اس لحاظ سے بامقصد ہونا چاہئے کہ اس کے نتیجہ میں متعلقہ شے کی قیمت مقرر ہو جائے۔ایک مشہور معیشت دان کوانو (Cowano) نے مارکیٹ کا مفہوم مندرجہ ذیل الفاظ میں واضح کیا ہے۔

''وہ تمام علاقہ جہاں خرید و فروخت کرنے والے آپس میں رابطہ قائم کرتے ہیں۔اور اس کے نتیجہ میں ایک شے کی قیمت بہت جلد اور آسانی سے ایک ہی ہو جاتی ہے''۔

اگر چہ مارکیٹ کی یہ تعریف معقول تعریف ہے۔تاہم اس میں ایک بنیادی نقص پایا جاتا ہے۔اس تعریف میں مارکیٹ کے لئے ایک شے کی ایک قیمت کا نام پایا جانا لازم قرار دیا گیا ہے۔لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ایک شے کی مارکیٹ میں صرف ایک قیمت اس وقت رائج ہوتی ہے۔جب مارکیٹ میں مکمل مقابلہ کے حالات پائے جائیں۔حالانکہ نامکمل مقابلہ کی صورت میں دیکھیں گے۔مارکیٹ میں ایک ہی شے کی ایک سے زیادہ قیمتیں رائج ہو سکتی ہیں۔کوانو کی تعریف کے اس نقص کے پیش نظر ہم مارکیٹ کی تعریف ان الفاظ میں کر سکتے ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اشتہاری مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignment from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کیلیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

"مارکیٹ سے مراد وہ جگہ یا علاقہ ہے۔ جہاں کسی شے کو فروخت کرنے والے اور خریدنے والے اس شے کا سودا کرتے ہیں"۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ مارکیٹ سے مراد کوئی مخصوص جگہ نہیں ہوتی جہاں خاص قسم کی اشیاء فروخت کرنے کے لئے لائی جاتی ہیں۔ بلکہ وہ تمام علاقہ ہے جس میں خریدنے والوں اور بیچنے والوں کا کسی شے کا سودا کرنے کے لئے باہمی رابطہ قائم ہو۔

مارکیٹ کی اقسام: مارکیٹ مختلف قسم کی ہو سکتی ہیں۔ ان کی تقسیم مندرجہ ذیل بنیادوں پر کی جا سکتی ہے۔

الف) جغرافیائی محل وقوع ب) وقت ج) شے کی نوعیت د) مقابلہ

الف) جغرافیائی مارکیٹ: جغرافیائی مارکیٹ کے سلسلہ میں خریدنے والے اور بیچنے والے جس علاقہ میں وہ رہتے ہیں۔ اس کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے مارکیٹ کی تین قسمیں ہو سکتی ہیں۔

(i) مقامی مارکیٹ: اگر کسی شے کی خرید و فروخت کا دائرہ کار اس جگہ کے قرب و جوار میں واقع ہو جہاں وہ شے پیدا کی جاتی ہے۔ تو اس کی مارکیٹ کو مقامی مارکیٹ کہا جاتا ہے۔ انڈوں اور سبزیوں جیسی جلد خراب ہو جانے والی اشیاء یا اینٹوں اور پتھروں کی طرح بھاری بھر کم اشیاء کی مارکیٹ بالعموم مقامی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کی نقل و حمل پر کافی اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ یا پھر وہ اتنی پائیدار نہیں ہوتیں۔ کہ انہیں بحفاظت آسانی سے دور دراز مقامات تک پہنچایا سکے۔ تاہم سرد خانوں کے استعمال کے اور تیز رفتار ذرائع نقل و حمل مثلاً ریلوں اور بحری و ہوائی جہازوں کے معرض وجود میں آ جانے سے ان میں سے بعض اشیاء کی مارکیٹ پہلے کے مقابلہ میں وسیع ہوتی جا رہی ہے۔

(ii) قومی مارکیٹ: جب کسی شے کے خریدنے والے اور بیچنے والے ملک کے تمام حصوں میں موجود ہوں تو اس شے کی مارکیٹ کو قومی مارکیٹ کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان میں گندم اور چاول کی مارکیٹ کو "قومی مارکیٹ" کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان اشیاء کی خرید و فروخت ملک کے تمام حصوں میں ہوتی ہے۔ قومی مارکیٹ میں ایک شے کی ایک ہی قیمت رائج ہونے کا رجحان ہوتا ہے۔ مختلف علاقوں میں کسی شے کی قیمت میں فرق صرف باربرداری کے ان اخراجات کے برابر رہ جاتا ہے۔ جو متعلقہ شے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے پر برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر گوجرانوالہ میں جہاں گندم پیدا ہوتی ہے۔ گندم کی فی من قیمت چالیس روپے ہو اور اسلام آباد میں گندم کا نرخ 45 روپے فی من ہو اور گوجرانوالہ سے اسلام آباد تک گندم پہنچانے پر پانچ روپے فی من اخراجات برداشت کرنے پڑیں تو کہا جائے گا کہ دونوں مقامات پر گندم کی قیمت یکساں ہے۔

(iii) بین الاقوامی یا عالمی مارکیٹ: اگر کسی شے کے خریدار اور فروخت کار دنیا کے تمام ممالک میں موجود ہوں۔ تو اس شے کی مارکیٹ کو بین الاقوامی یا عالمی مارکیٹ کہا جائے گا۔ کپاس، سونا اور چاندی کی دنیا کے ہر ملک میں مانگ ہے۔ اس لئے ان کی مارکیٹ کو بین الاقوامی مارکیٹ کہا جائے گا۔ مستعد اور تیز رفتار ذرائع نقل و حمل اور ذرائع خبر رسانی کی وجہ سے بین الاقوامی مارکیٹ کا دائرہ وسیع ہو گیا ہے۔ تاہم جنگوں، بین الاقوامی کشیدگیوں، تجارتی پابندیوں اور محصولات اور زرمبادلہ پر کنٹرول کی پالیسیوں سے عالمی مارکیٹ کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے۔

ب) مارکیٹ بلحاظ وقت: مارکیٹ کی تقسیم اس وقت کے لحاظ سے بھی کی جا سکتی ہے۔ جس میں طلب اور رسد کی قوتیں باہمی طور پر توازن کی حالت میں پہنچی ہیں۔ وقت کے نقطہ نظر سے مارکیٹ کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(i) یومیہ مارکیٹ: یومیہ مارکیٹ کے معاملے میں شے کی رسد اس مقدار تک محدود ہوتی ہے۔ جو پہلے ہی سے فروخت کاروں کے پاس موجود ہوتی ہے۔ اس صورت میں وقت اتنا کم ہوتا ہے۔ کہ عملی لحاظ سے رسد میں اضافہ یا کمی کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ بیچنے والوں کے پاس جس قدر بھی شے کی رسد دستیاب ہو وہ اسی روز بیچنی لازمی ہے۔ اگلے روز ہو سکتا ہے۔ کہ قیمت میں پہلے سے کمی ہو یا اضافہ ہو۔ چونکہ یومیہ مارکیٹ میں شے کی رسد معین ہوتی ہے۔ اگر طلب بڑھ جائے تو قیمت چڑھ جاتی ہے۔ اور اگر طلب گر جائے تو قیمت بھی گر جاتی ہے۔ عام طور پر مچھلی، دودھ، گوشت اور سبزیوں جیسی جلد خراب ہو جانے والی اشیاء کی مارکیٹ یومیہ ہوتی ہے۔

(ii) قلیل عرصہ کی مارکیٹ: قلیل عرصہ کی مارکیٹ میں بھی شے کی رسد یومیہ مارکیٹ کی طرح محدود ہوتی ہے۔ شے کی طلب یا قیمت میں اضافہ ہو جانے سے رسد میں اضافہ صرف پہلے سے موجود ذرائع پیداوار کے استعمال سے ہو سکتا ہے۔ اس عرصہ میں صرف متغیر عاملین پیدائش مثلاً محنت، خام مواد کی مقدار اور اوقات کار کو شے کی طلب میں تبدیلی کے مطابق گھٹایا بڑھایا جا سکتا ہے۔ کارخانے کی عمارت اور مشینری وغیرہ جیسے معین عاملین پیدائش میں کوئی تبدیلی عمل میں نہیں لائی جا سکتی۔ قلیل عرصہ میں شے کے مصارف پیدائش اس کی رسد پر اثر تو ضرور ڈالتے ہیں۔ لیکن وہ زیادہ حد تک اثر انداز نہیں ہوتے۔ قیمت پر طلب کا اثر اب بھی غالب ہوتا ہے۔ اگر طلب میں اضافہ ہو جائے تو قیمت چڑھ جاتی ہے۔ اور طلب میں کمی سے قیمت میں کمی آ جاتی ہے۔

(iii) طویل عرصہ کی مارکیٹ: طویل عرصہ میں وقت اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ طلب میں تبدیلی کے مطابق شے کی رسد میں تبدیلی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اگر طلب میں مستقل طور پر اضافہ ہو جائے تو رسد میں بھی نہ صرف موجودہ ذرائع پیدائش کے استعمال سے بلکہ نئے ذرائع پیدائش کی تنصیب سے اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر جوتوں کی طلب بڑھ جائے تو سب سے پہلے پیدا کنندگان پہلے سے موجود مشینوں کو استعمال کر کے اور اوقات کار وغیرہ میں اضافہ کر کے اپنی پیداوار کو طلب کے مطابق بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ تاہم اگر طلب میں اضافہ پھر بھی برقرار رہے تو موجودہ پیدا کنندگان یا آجر نئی مشینیں نصب کر لیں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

گے اور نئے پیدا کنندگان بھی میدان میں آ داخل ہوں گے۔جس کے نتیجہ میں رسد طلب کے برابر ہو جائے گی۔اور طلب اور رسد کا ایک نیا توازن قائم ہو جائے گا۔اس لحاظ سے طویل عرصہ میں شے کی قیمت پر رسد کا اثر اتنا ہی گہرا ہوتا ہے جتنا طلب کا۔

ج) شے کی نوعیت کے لحاظ سے مارکیٹ: شے کی نوعیت یا مخصوص فرائض کے لحاظ سے بھی مارکیٹوں کی مختلف قسمیں ہو سکتی ہیں۔اس نقطہ نظر سے مارکیٹ کی مندرجہ ذیل شکلیں ہو سکتی ہیں۔

(i) عمومی مارکیٹیں: عمومی مارکیٹ سے مراد وہ مارکیٹ ہے جہاں کسی مخصوص شے کی بجائے مختلف قسم کی اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔چھوٹے قصبات اور دیہاتوں میں ہمیں اکثر و بیشتر اسی قسم کی مارکیٹ ملتی ہیں۔ان مارکیٹوں میں گھریلو ضروریات کی ہر قسم کی عام اشیاء دستیاب ہو جاتی ہیں۔مثال کے طور پر چینی ،نمک ،کپڑا اور تمام قسم کی اشیاء خوردنی ایک جگہ سے خریدی جا سکتی ہیں۔اس طرح کی مارکیٹیں اب صرف چھوٹے دیہات اور قصبات میں پائی جاتی ہیں۔شہروں میں عام طور پر مخصوص مارکیٹیں مارکیٹ ہی پائی جاتی ہیں۔

(ii) مخصوص مارکیٹیں:(Specialized Markets): شہروں میں اکثر و بیشتر مخصوص مارکیٹیں مارکیٹ ہی پائی جاتی ہیں۔مخصوص مارکیٹ میں صرف ایک خاص شے ہی کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔مثال کے طور پر میوہ مارکیٹ میں صرف پھل ہی بکتے ہیں مارکیٹ۔اسی طرح سونے اور چاندی جیسی۔قیمتی دھاتوں کی مارکیٹیں مارکیٹ بھی الگ ہوتی ہیں۔جنہیں عرف عام میں صرافہ بازار کہا جاتا ہے۔

(iii) نمونہ کے ذریعہ فروخت کی مارکیٹیں:(Markets by Sample): نمونہ سازی کے ذریعہ بھی مارکیٹ کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ایک پیدا کنندہ کے لئے کسی شے کی کثیر مقدار کو دور دراز مقامات پر اپنے گاہکوں تک پہنچانا اور انہیں اس شے سے روشناس کرانا بہت مشکل ہوتا ہے۔اسی مشکل سے بچنے کے لئے نمونہ کے ذریعے فروخت کاری کا طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔پیدا کنندہ خریدار کو متعلقہ شے کا صرف نمونہ دکھاتا ہے۔اور اس نمونہ کی بناء سودا طے کر لیا جاتا ہے۔یہ طریق کار ان اشیاء کے لین دین کے سلسلہ میں خاص طور پر بہت کار آمد ثابت ہوتا ہے۔جن کی خرید و فروخت بھاری مقدار میں ہوتی ہے۔مثلاً گندم، چاول، کپاس وغیرہ۔تاہم نمونہ کے ذریعہ فروخت کا طریق کار تمام قسم کی اشیاء کی خرید فروخت کے لئے اختیار نہیں کیا جا سکتا۔

(iv) درجہ بندی کے ذریعہ فروخت کی مارکیٹیں:(Markets by Grading): اشیاء کی درجہ بندی کرنے کے طریق کار سے بھی کاروباری سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔اس طریق کار کے مطابق ایک ہی شے کو معیار کے اعتبار سے مختلف درجوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ہر درجہ کا ایک مخصوص معیار ہوتا ہے۔اور اسے ایک مخصوص امتیازی نام دے دیا جاتا ہے۔خریداروں اور فروخت کاروں کے درمیان کسی شے کے مخصوص درجہ کا سودا ہوتا ہے۔اور اس درجہ کے لحاظ سے ہی دونوں فریق متعلقہ شے کے معیار کا اپنے ذہن میں تصور رکھتے ہیں۔مثال کے طور پر ہمارے ملک میں مختلف درجوں کی گندم پائی جاتی ہے۔اگر ایک فروخت کنندہ مکسی پاک (گندم کی ایک قسم) کی قیمت کا حوالہ دے رہا ہو تو خریدار اسی بات کو بخوبی سمجھتا ہے۔کہ وہ کس نوعیت کی گندم کا سودا کر رہا ہے۔اسے متعلقہ شے کو بذات خود دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔صرف شے کا درجہ معلوم ہونے سے ہی وہ اس کی خریداری کا آرڈر دے سکتا ہے۔درجہ بندی کے ذریعہ فروخت کے طریق کار کی وجہ سے خریدار کو متعلقہ شے کی پوری مقدار دکھانے کی زحمت نہیں اٹھانا پڑتی۔بلکہ اس طریق کار سے نمونہ دکھانے کی بھی ضرورت باقی نہیں رہتی۔اس سے لین دین بے حد آسان ہو جاتا ہے۔اور مارکیٹ کا دائرہ نمایاں طور پر وسیع ہو جاتا ہے۔

د) مقابلہ کی مارکیٹ: معاشیات میں مقابلہ سے مراد خریداروں اور فروخت کاروں کے درمیان سودا بازی کا عمل ہے۔مقابلہ کے اعتبار سے مارکیٹ کی دو قسمیں ہو سکتی ہیں۔

(i) مکمل مارکیٹیں:(Parfect Markets): مکمل مارکیٹ سے مراد وہ مارکیٹ ہے۔جس میں مکمل مقابلہ رائج ہوتا ہے۔مکمل مقابلہ سے مراد مارکیٹ کی وہ حالت ہے جس میں خریدار اور فروخت کار ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بولی دیتے میں آزاد ہوتے ہیں۔جس کے نتیجہ میں مارکیٹ میں ایک شے کی ایک اور صرف ایک قیمت رائج ہوتی ہے۔

(ii) نامکمل مارکیٹیں(Imperfect Markets): نامکمل مارکیٹیں وہ ہوتی ہیں جن میں مکمل مقابلہ کی خصوصیات نہ پائی جاتی ہوں۔گویا نامکمل مارکیٹیں مکمل منڈ مارکیٹ کی ضد ہوتی ہے۔نامکمل مارکیٹ میں ایک ہی شے کی ایک سے زائد قیمتیں رائج ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 8- الف) منڈی کے توازن کے تصور کی وضاحت کیجئے۔نیز منڈی کے توازن اور وقت کے درمیان تعلق کی وضاحت ٹیبلز اور ڈائیگرام کی مدد سے کیجئے۔

جواب: منڈی کے توازن کا مفہوم:۔ منڈی کے توازن سے مراد وہ حالت ہے جس میں ایک شے کی طلب اور رسد برابر ہوتی ہیں۔یہ توازن طلب اور رسد کی قوتوں کے باہمی عمل اور رد عمل کے نتیجہ میں قائم ہوتا ہے۔طلب اور رسد کے توازن یعنی منڈی کے توازن کو ذیل میں ایک ڈائیگرام کے ذریعہ بھی واضح کیا جاتا ہے۔

03345504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

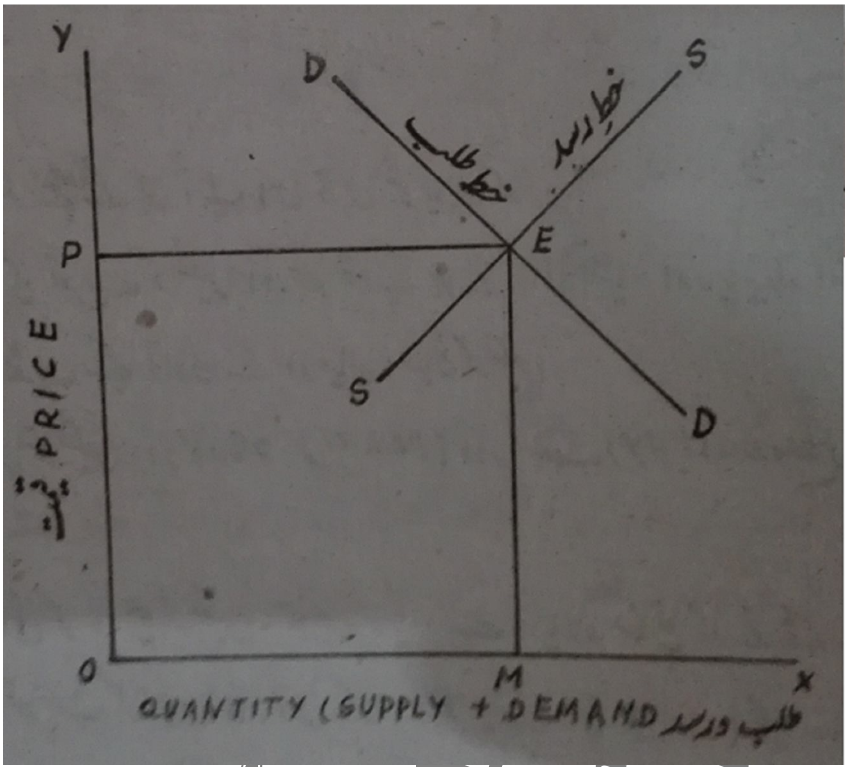

اس ڈائیگرام میں طلب اور رسد کو X محور پر اور قیمت Y محور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ DD اور SS بالترتیب طلب اور رسد کے خطوط ہیں جو ایک دوسرے کو نقطہ E پر قطع کرتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ طلب اور رسد اس نقطہ یعنی E پر آپس میں برابر ہیں۔ اس لیے OP یا EM قیمت مقرر ہوگی جسے توازن کی قیمت یا متوازن قیمت کہا جاتا ہے۔

<u>منڈی کے توازن اور وقت کا تعلق:۔</u> وقت کے لحاظ سے منڈی کی دو قسمیں ہوسکتی ہیں۔

1) قلیل عرصہ کی منڈی یعنی جلد خراب ہونے والی اشیاء کو منڈی اور

2) طویل عرصہ کی منڈی یعنی پائیدار اشیاء کی منڈی

<u>الف) جلد خراب ہونے والی اشیاء کی منڈی کا توازن:۔</u> جلد خراب ہوجانے والی اشیاء سے مراد وہ اشیاء ہیں۔ جو اگر زیادہ عرصہ تک رکھی جائیں تو گل سڑ جاتی ہیں۔ اور ضائع ہوجاتی ہیں۔ اور اس طرح اپنی قدر و قیمت کھو بیٹھتی ہیں۔ مثال کے طور پر انڈے یا سبزیاں، گوشت، دودھ اور مچھلی وغیرہ ان اشیاء کا ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لحاظ سے ان کا ذخیرہ اور رسد ایک ہی ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان اشیاء کا خط رسد محور کے متوازی عمودی شکل میں ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہر سطح پر تمام مقدار فروخت کے لئے پیش کی جاتی ہے۔ اس لیے متوازن قیمت کا تعین یا خط طلب کی نوعیت کے مطابق ہوگا۔ اگر طلب میں اضافہ ہو جائے تو قیمت زیادہ ہوجائے گی۔ اور اگر طلب کم ہوجائے تو قیمت کم ہوجائے گی۔

اس عمل کی منڈی کے گوشواروں اور ڈائیگرام کی مدد سے تشریح کی جاسکتی ہے۔ فرض کریں کہ شے دودھ ہے اور اس کی کل رسد 50 لیٹر ہے۔

دودھ کا منڈی کا گوشوارہ

قیمت فی لیٹر (روپوں میں)	طلب (لیٹر میں)	رسد (لیٹر میں)
3.00	20	50
2.50	30	50
2.00	40	50
1.75	50	50

اس گوشوارہ کے مطابق دودھ کی قیمت 1.75 روپے فی لیٹر مقرر ہوگی کیونکہ یہی وہ قیمت ہے جس پر گاہک دودھ کی تمام رسد (50 لیٹر) طلب کر لیتے ہیں۔ اس بات کو ایک ڈائیگرام کے ذریعہ بھی مزید واضح کیا جاسکتا ہے۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

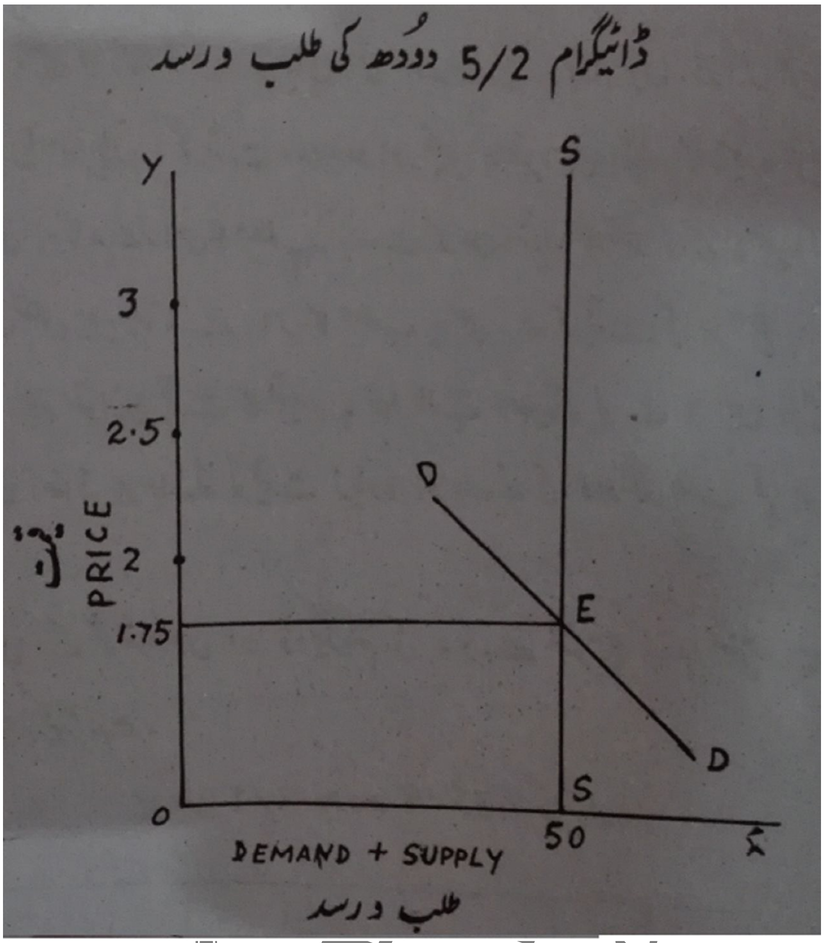

اس ڈائیگرام میں طلب اور رسد کو OX محور پر اور قیمت کو OY محور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ DD اور SS بالترتیب طلب اور رسد کے خطوط ہیں۔ جو ایک دوسرے کو نقطہ E پر قطع کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نقطہ E پر طلب اور رسد توازن میں ہیں۔ اس لئے ES یعنی 1.75 روپے متوازن قیمت ہے۔ یہ بات بھی نظر آتی ہے کہ اس قیمت پر دودھ کی پوری رسد یعنی 50 لیٹر ہی طلب کر لیے جاتے ہیں۔ اور رسد کا کوئی حصہ بلا فروخت نہیں ہوتا۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جلد خراب ہو جانے والی اشیاء کی صورت میں قیمت وہ مقرر ہوگی جس پر متعلقہ شے کی تمام رسد طلب کر لی جاتی ہے۔

ب) مکمل مقابلہ کے تحت ایک فرم کے توازن کو عرصہ قلیل کی صورت میں زیر بحث لائیے جب فرم

i) غیر معمولی منافع کما رہی ہو۔

ii) معمول کا منافع کما رہی ہو۔

i) غیر معمولی منافع کما رہی ہو۔

جواب۔ <u>فرم</u>:۔ معاشیات میں فرم کا مطلب پیداوار کی اکائی ہے فرم ہی کسی شے کی پیداوار کے متعلق فیصلے کرتی ہے فرم صنعت اور کارخانے سے مختلف ہوتی ہے۔

<u>توازن</u>: توازن سے مراد وہ حالت ہے جہاں ایک سمت میں حرکت کرنے والی قوتوں کا اثر مخالف سمت میں حرکت کرنے والی قوتیں زائل کر دیتی ہے

''ایسی حالت جس میں ایک شے کی طلب اس کی رسد کے برابر ہو''

<u>مکمل مقابلہ تحت کام کرنے والی فرم کا توازن</u>:

<u>مکمل مقابلہ کا وصف</u>: مکمل مقابلہ کا اہم ترین وصف یہ ہے کہ منڈی میں ایک شے کی ایک ہی قیمت رائج ہوتی ہے مکمل مقابلہ کے تحت فرم کو اپنی تمام پیداوار اسی قیمت پر فروخت کرنی پڑتی ہے۔

<u>قلیل عرصہ کا توازن</u>: معاشیات میں قلیل عرصہ سے مراد وہ عرصہ لیا جاتا ہے۔ جس میں فرم اپنی پیداواری صلاحیت میں کوئی تبدیلی عمل میں نہیں لا سکتی۔ قلیل عرصہ میں مکمل مقابلہ کے تحت کام کرتے ہوئے فرم کے توازن کی مندرجہ ذیل شکلیں ہیں۔

<u>جب فرم غیر معمولی منافع کما رہی ہو</u>: معمول کا منافع فرم کے مصارف پیدائش میں شامل ہوتا ہے اس لیئے جب فرم کی کل وصولی اس کے مصارف سے زیادہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ فرم غیر معمولی منافع حاصل کر رہی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

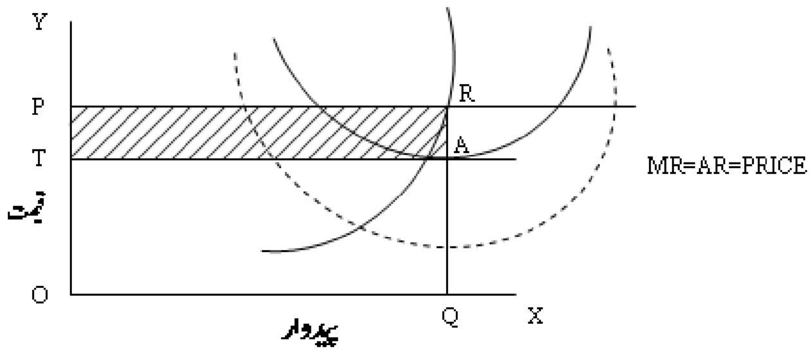

اس ڈائیگرام میں فرم OQ پیداوار پر توازن لیں ہے کیونکہ اس پیداوار پر اس کے مختتم مصارف + مختتم وصولی برابر ہیں۔
MC=MR جبکہ MC نقطہ RY پر MR کو قطع کرنا:

ii) معمول کا منافع کما رہی ہو۔

جواب: فرم کا توازن جب وہ معمول کا منافع کما رہی ہو: ایک فرم اس وقت معمول کا منافع کما رہی ہوتی ہے جب اس کے کل مصارف اس کی کل وصولی کے برابر ہوتے ہیں بلکہ اس کے اوسط مصارف اور اوسط مختتم وصولی بھی آپس میں برابر ہوتے ہیں۔

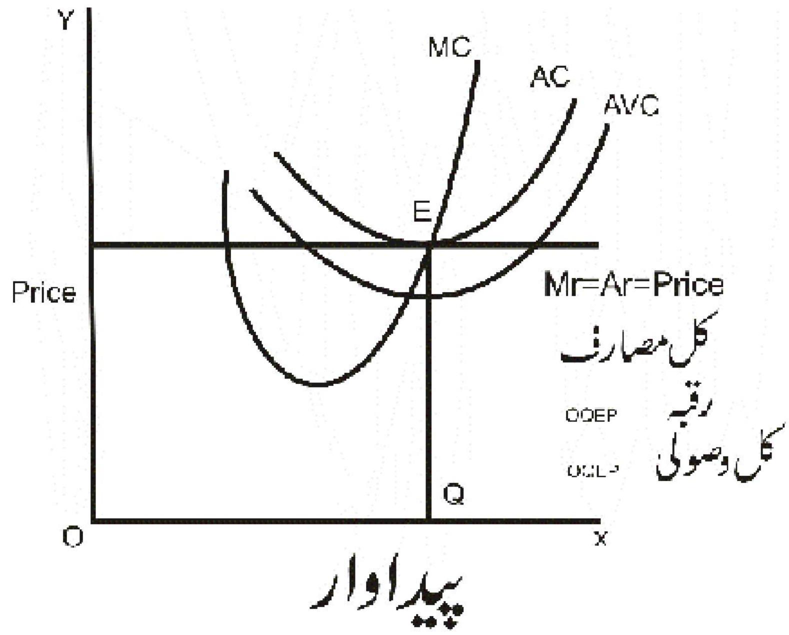

اس ڈائیگرام کے مطابق فرم OQ پیداوار پر توازن میں ہے کیونکہ اس کے مختتم مصارف اور مختتم وصولی آپس میں برابر ہیں۔
مختتم مصارف = مختتم وصولی، مختتم مصارف = اوسط مصارف، اوسط وصولی = قیمت

سوال نمبر 9- الف) سرمایہ کی تعریف کیجئے۔ نیز سرمایہ کی اہمیت، خصوصیات، اقسام، استعداد اور حرکت پذیری پر ایک نوٹ لکھیے۔

سرمایہ (Capital): سرمائے کی تعریف عموماً یہ کی جاتی ہے۔ کہ سرمایہ ایسی دولت ہے جو مزید دولت کی پیدائش کے لیے مخصوص ہو۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے۔ تمام سرمایہ دولت ہے لیکن سب دولت سرمایہ نہیں ہوتی۔ سرمائے سے ہم اشیاء سرمایہ مراد لیتے ہیں۔ اشیائے سرمایہ ایسی اشیاء ہیں جن کی مدد سے ہم دولت پیدا کرتے ہیں۔ سرمایہ کی اصطلاح عمومی طور پر اشیائے سرمایہ کے لیے مستعمل ہے۔ اور ان میں پلانٹ اور مشینری، آلات اور فاضل پُرزہ جات اور خام مواد کے ذخائر شامل ہیں۔

خصوصی معنوں میں سرمایہ کی تعریف یہ ہے۔ ''انسان کی تیار کردہ ذرائع پیداوار''

اس تعریف کی رو سے زمین سرمائے کے دائرے میں نہیں آتی جس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کسی کی تیار کردہ نہیں ہے بلکہ قدرت کا عطیہ ہے۔ کسی شے کو اسی صورت میں سرمایہ سمجھا جائے گا جب اس کے اندر مندرجہ ذیل خصوصیات موجود ہوں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختلافی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

الف)   یہ شے انسان کی بنائی ہوئی ہے۔

ب)   اس کے ذریعے مزید پیداوار حاصل ہو سکتی ہو۔

ایک شے، جو انسان کی تیار کردہ ہے لیکن مزید پیداوار کے کام نہیں آتی، ایجاد تو ہو سکتی ہے۔ سرمایہ نہیں۔

سرمائے کی اہمیت: روایتی طور پر سرمایہ تیسرا عامل پیداوار ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جدید معاشیات میں سرمائے کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ معاشی ترقی کے تصور نے سرمائے کی ضرورت اور اہمیت دونوں میں اضافہ کیا ہے۔ اب پیداواری تکنیک میں انقلابی تبدیلیاں لانے میں سرمائے نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

معاشی ترقی کا دوسرا نام تشکیل سرمایہ ہے۔ عظیم الشان عمارتیں، ہموار کشادہ سڑکیں، ہیبت ناک مشینیں، ریلوے لائنیں، سمندری جہاز، نہریں، بند اور اس نوعیت کی جامد اشیائے سرمایہ۔ سب کی سب کسی بھی معاشی نظام کی بنیاد ہیں۔ ترقی اور تعمیر کے نئے بنیادی ڈھانچہ سرمایہ ہی فراہم کرتا ہے۔ چھوٹی، بڑی کسی بھی سطح کی پیداوار کا تصور سرمائے کے بغیر ناممکن ہے۔ یوں سرمائے کو ایک ایسی قوت محرکہ کی حثیت حاصل ہے۔ جو ایک دیہی معیشت کو شہری معیشت میں، ایک زرعی معیشت کو صنعتی معیشت میں اور ایک روائتی معیشت کو ایک پیچیدہ، جدید معیشت میں بدل کر رکھ دیتا ہے۔ ہم کسی معشیت کی پس ماندگی کو قلت سرمایہ یا قلت اشیائے سرمایہ سے منسوب کرتے ہیں۔ معیشت کے سب کے سب شعبے زراعت، صنعت، تجارت اور افراد کی قوت، نشوونما کے لیے سرمائے کے محتاج ہیں خوشحل ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں نادار پس ماندہ ممالک میں سرمائے کی ضرورت بدرجہا زیادہ ہے۔ سرمایہ قومی آمدنی کا سب سے زیادہ متحرک عامل ہے۔

سرمائے کی خصوصیات: سرمائے کی تعریف کرتے وقت اس کی دو خصوصیات بیان کی گئی تھی۔ اولاً سرمایہ انسان کا تیار کردہ ہے۔ اور ثانیاً یہ دولت کی مزید پیداوار میں مدد دیتا ہے۔، جو پیداواری عامل ہے۔ ہر قسم کی دولت بالا آخر زمین ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن ہم زمین کو سرمایہ قرار نہیں دے سکتے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ زمین انسان کی تیار کردہ شے نہیں ہے۔ انسان نے زمین کو بروئے کار لانے میں کسی طرح کی ذہنی یا جسمانی مشقت نہیں اٹھائی ہے۔ ہم اسے ایک عطیہ قدرت قرار دیتے ہیں۔

اسی طرح سے کسی جدت کو سرمایہ قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ ہم اس کے ذریعے مزید دولت حاصل کرنے میں مدد نہ لیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی سائنس دان ایسا انجن تیار کرتا ہے۔ جو شمسی توانائی سے چلتا ہے۔ تو ہم اس کو سرمایہ میں شامل نہیں سمجھیں گے جب تک کہ وہ انجن کسی پیداواری عمل میں کام نہیں آتا۔ ان خصوصیات کے علاوہ سرمائے میں درج ذیل خصوصیات بھی پائی جاتی ہیں۔

الف)   اشیائے سرمایہ پائدار ہوتی ہیں۔

ب)   اشیائے سرمایہ کئی قسم کی ہوتی ہیں۔

ج) اشیائے سرمایہ کو بخسنہ قائم رکھنے کے لیے ان کی بدل کاری ضروری نہیں ہوتی۔

سرمائے کی استعداد: سرمائے کی استعداد سے ہم وہ مقدار پیداوار مراد لیتے ہیں جو سرمائے کی اکائیاں لگانے سے حاصل ہو۔ مثال کے طور پر اگر ہم کسی فرم کی ایک مخصوص مدت کے اندر کل پیداوار میں سے زمین، محنت اور تنظیم کی پیداوار منہا کر دیں تو جو کچھ بچ رہے گا۔ وہ سرمائے کا حصہ پیداوار ہو گا۔ یہی سرمائے کی استعداد کہلاتی ہے۔ جس کا انحصار کئی عوامل یعنی ایسی اشیا عوامل کا اشتراک جیسے محنت کی ہنر مندی، خام مواد کی تکنیک اور مشین، ورکشاپوں کی دستیابی، ریسرچ وغیرہ وغیرہ سرمائے کی طلب میں اضافے سے اس کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ اس کی رسد میں اضافے سے اس کی استعداد کم ہو جاتی ہے۔

سرمائے کی حرکت پذیری: سرمائے کی حرکت پذیری کا انحصار اس کی نوعیت پر ہوتا ہے بعض قسم کا سرمایہ زیادہ حرکت پذیر ہوتا۔ جبکہ بعض قسمیں کم حرکت پذیر ہوتی ہیں۔ سرمائے کی حرکت پذیری سے اس کی ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک استعمال سے دوسرے استعمال میں منتقلی مراد لی جاتی ہے۔ محنت اور زمین کے مقابلے میں سرمایہ زیادہ حرکت پذیر ہے۔ سائے کی حرکت پذیری کا انحصار درج ذیل عوامل پر ہے۔

الف)   سرمائے کی مارکیٹ کی موجودگی

ب) مبادلے کی مارکیٹ کی موجودگی

ج) بنکاری کی سہولتوں کی موجودگی

د)   حکومت کی پالیساں اور

ک)   اشیائے سرمایہ کی نوعیت

ب)   قانون تقلیل حاصل کی وضاحت گوشوارے اور ڈائیگرام کی مدد سے کیجیے۔

قانون تقلیل حاصل: "سرمائے اور ٹیکنالوجی کی تمام تر ترقیوں کے باوجود یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم دولت کی پیداوار ایک حد سے زیادہ حاصل کر سکیں۔ اگر ایک معینہ عامل کے ساتھ ہم تغیر پذیر عاملین کا اشتراک جاری رکھیں تو تغیر پذیر عاملین میں ہر اضافے سے پیداوار گرتی چلی جاتی ہے۔ پیداوار کا یہ رجحان قانون تقلیل

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

حاصل کہلاتا ہے۔"

دیگر حالات بدستور رہتے ہوئے اگر ایک عامل کی معینہ مقدار کے ساتھ ہم تغیر پذیر عاملین کی اکائیاں استعمال کرتے چلے جائیں تو تغیر پذیر عامل میں ہر اضافے سے مختتم پیداوار میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔ دیگر حالات میں یہ مفروضات شامل ہیں:

1۔ ایک عامل مثلاً زمین معین ہے۔

2۔ دیگر عاملین مثلاً سرمایہ اور محنت تغیر پذیر ہیں۔

3۔ پیداواری تکنیکوں میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

4۔ بہترین اشتراک عاملین کا مرحلہ گزر چکا ہے۔

اس قانون کا زرعی شعبے پر خصوصی اطلاق ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ زراعت میں قدرتی قوتوں کی بالا دستی ہوتی ہے، زمین حرکت پذیر ہے نہ تقسیم پذیر۔ اس کے علاوہ اس کی رسد یکساں ہے۔ اگر زمین کے ایک معینہ قطعہ اراضی پر سرمائے اور محنت کی اکائیاں یکے بعد دیگرے لگائی جائیں تو دیگر حالات بدستور رہتے ہوئے پیداوار میں لازمی طور پر نسبتاً کم اضافہ ہوگا۔

گوشوارے سے وضاحت:

قانون تقلیل حاصل:

قطعہ اراضی ایکڑوں میں	محنت اور سرمایہ (1000 روپے)	پیداوار (اکائیوں میں)			مختتم لاگت (روپے)
		کل حاصل	مختتم حاصل	اوسط حاصل	
10	1	50	50	50	20.00=1000/50
10	2	90	40	45	25.00=1000/40
10	3	120	30	40	33.00=1000/30
10	4	140	20	35	50.00=1000/20

assignments from aiousolvedassignments.com

ہم فرض کرتے ہیں کہ محنت اور سرمائے کی ایک اکائی جس کی مالیت ایک ہزار روپیہ ہے، ایک دس ایکڑ کے قطعہ اراضی پر لگائی جاتی ہے لہٰذا محنت اور سرمائے کی اکائیاں یکے بعد دیگرے لگانے سے مختتم پیداوار گر رہی ہے۔ اس بناء پر اس قانون کو قانون تقلیل حاصل کہتے ہیں۔ چونکہ یکے بعد دیگرے اکائیوں کے استعمال سے مختتم لاگتیں بڑھنے لگتی ہیں اس لیے اسے قانون تکثیر مصارف بھی کہہ سکتے ہیں۔

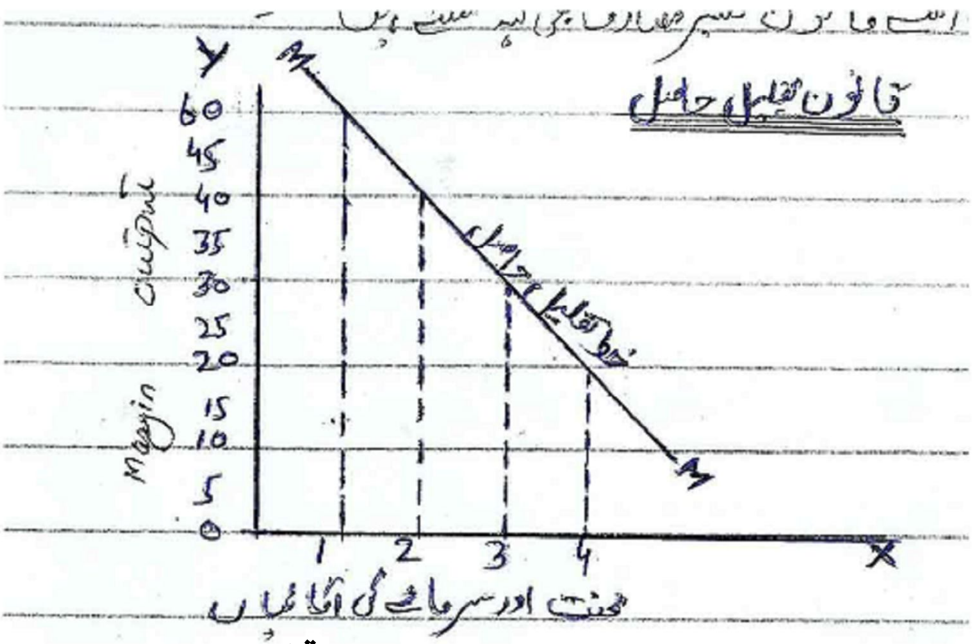

اس ڈائیگرام میں خط MM کھینچا گیا ہے جو بائیں سے دائیں طرف نیچے کو چلا گیا ہے۔ یہی خط تقلیل حاصل ہے۔

سوال نمبر 10 ریکارڈو کے نظریہ لگان کی وضاحت کیجیے۔ نیز اس نظریہ کی وضاحت مناسب مثالوں کے ذریعہ کیجیے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ریکارڈو کا نظریہ لگان:

تعریف:۔ لگان زمین کی پیداوار کا وہ حصہ ہے۔ جو زمیندار کو زمین کی ازلی اور لافانی صفات کی بناء پر دیا جاتا ہے۔

وضاحت:

1۔ لگان زمین کی پیداوار کا حصہ ہوتا ہے۔

2۔ لگان مزارع زمین کے مالک کو اس کے استعمال کے عوض ادا کرتا ہے۔

3۔ زمین میں بعض ایسی صفات ہیں جو ازلی اور لافانی ہوتی ہیں۔

ریکارڈو کے نزدیک اراضی کی اہمیت:۔ ریکارڈو کے نزدیک بعض اراضی دوسری اراضی کے مقابلے میں زیادہ زرخیز ہوتی ہیں۔ کسی قطعہ اراضی کو دوسرے قطعہ پر جو فوقیت ہوتی ہے۔ وہ مستقل اور فطری ہوتی ہے۔ قدرتی زرخیزی میں فرق کی بناء پر زمین کے مختلف قطعات کی پیداوار یکساں نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں کچھ زمینیں فاضل پیداوار نہیں دیتیں۔

ریکارڈو کے نظریہ کے مفروضات:۔

1۔ عاملین پیداوار اور پیداوار کی منڈیوں میں مکمل مقابلے کے حالات موجود ہیں۔

2۔ زرعی شعبے میں قانون تقلیل حاصل نافذ ہے۔

3۔ بلحاظ زرخیزی زمینوں میں فرق ہوتا ہے۔

4۔ زمین کے علاوہ دیگر عاملین کی اکائیوں کی کارکردگی یکساں ہے۔

5۔ مختتم زمین کوئی لگان نہیں دیتی۔

6۔ پیداواری تکنیکوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

گوشوارے کی مدد سے وضاحت:۔

گندم کی پیداوار فی ایکڑ (منوں میں)	گندم کی پیداوار فی ایکڑ (منوں میں)	گندم کی پیداوار فی ایکڑ (منوں میں)	گندم کی پیداوار فی ایکڑ (منوں میں)	محنت اور سرمائے کی اکائیاں
د) زمین	ج) زمین	ب) زمین	ا) زمین	
6	9	12	15	1
4	6	9	12	2
2	4	6	9	3
1	2	4	6	4
0	1	2	4	5

وضاحت:۔ گوشوارے میں چار قسم کی زمینیں ظاہر کی گئی ہیں۔ یعنی زمین الف، ب، ج اور زمین الف کی نسبتاً زیادہ زرخیز ہے۔ جبکہ زمین ب، ج اور د کم زرخیز ہیں۔ زرخیزی میں فرق کے باعث محنت اور سرمائے کی یکساں کارکردگی رکھنے والی اکائیاں فی ایکڑ مختلف پیداوار مہیا کرتی ہیں۔ ریکارڈو کے نزدیک پیداوار میں یہ فرق زمین کی مستقل، ابدی اور لافانی صفات کے باعث پایا جاتا ہے۔ محنت اور سرمائے کی اکائیوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ مختتم پیداوار گرتی چلی جاتی ہے۔ ابتداء میں زمین بے لگان زمین تھی۔ لیکن آبادی میں اضافے کے باعث، ب، ج، د قسم کی زمینیں بھی زیر کاشت لائی گئی۔

بے لگان زمین:۔ گوشوارے میں زمین بے لگان زمین ہے۔ دوسری قسم کی زمینوں کے لگان کی پیمائش زمین د کے حوالے سے کی جاتی ہے۔ جس سے فاضل جنس حاصل نہیں ہوتی۔

لگان زمین کا استعمال:۔ الف، ب اور ج قسم کی زمین بالترتیب چار، تین من گندم لگان، زمین ج سے چھ من اور زمین الف سے نو من لگان حاصل ہوگا۔ الف قسم کی زمین کا لگان

15+12+9+6-24 = 18 من ہوگا۔

ب قسم کی زمین کا لگان 12+9+6-18 = 9 من ہوگا۔ ج قسم کی زمین کا لگان 6+9-12 = 3 من ہوگا۔ اور قسم کی زمین کا لگان = 0 6-6 من گا۔

سوال نمبر 11 - الف) مستخرجات سے کیا مراد ہے؟ نیز استخراج کی اقسام کی وضاحت مناسب مثالوں کے ذریعہ کیجئے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے ٹیچنگ ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

مستخرجات: کسی وقفہ میں۔کسی تفاعل میں تبدیلی کی اوسط شرح: کسی خط پر دو نکات P اور Q لے کر شروع کرتے ہیں۔ P کے محور (X,Y) اور Q کے $(X+\Delta X, Y+\Delta Y)$ لیجیے تاکہ AD فاصلہ کی جسامت ΔX اور QE فاصلہ کی جسامت ΔY ہو۔

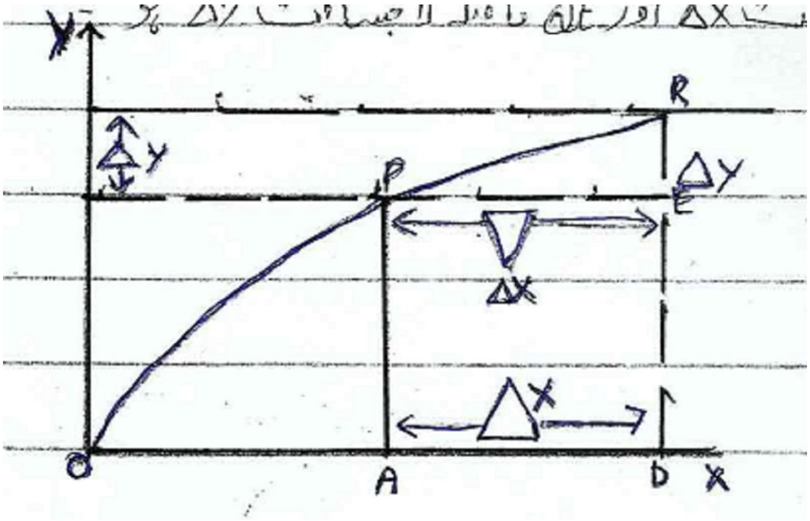

نقطہ P پر مماس کا ڈھلوان، جس کی طرف بطور ایک حد کے وتر کے ڈھلوان PQ کا میلان ہے۔ جوں جوں نقطہ Q نقطہ P تک پہنچتا ہے۔ پس دراصل جوں جوں ΔX کی قدر صفر کو رجوع کرتی ہے۔ نقطہ P پر مماس ایک حد ہے جس کی طرف نسبت $\Delta Y/\Delta Z$ مائل ہے۔ نقطہ P پر مماس کا ڈھلوان صفر نہیں ہے۔

استخراج کی اقسام:

1۔ ساکن کا مستخرج: تفاعل کی ایک مساوات پر غور کریں Y = C جبکہ C ساکن ہے۔

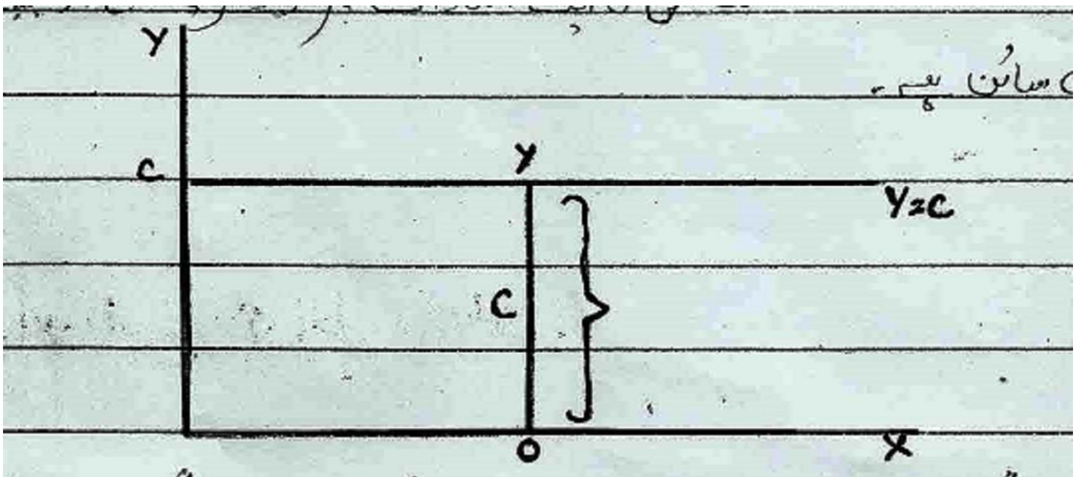

ڈائیگرام میں X میں تبدیلی (ΔX) اپنی میں Y تبدیلی (ΔY) لائے گی۔ پس

$$\Delta X/\Delta Y = 0$$

پس $$\frac{\Delta Y}{\Delta X} = 0 \qquad dY/dX = \frac{Limit}{\Delta X \to 0}$$

لہٰذا ''ساکن کا مستخرج صفر ہوتا ہے۔''

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

2۔ غیر تابع یا آزاد متغیر کا متخرج: مندرجہ بالا تفاعل کے ذریعے $Y = X$

فرض کریں کہ متغیر X میں تبدیلی (ΔY) ہوئی ہے۔اس کی مماثلت سے متغیر Y میں تبدیلی (ΔY) ہوئی اور چونکہ XY تو ΔX بلحاظ تعریف ΔY کے برابر ہوگا۔پس $\frac{\Delta Y}{\Delta X} = 1$

پس $\frac{\Delta Y}{\Delta X} = 1$ $\qquad dY/dX = \frac{Limit}{\Delta X \to Y}$

''پس غیر تابع متغیر کا متخرج ایک ہوتا ہے۔''

3۔ غیر تابع متغیر کی قوت کا متخرج:

$$Y = X^2 \quad ...... \quad (i)$$

پس $Y + \Delta Y = (x + \Delta x)^2$

پس $Y + \Delta Y = x^2 + (\Delta x)^2 + 2xx\Delta Y \quad ...... \quad (ii)$ or

$$\frac{\Delta Y}{\Delta X} = \Delta X + 2X$$

$$\frac{Limit}{\Delta X \to 0} \qquad \frac{\Delta Y}{\Delta X} = \frac{Limit}{\Delta X \leftarrow 0}\Delta X_x \qquad \frac{Limit}{\Delta X \to 0}2X$$

$$dY/dX = 2x$$

پس ثابت ہوا کہ $Y = x^n$

$$dY/dX = nx^{n-1}$$

$$d(x)^n/dx = nx^{n-1}$$

4۔ ساکن ضرب تفاعل کا متخرج:

(a) ساکن ہے $\qquad Y = ax^2$

$$Y + \Delta Y = a(x + \Delta x)^2$$

$$= ax^2 + 0(\Delta x)^2 + 2ax \quad \Delta x$$

پس $\frac{\Delta y}{\Delta x} = a\Delta x + 2ax$

جب $\Delta X \to 0$ ہو تو دونوں طرف کی لینے سے $dy/dx = 2ax$

یا دوسرے الفاظ میں $Y = ax^n$

$$dy/dx = a.nx^{n-1}$$

5۔ تفاعل کے مجموعہ کل کا متخرج:

$$Y = u + x \quad ...... \quad (i)$$

$$Y + \Delta Y = (u + \Delta u) + (v + \Delta v) \quad ...... \quad (ii)$$

مساوات (ii) میں سے (i) منفی کرنے سے $\Delta Y = \Delta u + \Delta v$

$$\Delta y/\Delta x = \Delta u/\Delta x = \Delta Y/\Delta X$$

جب $\Delta \to 0$ ہو تو دونوں طرف کی حد لینے سے $\frac{Limit}{\Delta x \to 0} \quad \frac{\Delta y}{\Delta x}$

$$\frac{Limit}{\Delta x \to 0} \quad \frac{\Delta y}{\Delta x} = \frac{Limit}{\Delta x \to 0} \quad \frac{\Delta u}{\Delta x} + \Delta x \to 0 \quad \frac{\Delta v}{\Delta x}$$

اشفاق اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

$$dy/dx = du/dx + dy/dx$$

ایک مخصوص قسم کا تفاعل لینے سے $Y = x^3 - x^2$

$$dy/dx = 3x^2 - 2x$$

اگر y, u, w تمام x کے تفاعل ہیں۔ اگر Y = v + u + w

$$dy/dx = dv/dx + du/dx + dw/dx$$

اور اگر $y = u - v$

تو $$dy/dx = du/dx - dv/dx$$

6۔ <u>تفاعل کے حاصل ضرب کا مستخرج:</u>

ایک مثال لیجیے $Y = u.v \;\ldots\ldots\; (i)$

$$Y + \Delta y = (u + \Delta u)(v + \Delta v) \;\ldots\ldots\; (ii)$$

مساوات (ii) میں سے (i) منہا کر دینے سے $Y = (u + \Delta u)(v + \Delta v) \;\ldots\ldots\; u.v$

دونوں کو Δx سے تقسیم کر دینے سے $\Delta y/\Delta x = u\,\Delta y/\Delta x + v\,\Delta u/\Delta x$

$$\frac{Limit}{\Delta x \to 0}\;\frac{\Delta y}{\Delta v} = u\,\frac{Limit}{\Delta x \to 0}\;\frac{\Delta X}{\Delta x} + v\,\frac{Limit}{\Delta x \to 0}\;\frac{\Delta u}{\Delta x}$$

$$dy/dx = U.\,dv/dx + V\,dv/dx$$

$$dy/dx + r.s.t.u.v,\; dw/dx + r.s.t.u.w\; dv/dx + r.s.t.v.w,\; dv/dx + r.s.t.u.v,\; dt/dx + r.s.t.u.w\; ds/dx + s.t.u.v.w\; dv/dx$$

7۔ <u>تفاعل کے حاصل قیمت کا مستخرج:</u>

ایک مساوات لیجیے $Y = u/v \;\ldots\ldots\; (i)$

$$Y + \Delta Y = u + \Delta u/v + \Delta v \;\ldots\ldots\; (ii)$$

مساوات (ii) میں سے (i) منہا کر دینے سے

$$\Delta Y = \frac{u + \Delta u}{v + \Delta v} - \frac{u}{v}$$

$$= \frac{uv + v\Delta u - vu - u\Delta v}{v^2 + v\Delta v}$$

$$= \frac{v.\Delta u. - \Delta v}{v^2 + v.\Delta v}$$

دونوں طرف ΔX تقسیم کرنے سے $\Delta y/\Delta x = v.\,\Delta u/\Delta x - u\,\Delta v/\Delta x$

دونوں طرف حد لینے سے جبکہ $Limit\;\Delta x \to 0$

$$dy/dx = v.\,du/dx - u\,dv/dx$$

(ب) حسابی اوسط اور وسطانیہ معلوم کرنے کے فارمولے لکھیں۔ مندرجہ ذیل ٹیبل سے حسابی اوسط اور وسطانیہ معلوم کیجیے:

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

کاشف اکیڈمی 0334-550 Solved Assignments Download

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

$$\text{حسابی اوسط} = \frac{\sum fx}{\sum f} = \frac{87623.5}{497} = 176.305$$

$$\text{وسطانیہ} = l + \frac{h}{f}\left(\frac{n}{2} - c\right) \Rightarrow \frac{n}{2} = \frac{497}{2} = 248.5$$

$$101 + \frac{50}{120}(248.5 - 137) = 147.46$$

جماعتی وقفے	f	درمیانی قدریں	fx	Cumulative Frequencies
1-50	52	25.5	1326	52
51-100	85	75.5	6417.5	137
101-150	120	125.5	15060	257 $\tilde{X}$
151-200	46	175.5	8073	303
201-250	66	225.5	14883	369
251-300	49	275.5	13499.5	418
301-350	36	325.5	11718	454
351-400	33	375.5	12391.5	487
401-450	10	425.5	4255	497=n
	$\sum f = 497$		$\sum fx = 87623.5$	

سوال نمبر 12- عرصہ قلیل اور عرصہ طویل میں اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت کام کرنے والی فرم کس طرح توازن حالت حاصل کرتی ہے؟ وضاحت کیجیے۔ (20)

جواب: اجارہ داری کی تعریف: اجارہ داری منڈی کی ایسی صورتحال ہے جس میں صرف ایک فروخت کار ہوتا ہے۔ جو شے کو فروخت کرتا ہے۔ اس شے کے کوئی قریبی بدل بھی نہیں ہوتے اور وہ اجارہ داری میں داخلہ پر قدرتی یا مصنوعی پابندیاں ہوتی ہیں۔

یعنی اجارہ داری کیلئے کم از کم دو شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

(i) اجارہ دار کی شے کے قریبی بدل نہیں ہونے چاہئیں۔ (ii) قدرتی یا مصنوعی پابندیوں کا وجود ہونا چاہیئے جو دوسری فرموں کو صنعت میں داخلے سے روکیں۔

اجارہ دارانہ مقابلہ: اجارہ دارانہ مقابلہ سے مراد منڈی کی وہ حالت ہے جس میں ایک شے کو پیدا کرنے والی کثیر فرمیں موجود ہوتی ہیں لیکن ان فرموں کی پیداوار ایک دوسرے کا مکمل نعم البدل نہیں ہوتیں بلکہ محض قریبی نعم البدل ہوتی ہیں۔ صورت حال ایک اعتبار سے مکمل مقابلہ کے مشابہ ہوتی ہے۔ دونوں حالتوں میں ایک شے کو پیدا کرنے والی فرمیں کثیر تعداد میں موجود ہوتی ہیں۔ لیکن ایک پہلو سے اجارہ دارانہ مقابلہ مکمل مقابلہ سے مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت تمام فرموں کی پیداوار ایک دوسرے کا مکمل نعم البدل نہیں ہوتیں بلکہ محض قریبی نعم البدل ہوتی ہیں۔ صورت حال ایک اعتبار سے مکمل مقابلہ کے مشابہ ہوتی ہے۔ دونوں حالتوں میں ایک شے کو پیدا کرنے والی فرمیں کثیر تعداد موجود ہوتی ہیں۔ لیکن ایک پہلو سے اجارہ دارانہ مقابلہ مکمل مقابلہ سے مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت تمام فرموں کی پیداوار ایک دوسرے کا مکمل نعم البدل نہیں ہوتی۔ بلکہ محض قریبی نعم البدل ہوتی ہے بلکہ مکمل مقابلہ کے تحت

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں ۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس اختیاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

تمام فرموں کی پیداوار ہر لحاظ سے ایک دوسرے کا مکمل نعم البدل ہوتی ہے۔مثال کے طور پر لپٹن ، بروک بانڈ اور اصفہانی چائے کی مختلف فرمیں پیدا کرتی ہیں چائے کی یہ تمام اقسام ایک دوسرے کا نعم البدل ہیں ہر فرم کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ گاہکوں کو یہ تاثر دے کہ اسکی چائے دوسری فرموں کی چائے سے مختلف اور بہتر ہے۔اس تاثر کو پیدا کرنے کے لئے ہر فرم اشتہار بازی کے ذرائع استعمال کرتی ہے۔اس سلسلے میں اخبارات ورسائل ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔دلکش دیدہ زیب پیکنگ اور علامتی نشانوں سے کام لیا جاتا ہے اور گاہکوں کو اس بات کا قائل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ہماری فرم کی پیداوار بہترین ہے اور دوسری تمام فرموں سے بہتر اور برتر ہے۔اسی عمل کو تفاوت پیداوار کہا جاتا ہے۔

اجارہ دارانہ مقابلہ: اجارہ دارانہ مقابلہ سے مراد منڈی کی وہ صورت حال ہے جس میں بہت سے آجر ایسی اشیاء پیدا کرتے ہیں جو ایک دوسرے کا قریبی نعم البدل تو ہوتی ہیں لیکن وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں مماثل نہیں ہوتیں۔

یعنی وہ ایک دوسرے کا مکمل نعم البدل نہیں ہوتیں۔ہم یہ کہتے ہیں کہ اجارہ دارانہ مقابلہ کی صورت میں منڈی میں بہت سے اجارہ دار ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں۔ان باہمی طور پر مقابلہ کرنے وال اجارہ داروں کی پیداوار نہ تو ہم جنس یعنی ایک دوسرے کا مکمل نعم البدل ہوتی ہے اور نہ ہی یہ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔''تفاوت پیداوار'' کے ذریعہ ان میں سے ہر اجارہ دار کی ایک مخصوص اور محفوظ مندیہ یعنی گاہکوں کا ایک حلقہ بن گیا ہوتا ہے۔

''تفاوت پیداوار'' کا مطلب وہ عمل ہے جس کے ذریعے ایک آجر اپنی پیداوار کو دوسرے قریبی نعم البدل اشیاء سے ممتاز کرتا ہے۔خواہ یہ امتیاز حقیقی ہو یا محض اشتہار بازی، پیکنگ، تجارتی علامات اور نشانات کے ذریعے سے پیدا کیا گیا ہو۔

اجارہ دارانہ مقابلہ میں عرصہ قلیل میں فرم کا توازن: چونکہ اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت کام کرنے والی فرم کو اپنی شے کے قریبی بدل تیار کرنے والی حریف فرموں کا جانب سے مقابلہ کا سامنا ہوتا ہے اس لیے اجارہ دارانہ مقابلہ میں کام کرنے والی فرم کو جس خط طلب کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ بہت لچکدار ہوتا ہے۔

اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت عرصہ قلیل میں فرم اس وقت توازن کی حالت میں ہوتی ہے جب اس کا منافع زیادہ سے زیادہ ہوتا ہے یا نقصان کم سے کم ہوتا ہے۔لہٰذا فرم اپنے منافع کو اس وقت زیادہ سے زیادہ کر سکتی ہے جب اس کی مختتم وصولی مختتم مصارف کے برابر ہو یعنی (MR =MC)۔اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت عرصہ قلیل میں فرم غیر معمولی منفع کما کر توازن حاصل کر سکتی ہے۔جیسا کہ درج ذیل ڈائیگرام سے ظاہر ہے۔

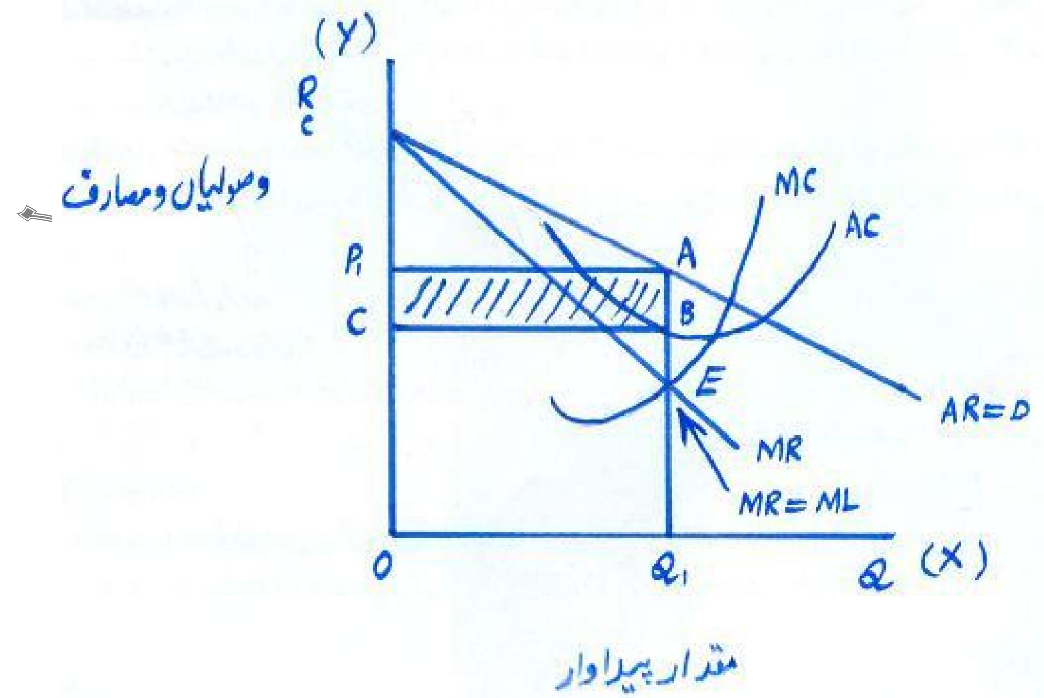

''اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت عرصہ قلیل میں فرم کے توازن کی گرافی وضاحت''

درج بالا ڈائیگرام کے مطابق اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت عرصہ قلیل میں فرم کو نقطہ E پر توازن نصیب ہوتا ہے جہاں مختتم وصولی مختتم مصارف کے برابر ہے۔ (MR =MC) اور مختتم مصارف کا خط مختتم وصولی کو نیچے سے قطع کرتا ہے۔OP1 توازنی قیمت ہے اور OQ1 توازنی مقدار ہے۔پس اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت کام کرنے والی فرم OP1 قیمت پر OQ1 مقدار پیدا کر کے فروخت کرے گی اور مستطیل CP1AB کے برابر غیر معمولی منافع کمائے گی۔جیسا کہ

فرم کی کل وصولی = OP1AQ1

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام ڈی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

فرم کے کل مصارف = OCBQ1

فرم کا کل یا غیر معمولی منافع CP1AB

چونکہ کل وصولی کل مصارف سے زیادہ ہے اس لیے اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت عرصہ قلیل میں فرم CP1AB کے برابر غیر معمولی منافع کماتی ہے۔

اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت فرم کا عرصہ طویل میں توازن: طویل عرصہ میں چونکہ نئ قریبی فرمیں صنعت میں داخل ہو سکتی ہیں اس لئے فرمیں مکمل مقابلہ کی طرح محض معمول کا منافع کما سکتی ہیں۔اگر فرمیں غیر معمولی منافع کما رہی ہوں تو نئی فرمیں میدانِ پیدائش میں آداخل ہوں گی جس کے نتیجے میں غیر معمولی منافع ختم ہو جائے گا۔اس کے برعکس اگر فرمیں طویل عرصہ تک نقصان برداشت کر رہی ہوں تو اس صورت میں کچھ فرمیں میدانِ پیدائش سے نقصان برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے نکل جائیں گی۔اس سے شے کی رسد کم ہو جائے گی اور نتیجتاً قیمت چڑھ جائے گی اور منافع بڑھ جائے گا۔اس لئے طویل عرصہ میں اجارہ دارانہ مقابلہ کے تحت ایک فرم صرف معمول کا منافع کما سکتی ہے۔

ڈائیگرام

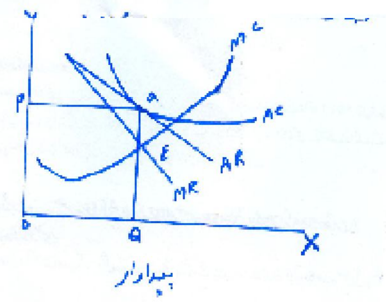

اس ڈائیگرام میں OQ توازنی پیداوار ہے کیونکہ اس مقام پر مختتم مصارف MC اور مختتم وصولی MR برابر ہیں۔اوسط مصارف (AC) Qa ہیں اور اوسط وصولی (AR) بھی aQ ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ کل مصارف (Tc) = کل وصولی (TR) یعنی دونوں کا کل رقبہ (OQaP) کے برابر ہے

سوال نمبر 13- (الف) تنظیم کی تعریف کیجیے۔نیز تنظیم کی اہمیت، آجر کے وظائف اور تنظیم کی قسموں پر ایک سیر حاصل بحث قلم بند کیجیے۔ (10)

جواب (الف) تنظیم کی تعریف: تنظیم چوتھا اہم عامل پیدائش ہے یہ دیگر تین عاملین یعنی زمین، محنت اور سرمایہ کو اکٹھا کرتا ہے اور انہیں پیدائش دولت کے فعل میں مصروف کرتا ہے تنظیم کا وجود ایک شخص یا چند اشخاص کی تنظیم کی صورت میں ہوتا ہے جو پیدائش کے عمل کو منظّم کرتے ہیں کاروباری حضرات مول لیتے ہیں اور نفع و نقصان کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں۔

تنظیم کی اہمیت: تنظیم کا وجود اگر ہو تو تمام عاملین پیدائش ایک جگہ جمع نہ کیئے جا سکیں۔یہ تنظیم ہی ہے جو معلوم کرتی ہے کہ کون سا عامل پیدائش کس جگہ اور کتنی مقدار میں موجود ہے اور اسے کس طرح اور کن شرائط پر حاصل کیا جاتا ہے تنظیم کا وجود اگر نہ ہوتا تو عاملین پیدائش جیسے قیمتی قومی ذرائع کسی نہ کسی جگہ بیکار پڑے رہتے ہیں اور ان کا استعمال کرنے والا کوئی نہ ہوتا، عاملین پیدائش کی دستیابی ان کا حصول ان کی تقسیم ان کا معاوضہ اور ان کے تنازعات کا فیصلہ جیسے اہم مسائل صرف تنظیم ہی کی بدولت سرانجام پاتے ہیں۔

تنظیم ہماری معیشت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔تنظیم کا اگر وجود نہ ہو تو تمام عاملین پیدائش ایک جگہ جمع نہ کیے جا سکیں۔یہ تنظیم ہی ہے جو معلوم کرتی ہے کہ کون سا عامل پیدائش کس جگہ اور کتنی مقدار میں موجود ہے۔اور اسے کس طرح اور کن شرائط پر حاصل کیا جاتا ہے۔تنظیم کا وجود اگر نہ ہوتا تو عاملین پیدائش جیسے قیمتی قومی ذرائع کسی نہ کسی جگہ بیکار پڑے رہتے اور ان کا استعمال کرنے والا کوئی نہ ہوتا۔عاملین پیدائش کی دستیابی، ان کا حصول، ان کی تقسیم، ان کا معاوضہ اور ان کے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

تنازعات کا فیصلہ جیسے اہم مسائل صرف تنظیم ہی کی بدولت سرانجام پاتے ہیں۔

تنظیم کی خواہ کتنی برائیاں ہوں، ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ موجودہ دور میں انقلاب برپا کرنے والا یہی عامل پیدائش ہے۔اس کی ذہنی صلاحیتوں کی بدولت یورپ میں صنعتی انقلاب برپا ہوا جو بعدازاں سائنسی انقلاب کا پیش رو ہوا اور آج یورپ نے سائنس وٹیکنالوجی کے میدان میں جس قدر ترقی حاصل کی ہے وہ تمام اس کے دم خم سے ہے۔ تنظیم کی بدولت ترقی یافتہ قوتوں نے دولت کی بھر مار کرلی ہے۔ان کے پاس سرمایہ کا جم غفیر ہے اور وہ دنیا کی جو چیز چاہتے ہیں پیدا کر لیتے ہیں۔جبکہ معاشی طور پر پسماندہ ممالک میں تنظیم کا فقدان ہونے کے سبب عاملین پیدائش کا صحیح استعمال نہیں ہو پاتا۔

کسی شے کو پیدا کرنے کے لیے چاروں عاملین پیدائش، زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ان چاروں عاملین پیدائش میں سے کسی ایک عامل کے نہ ہونے سے پیدائش کا کوئی بھی عمل مکمل نہیں ہوسکتا۔لہٰذا زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم ہی ایسے عاملین پیدائش ہیں کہ جن کی مشترکہ کوششوں سے مختلف اشیاء وخدمات پیدا ہوتی ہیں۔

کلاسیکی معیشت دان زمین اور محنت کے ہی حصے ہیں لہٰذا محنت اور زمین ہی بنیادی طور پر ضروری عاملین پیدائش میں شمار ہوتے تھے۔لیکن موجودہ دور میں اشیاء کو بڑے پیمانے پر تیار کیا جا رہا ہے اور نت نئی مشینری کی ایجادات ہو رہی ہیں۔جن سے پیدائش کا طریقہ کار بھی پیچیدہ ہو رہا ہے۔لہٰذا یہ کہنا مشکل ہے کہ کون سا عامل پیدائش زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور کون سا کم۔ کیونکہ تقریباً تمام عاملین پیدائش زیادہ تر یکساں اہمیت کے ساتھ پیدائش دولت میں حصہ لے رہے ہیں۔

تنظیم اور معاشی ترقی: تنظیم کی خواہ کتنی برائیاں ہوں۔ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ موجودہ دور میں انقلاب برپا کرنے والا یہی عامل پیدائش ہے اس کی ذہنی صلاحیتوں کی بدولت یورپ میں صنعتی انقلاب برپا ہوا جو بعدازاں سائنسی انقلاب کا پیش رو ہوا اور آج یورپ نے سائنس وٹیکنالوجی کے میدان میں جس قدر ترقی حاصل کی ہے وہ تمام اس کے دم خم سے ہے۔ تنظیم کی بدولت ترقی یافتہ قوتوں نے دولت کی بھر مار کرلی ہے ان کے پاس سرمایہ کا جمع غفیر ہے۔اور وہ دنیا کی جو چیز چاہتے ہیں پیدا کر لیتے ہیں جبکہ معاشی طور پر پس ماندہ ممالک میں تنظیم کا فقدان ہونے کے سبب عاملین پیدائش کا صحیح استعمال نہیں ہو پاتا۔

آجر کے وظائف: ایک آجر مندرجہ ذیل وظائف سرانجام دیتا ہے۔

(الف) وہ پیداواری عمل کا آغاز کرتا ہے۔ (ب) وہ دیگر عاملین پیداوار کرائے پر حاصل کرتا ہے۔ (ج) وہ عاملین پیداوار کا مثالی اشتراک حاصل کرتا ہے۔

(د) وہ پیداوار کے خطرات اور غیر یقینی حالات کا سامنا کرتا ہے۔ (ک) وہ نئی تکنیکیں برتتا اور نئے تجربات کا سامنا کرتا ہے۔

(ل) پیمانہ پیدائش کا تعین کرتے وقت وہ پیش آمدہ حالات کا تخمینہ لگاتا ہے۔ (م) وہ دیگر عاملین پیدائش میں ان کے معاوضے تقسیم کرتا ہے۔

تنظیم کی اقسام: تنظیم کی بہت سی اقسام ہیں۔یہ بے حد سادہ بھی ہوسکتی ہیں جیسے واحد آجر اور بے حد پیچیدہ بھی، جیسے مشترکہ سرمایہ کی کمپنی تنظیم کی بڑی بڑی قسمیں درج ذیل ہیں:

(الف) واحد آجر: یہ تنظیم کی سب سے بڑی سب سے بنیادی اور سادہ قسم ہے۔یہ چھوٹے پیمانے کی پیداوار کے لیے موزوں ہے جہاں معمولی سرمایہ درکار ہوتا ہے۔آجر سرمایہ خود بھی لگا سکتے ہیں اور ادھار بھی لے سکتے ہیں۔کنٹرول اور نگرانی کے نقطہ نظر سے اس قسم کی تنظیم بڑی موثر ہوتی ہے۔اس میں ایک ہی فرد ذمے دار ہوتا ہے۔جو لاگتیں کم کرنے اور پیداوار کے متعلق فیصلہ کرنے میں پوری دلچسپی لیتا ہے۔اس نوع کی تنظیم میں جعل سازیوں اور بدعنوانیوں کا امکان کم سے کم ہوتا ہے۔لیکن اس قسم کی تنظیم بعض حدود کی پابند بھی ہوتی ہے۔اس میں ترقی یافتہ تکنیکیں نافذ نہیں کی جاسکتیں۔اس کے علاوہ ایک فرد کے لیے یہ مشکل ہوتا ہے کہ وہ پیداوار کے ہر پہلو پر نظر رکھے۔اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ واحد آجر بڑی بڑی کمپنیوں سے مقابلہ نہیں کر پاتا۔

شراکت: ابھی ہم نے واحد آجر کی حدود بیان کیں ان حدود پر قابو پانے کے لیے ایک نئی قسم کی تنظیم وجود میں آئی جس کو شراکت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔شراکت ایک ایسی تنظیم ہوتی ہے جس میں زیادہ سے زیادہ سات افراد پیداوار کے نفع یا نقصان میں شریک ہوسکتے ہیں۔تمام شرکاء کاروباری خطرہ قبول کرتے ہیں اور اپنے اپنے حصے کے سرمائے کی نسبت سے منافع کماتے ہیں۔یہ ضروری ہے کہ تمام شرکاء روزمرہ کاروبار میں حصہ لیں جو شرکاء ذاتی طور پر کاروبار کی نگرانی نہیں کرتے بلکہ سرمایہ کاری میں حصہ لیتے اور نفع نقصان میں ساجھے ہوتے ہیں وہ غیر حصہ دار کہلاتے ہیں۔

مشترکہ سرمائے کی کمپنی: واحد آجر اور شراکت دونوں کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ جدید معاشروں کی مانگ پوری کرسکیں کیونکہ بڑے پیمانہ پر پیداوار کے لیے وسیع مالی ذرائع درکار ہوتے ہیں۔چنانچہ واحد آجر اور شراکت کی خامیوں کو دور کرنے اور کمیوں کو پورا کرنے کے لیے مشترکہ سرمائے کی کمپنیاں وجود میں آئیں۔

مشترکہ سرمائے کی کمپنیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔پرائیویٹ محدود کمپنی اور پبلک محدود کمپنی۔ایک پرائیویٹ محدود کمپنی میں کم سے کم دو یا اس سے زیادہ کسی بھی تعداد میں افراد شریک ہوسکتے ہیں۔یہ کمپنیاں کمپنی ایکٹ مجریہ (1913) ء کے مطابق قائم کی جاتی ہیں اور وہ اپنا سرمایہ حصص یا تمسکات کے ذریعے جمع کرتی ہیں۔ان کمپنیوں کے امور کی نگرانی ڈائریکٹروں کے ایک بورڈ کے سپرد ہوتی ہے۔ایسی کمپنی بڑے پیمانے پر اشیاء تیار کرسکتی ہے۔اس کو پیمانہ پیداوار کی جملہ کفائتیں ،کیا اندرونی کیا بیرونی حاصل ہوتی ہیں۔اور اس کے ذمہ داری محدود ہوتی ہے۔اس کو یہ ریسرچ سٹاک ایکسچینج مارکیٹ اور ورکشاپ کی سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔ تاہم اس کے بعض نقصانات بھی ہیں ان میں غیر معمولی توسیع کے بڑے مواقع ہوتے ہیں اس کے باوجود یہ کمپنیاں بڑے پیمانے پر پیداوار کے سلسلے میں نمایاں خدمات بجالا رہی ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سوال نمبر 14- مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیے۔ (5+5+5+5)

(الف) ہمزادمساواتیں (ب) عاملین پیدائش (ج) منافع (د) ہندسی اوسط (Geometric Mean)

جواب:

(الف) ہمزادمساواتیں: بعض اوقات ہمارے پاس دو یا دو سے یادہ مساوات جن میں دو باری دو سے زیادہ مجہول (Unknown) ہوتے ہیں اور ہمیں ایسی قدروں کا مجموعہ معلوم کرنا ہوتا ہے جوان مجہول مقداروں کو بیک وقت (ہمزاد) تمام مساواتوں کو مطمئن کرنے کے قابل بنائے ایسی مساوات ہمزاد مساوات کہلاتی ہے۔

(i) ایک مجہول مقدار والی ہمزادمساواتیں: ان مساواتوں کا معاشی نظریہ میں وہاں واسطہ پڑتا ہے جہاں کسی شے کی مقدار کا توازن نکالنا مقصود ہو جو دی گئی منڈی میں بک جائے جہاں منڈی کی رسد اور طلب کے خطوط آپس میں آملیں۔ یا مزید سادہ طریقہ سے اگر ہمارے پاس کسی شے کی طلب کی مساوات ہے جیسے چینی اور ہمارے پاس کی رسد اور طلب کی ہمزادمساواتوں کو حل کر کے قیمت اور مقدار (جہاں مقدار مطلوبہ مقدار رسد کے برابر ہو جاتی ہے) کا توازن نکال سکتے ہیں۔ فرض کریں کہ کسی منڈی (A) مین چینی کی طلب کی مساوات یہ ہے۔ (i) --- 3X- 7 =P اور یہ بھی فرض کریں کہ اس منڈی (A) میں چینی کی رسد کی مساوات یوں ہے۔ (ii) 2+2x =P یہاں P قیمت کیلئے اور X مقدار کیلئے لیا گا ی ہے اوراب ہمیں قیمت اور مقدار کا توازن نکالنا ہے۔ یعنی وہ قیمت اور مقدار جہاں لین دین ہوتا ہے۔ مساوات (i) اور (ii) کو برابر کرنے سے یہ نتیجہ نکلا

$$7-3x=2+2x$$
$$-3x-2x=2-7$$
$$-5x=-5$$
$$x=\frac{-5}{-5}=1$$

کسی بھی ایک مساوات میں X کی اخذ شدہ قدر درج کرنے سے ہم قیمت کا مندرجہ ذیل حساب لگا سکتے ہیں۔

P=7-3x

P=7-3 (1)

P=7-3

P=4

پس اس لیے

P	4
X	1

توازن کی قیمت 4 اور توازن کی مقدار 1 ہے۔

(ii) دو مجہول مقداروں والی ہمزادمساوات: مثلاً مندرجہ ذیل قسم کا مواد ہے۔

3 کلو مکھن اور 2 کلو چینی کی قیمت = 40 روپے

3 کلو مکھن اور 4 کلو چینی کی قیمت = 30 روپے

ہمیں مکھن اور چینی کی قیمت فی کلو کے حساب سے نکالنا ہے۔ اسے ہم X کو بطور ایک کلو چینی اور y کو بطور ایک کلو مکھن تصور کریں ہم بیک وقت ان مساوات کوئی طریقوں سے حل کر سکتے ہیں۔

ا۔ طریقہ تبادلہ (Substitution Method) ۲۔ اسقاط کا طریقہ (Elimination Method)

ب۔ عاملین پیدائش: عاملین پیدائش درج ذیل ہیں۔

(i)۔ زمین (ii)۔ محنت (iii)۔ سرمایہ (iv)۔ تنظیم

(i)۔ زمین: زمین بنیادی عامل ہے عام معنوں میں زمین سے مٹی ہی مراد لی جاتی ہے۔ تاہم معاشیات میں زمین مخصوص معنی رکھتی ہے یعنی زمین کی سطح اوپر سے نیچے موجود جملہ قدرتی وسائل جو قدرت نے اسکو عطا کیئے ہیں۔ گویا مٹی، معدنیات، جنگلات، دریا، سمندر، پہاڑ، مچھلی، گائیں، دھوپ، ہوا، آبی ذرائع، جغرافیائی مقامات سب زمین ہیں۔

(ii)۔ محنت: پروفیسر مارشل کے الفاظ میں ''کوئی بھی ذہنی یا جسمانی دیافت جو جزوی یا کلی طور پر کسی کام سے براہ راست حاصل ہونے والی مسرت کے سوا کسی منفعت کی غرض سے کی جائے محنت ہے''۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

محنت ان معنوں میں دیگر عاملین پیداوار سے مختلف ہے کہ یہ عاملین پیدائش کے ایجنٹ یا کارندے ہوتے ہیں۔جبکہ محنت پیداوار کا ذریعہ بھی ہے اور پیداوار سے استفادہ بھی کرتی ہے۔

(iii)۔ سرمایہ: ''انسان کی تیار کردہ ذرائع پیداوار'' اس کی تعریف کی رو سے زمین سرمائے کے دائرہ میں نہیں آتی جس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کسی کی تیار کردہ نہیں ہے بلکہ قدرت کا عطیہ ہے کسی شے کو اسی صورت میں سرمایہ سمجھا جائے گا جب اس میں ذیل خصوصیات ہوں۔

(الف)۔ یہ شے انسان کی بنائی ہوئی۔ (ب)۔ اس کے ذریعے مزید پیداوار ہوسکتی ہے۔

(ج)۔ ایک شے جو انسان کی تیار کردہ ہے لیکن مزید پیداوار کے کام نہیں آتی ایجاد ہوسکتی ہے سرمایہ نہیں۔

(iv)۔ تنظیم: تنظیم جسکو آجرانہ صلاحیت بھی کہتے ہیں ایک اہم عامل پیدائش ہے کیا کچھ پیدا کیا جائے۔کہاں اور کیونکہ پیدا کیا جائے یہ سوالات کسی بھی پیداواری تنظیم سے وسیع تجربہ اور سمجھ بوجھ مانگتے ہیں۔ایک آجر وہ ہوتا ہے جو پیداواری عمل میں خطرہ مول لیتا ہے اور ذمہ داریاں لے کر دولت پیدا کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔

(ج): منافع اور سود: تنظیم ایک ایسا عامل ہے جو کسی کاروبار کی تنظیم کرتا ہے فیصلے کرتا ہے اور خطرہ مول لیتا ہے۔یہ واحد عامل پیداوار ہے جو زیادہ سے زیادہ منافع کے حصول کے لیئے دیگر عاملین پیداوار کو یکجا کر کے معاوضے ادا کر چکنے کے بعد آجر کے پاس رہ جاتی ہے۔معاشیات میں منافع اس صلے کو کہتے ہیں۔جو کاروبار میں قطعی فیصلہ کرے غیر یقینی حالات کا سامنا کرنے کے سلسلے میں آجرانہ وظائف پر ملتا ہے۔

خام منافع: سرمائے پر سود بعض اوقات ناظم اپنے کاروبار میں اپنا نجی سرمایہ بھی لگا دیتے ہیں۔اس سرمائے سے حاصل ہونے والا سود خام منافع کا حصہ ہوتا ہے۔زمین کا لگان اور اجرت اپنے نجی سرمائے کے علاوہ ممکن ہے کہ آجر کاروبار کے لیئے اپنی زمین استعمال کرے اور خود بھی محنت کرے جیسا کہ واحد آجر عموماً کرتے ہیں۔اس صورت میں آجر اپنی زمین اور اپنی محنت کا معاوضہ بھی پاتے ہیں۔اور یہ معاوضے خام منافع میں داخل ہوتے ہیں۔

خالص منافع: خالص منافع کی اصلاح کی وضاحت ذرا مشکل کا ہے۔سا کے معنی مضمر بھی ہیں۔اور مربع بھی خالص منافع کی تعریف یہ ہے کہ ''یہ وہ رقم ہے جو آجر کو کسی پیداواری نظام میں طلب کی پیش بینی سے کاروباری خطرہ مول لینے کے باعث حاصل ہوتی ہے۔''ایک معیشت دان نے خالص منافع کے ذکر میں لکھا ہے کہ ''یہ ایک ایسی ادائیگی جو خطرہ مول لینے کا صلہ ہے''۔

سود کا مفہوم: پیدائش دولت کے چار عاملین پیدائش کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ان میں سے ایک عامل سرمایہ ہے جس کے استعمال کا معاوضہ سود ہے۔سرمایہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

ا۔حقیقی سرمایہ: جیسے مشینیں،خال مال وغیرہ

۲۔زری سرمایہ: جیسے بنک کے قرضے یا کاروبار میں گردش کرنے والا روپیہ پیسہ سود صرف زری سرمایہ کی خدمات کے معاوضہ کا نام ہے کیونکہ یہ سرمایہ نہ صرف اشیاء سرمایہ بلکہ اشیاء صرف پر بھی خرچ کیا جاتا ہے۔قرض پر لی ہوئی رقوم سے اکثر لوگ ،اشیاء ،سرمایہ بلکہ اشیاء سرمایہ یعنی مشینیں، خام مال اور عمارات وغیرہ خرید لیتے ہیں ،جب کہ بعض لوگ بنک یا ساہوکار سے قرض لے کر اپنی صرفی ضروریات پوری کرتے ہیں۔مثال کے طور پر وہ گھریلو استعمال کے لیے فوج، ٹی وی ،ریڈیو وغیرہ خرید لیتے ہیں یا پھر شادی بیاہ کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں لہٰذا سود کی تعریف ان الفاظ میں کی جاسکتی ہے:۔

''سود سے مراد وہ معاوضہ ہے جو زری سرمایہ کی خدمات کے عوض ادا کیا جاتا ہے خواہ اس سے اشیاء سرمایہ حاصل کی جائے یا اشیائے صرف''۔

کسی ملک کی معاشی ترقی میں سرمایہ نہایت اہم خدمات سرانجام دیتا ہے کیونکہ قومی آمدنی کو بڑھانے کے لیے حقیقی سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے،جس کے لیے زری سرمایہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔اس لیے ملکی نقطہ نظر سے سرمائے کے معاوضے،یعنی سود کی تعریف ان الفاظ میں ہوسکتی ہے:

''سود قومی آمدنی کا وہ حصہ ہے جو سال بھر کے دوران استعمال ہونے والے زری سرمایہ کی خدمات کے عوض ادا کیا جاتا ہے''۔

سود کی دو قسمیں ہیں: الف۔خالص سود ب۔خام سود

خالص سود: خالص یا معاشی سود سے مراد معاوضے کی وہ رقم ہے جو ایک مقروض کسی قرض دہندہ کو اس کے زری سرمایے کے استعمال کے بدلے میں ادا کرتا ہو،بشرطیکہ قرض دہندہ کو کسی قسم کے نقصان کا خدشہ نہ ہو اور نہ ہی قرض کا حساب کتاب رکھنے کے لیے اسے کوئی مزید خرچ برداشت کرنا پڑتا ہو۔

خام سود: اس سے مراد وہ کل رقم ہے جو ایک مقروض کسی قرض دہندہ کو ادا کرتا ہے اس میں سرمائے کے استعمال کے معاوضے کے علاوہ قرض دہندہ کی طرف سے خطرات مول لینے،تکالیف برداشت کرنے اور قرضوں کا حساب کتاب رکھنے کے معاوضے بھی شامل ہوتے ہیں لہٰذا خام سود مندرجہ ذیل عناصر پر مشتمل ہوتا ہے۔

الف۔خالص سود: اس سے مراد وہ کل رقم ہے جو ایک مقروض کسی قرض دہندہ کو ادا کرتا ہے اس میں سرمائے کے استعمال کے معاوضے کے علاوہ قرض دہندہ کو کسی قسم کے خطرات سے دوچار نہیں ہونا پڑتا اور نہ ہی کوئی مزید اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

ب۔خطرات کا معاوضہ: اپنا سرمایہ کسی دوسرے شخص کے حوالے کر کے ایک قرض دہندہ کو مختلف قسم کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اسے اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ شاید قرض پر دی ہوئی رقم واپس ہی نہ ملے،خاص طور پر منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کی ضمانت کے بغیر دیئے ہوئے قرض کی واپسی تو ہمیشہ مشکوک

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے،آئی کام ،بی اے،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی کی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

نظر آتی ہے۔اس طرح قرض دہندہ کے سر پر دو طرح کے خطرات منڈلاتے رہتے ہیں۔

الف۔شخصی خطرہ: یعنی مقروض بدنیت ہوجائے اور قرض واپس نہ کرے۔

ب۔کاروباری خطرہ: یعنی مقروض کو کاروبار میں نقصان ہوجائے اور وہ قرض واپس کرنے سے انکار کردے۔اس طرح کے متوقع خطرات کی پیش بندی کرتے ہوئے قرض دہندہ مقروض سے خالص سود کے علاوہ کچھ زائد رقم بھی وصول کرتا ہے جسے خطرات کا معاوضہ سمجھا جاتا ہے لہٰذا یہ رقم خام سود میں شامل ہوجاتی ہے۔

ج۔تکالیف کا معاوضہ: قرض کی رقم واپس لینے کے لیے قرض دہندہ کو کچھ تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں مثلاً اسے بار بار مقروض کے گھر جانا پڑتا ہے اور اس سلسلہ میں آمدورفت کے اخراجات کا برداشت کرنے پڑتے ہیں ،بعض اوقات اسے قرض کی واپسی کے لیے عدالت سے رجوع بھی کرنا پڑتا ہے جس سے اس کے اخراجات میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے لہٰذا ان متوقع تکالیف اور ان پر اٹھنے والے اخراجات کی پیش بندی کرتے ہوئے قرض دہندہ خالص سود کے علاوہ کچھ زائد معاوضہ بھی وصول کرتا ہے جو خام سود کا جزو بن جاتا ہے۔

د۔انتظامی امور کا معاوضہ: ایک قرض دہندہ کو قرض پر دی ہوئی رقم کا حساب کتاب کو رکھنا پڑتا ہے۔اس سلسلے میں اسے قسطوں کی وصولی کرنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ان تمام انتظامی امور کے لیے اسے تنخواہ دار ملازموں کی خدمات حاصل کرنا پڑتی ہیں جیسے آج کل قرضوں کا لین دین کرنے کے لیے ایک بینک میں بہت سے ملازم رکھے جاتے ہیں اور اس کام کے لیے انہیں بھاری تنخواہیں دی جاتی ہیں چنانچہ انتظامی امور پر اٹھنے والے اخراجات کو پورا ہونے کے لیے ایک قرض دہندہ مقروض سے خالص سود کے علاوہ انتظامی امور کا معاوضہ بھی وصول کرتا ہے جو خام سود میں شامل ہوجاتا ہے۔

(د): ہندسی اوسط (Geometric Mean): ہندسی اوسط (G) n شقوں کے حاصل ضرب کا nth جذر ہوتا ہے۔

مثال نمبر1: 1,4 قدروں کا ہندسی اوسط:

$$=2\sqrt{1\times4}$$
$$2\sqrt{4}=2$$

مثال نمبر2: 2,4,8 قدروں کا ہندسی اوسط:

$$2\sqrt{2\times4\times8}$$
$$2\sqrt{64}=4$$

چونکہ جذر المربع اعلیٰ تر جذر کو نکالنا مشکل ہے تو ہندسی اوسط کو عموماً لوگارتھم کے ذریعے نکالا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

$$\log G=\frac{1}{n}(\log x_1+\log x_2..........\log x_n$$

$$\log x_1\ \frac{1}{n}=\qquad \text{وغیرہ وغیرہ}$$

(جہاں $x_1, x_2, ...x_n$ ایسی قدریں ہیں جن کا ہندسی عدد نکالنا مقصود ہوتا ہے۔

موسیقی اوسط (Harmonic Mean): n قدروں $(x_1, x_2 ....x_n)$ کے سیٹ کے موسیقی اوسط (H) سے مراد قدروں کے متکافیوں کے حسابی اوسط کے متکافی ہوتا ہے۔گروہ بند مواد کے ہندسی اور موسیقی اوسط کو شماریاتی فارمولا کے ذریعے بھی نکالا جاسکتا ہے۔

$$H=\frac{1}{\frac{1}{x_1}+\frac{1}{x_2}+\frac{1}{x_n}}=\frac{n}{\frac{1}{x_1}+\frac{1}{x_2}.....\frac{1}{x_n}}$$

$$=\sum\frac{n}{\frac{1}{x_1}}$$

سوال نمبر15: قومی آمدنی کی حساب بندی سے کیا مراد ہے؟ نیز قومی آمدنی کی پیائش کے لیے پیداوار، اخراجات، اور عاملین پیدائش کی آمدنی کے طریقوں کی وضاحت کیجیے۔

جواب: قومی آمدنی کی حساب بندی: کسی معیشت میں ایک سال کے دوران پیدا ہونے والی اشیاء وخدمات کی زری قدر قومی آمدنی کہلاتی ہے۔عام معنوں میں قومی آمدنی کسی معیشت کی اشیاء وخدمات کے مجموعی سالانہ بہاؤ کو کہتے ہیں۔اس کو قومی پیداوار National Product یا خالص قومی پیداوار NNP بھی کہتے ہیں۔کوئی معاشرہ اپنے وسائل کو استعمال کرکے جو کچھ بھی پیدا کرتا ہے قومی پیداوار اور اس کی زری مالیت کے برابر ہوتی ہے۔قومی آمدنی ایک بہاؤ سے اشیاء اور خدمات ایک تسلسل کے ساتھ پیدا کی جارہی ہیں۔اور بیشتر ساتھ ہی ساتھ صرف کی جارہی ہیں۔قومی آمدنی تیار شدہ اشیاء کی مالیت کا دوسرا نام ہے یعنی اس مالیت کا نام ہے جو پیداوار عمل کے دوران ہونیوالے خام مال اور نیم خام اشیاء Intermediate Goal کی گنجائش رکھنے کے بعد بنتی ہیں۔

ایک ملک میں سال بھر میں پیدا ہونے والی تمام اشیاء وخدمات کی مالیت 525 ملین روپے ہے جبکہ اس ملک کے تمام لوگوں کی سال بھر کی آمدنی بھی 525 ملین روپے ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ عاملین پیدائش کی حیثیت سے ایک ملک کے لوگ ایک سال کے دوران جتنی مالیت کی اشیاء وخدمات پیدا کرتے ہیں اور اسے وہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی کی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اپنے ہی پیدا کردہ اشیاء وخدمات پر خرچ کر دیتے ہیں یعنی ایک ملک کے لوگ بحیثیت مجموعی پیدا کار Producers بھی ہوتے ہیں اور صارفین Consumer بھی لہٰذا ملکی معیشت کو دو شعبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
فرمز (Firms): جہاں اشیاء وخدمات پیدا ہوتی ہیں اور گھرانے House holds جہاں اشیاء وخدمات صرف ہوتی ہیں۔

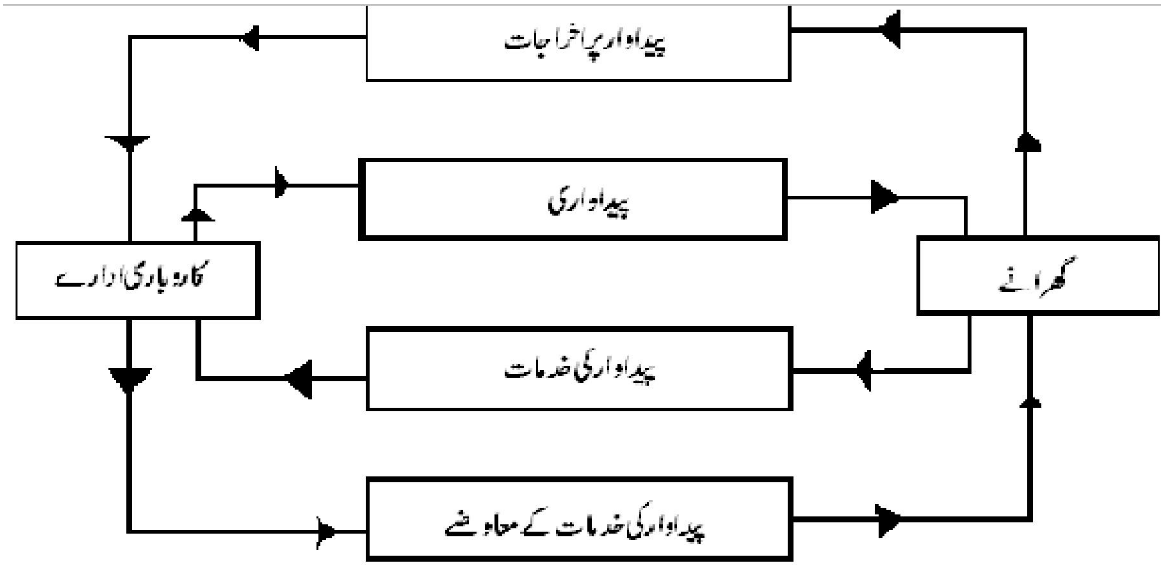

قومی آمدنی کے مختلف تصورات:

خام قومی پیداوار (GNP): خام قومی پیداوار تمام تر قطعی شکل میں تیار ان اشیاء اور خدمات کی مروجہ بازاری قیمت کے لحاظ سے کل مالیت ہے۔ جو کہ کوئی قومی معیشت پیدا کرتی ہے۔ جب کہ اس میں سے شکست وریخت کے اخراجات (Depreciation Charges) اور اشیائے سرمایہ کے کاروباری اور اداراتی (Institutional) صرف (Consumption) کے لئے دیگر الاؤنس ابھی واضح نہ کئے گئے ہوں۔ عموماً خام قومی پیداوار درج ذیل پر مشتمل ہوتی ہے۔

(الف) ذاتی صرفی اخراجات (ب) خام ملکی سرمایہ کاری

(ج) خالص غیر ملکی سرمایہ کاری یعنی کسی قوم کو غیر ملکی تجارت وغیرہ سے حاصل ہونے والی زائد EXCESS آمدنی

(د) اشیاء اور خدمات کی سرکاری خریداری۔ ماسوائے انتقالی ادائیگیاں جن کا تعلق آمدنی یا پیداواری نہ ہو۔ خام قومی آمدنی (GNP) معیشت کی تمام تر صنعتوں اور سرگرمیوں کی جمع کردہ مالیتوں (Values added) کا مجموعہ ہے۔ یہ صرف اور صرف سرمایہ کاری کے لئے پیدا شدہ تمام تر اشیاء اور خدمات کا مجموعہ ہے۔ اور اس طرح یہ کسی قوم کے پیداواری عمل کے دوران میں عامل کو حاصل ہونے والی آمدنیوں کا مجموعہ ہے۔

خام ملکی پیداوار (GDP): قومی حساب بندی کے نظام میں پیدائش کا تصور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ پیدائش وہ عمل ہے جس میں محنت، قدرتی وسائل سرمایہ کے جمع شدہ اثاثے اور علم کے استعمال سے قابل قدر اشیاء اور خدمات مہیا کی جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے خام ملکی پیداوار کسی معیشت کی خام پیداوار سے اخذ کی جاتی ہے۔ یعنی اشیاء وخدمات کی مجموعی مقدار سے جو ایک مخصوص عرصے میں پیدا کی جاتی ہے۔ اشیاء اور خدمات کی مختلف ومتعدد انواع واقسام کو ان کی زرعی مالیت جو منڈی میں مقرر ہوتی ہے۔ میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

(الف) خام ملکی پیداوار بازاری قیمت کے لحاظ سے: کل خام مال پیداوار کی بازاری قیمت سے تمام درمیانی اشیاء اور خدمات خواہ وہ اندرون ملک پیدا کی گئی ہوں۔ اور جو عمل پیدائش کے دوران میں استعمال کی گئی ہوں گئی۔ مالیت مہیا کر دینے سے ہمیں بازاری قیمت پر خام ملکی پیداوار معلوم ہو جاتی ہے۔

(ب) خام ملکی پیداوار عاملین پیدائش کے مصارف کے لحاظ سے: عاملین پیدائش کی وصول کردہ خام آمدنی بھی خام ملکی پیداوار کو معلوم کرنے کے پیمانہ ہے۔ جب اس طریقے سے خام ملکی پیداوار کا اندازہ لگایا جائے تو اسے عاملین پیدائش کے مصارف کے لحاظ سے خام ملکی پیداوار (Gross Domestic Product Factor Cost) کہا جاتا ہے۔ اس میں اور بازاری قیمت کے لحاظ سے خام ملکی پیداوار عاملین پیدائش کے مصارف کے لحاظ سے خام ملکی پیداوار جمع بالواسطہ محصولات اور صنعتی اعانے کے برابر ہوتی ہے۔ اسے مندرجہ ذیل مساوات کے ذریعہ ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

بازاری قیمت کے لحاظ خام ملکی پیداوار = عاملین پیدائش کے لحاظ سے خام ملکی پیداوار + بالواسطہ محصولات اعانے

(ج) خام ملکی پیداوار کی مماثلت: بازاری قیمت کے لحاظ سے خام ملکی پیداوار صرف اخراجات نجی وسرکاری خام قائم سرمایہ کی تشکیل اور اشیاء وخدمات کی خالص برآمد کے مجموعہ کے برابر ہوتی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے آرڈر کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

(د) خام ملکی پیداوار:۔(GDP) اور خالص ملکی پیداوار کا (NDP) کا خام ملکی پیداوار (GNP) اور خالص قومی پیداوار (NNP) سے تعلق خام ملکی پیداوار اور خالص ملکی پیداوار (NDP) خام قومی پیداوار (GNP) اور خالص قومی پیداوار (NNP) سے اس لحاظ سے مختلف ہیں۔ کہ اول الذکر میں بیرونی ممالک سے حاصلہ ہونی والی عاملین پیدائش کی خالص آمدنیاں شامل نہیں ہوتیں جبکہ مواخر الذکر میں بر آمدنیاں شامل ہوتی ہیں۔

خام ملکی پیداوار کی پیداوار کے طریقے: بنیادی طور پر خام ملکی پیداوار کسی معیشت کی اشیاء اور خدمات کی پیداوار کی مکمل مالیت کی پیمائش کرتی ہے۔ پیداوار کی اس مالیت کو اس خرچ کے ذریعے بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ جو اسے خریدنے پر کیا جاتا ہے۔ اور اس خرچ سے بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ جو اسے پیدا کرنے پر برداشت کرنا پڑتا ہے۔

(الف) پیداوار اور اخراجات کا طریقہ:۔ جب خام قومی پیداوار کا اندازہ پیداوار کی مالیت یا اس پیداوار پر کئے جانے والے خرچ کی مالیت کی پیمائش کرنے سے کیا جاتا ہے۔ تو اس وقت ہم خام قومی پیداوار کا تعین پیداوار اخراجات کا طریقہ استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔

(ب) عاملین کی آمدنی کا طریقہ:۔ جب قومی آمدنی کا تخمینہ اشیاء وخدمات کو پیدا کرنے کے صلے میں عاملین پیدائش کو حاصل کرنے والی آمدنیوں کی مالیت سے لگایا جائے۔ تو اسے پیداوار اور عاملین کی آمدنی کا طریقہ کہا جاتا ہے۔ جسے سادہ الفاظ میں عاملین کی آمدنی کے طریقہ کا نام دیا جاتا ہے۔

اشیاء اور خدمات جو شمار ہونے سے رہ جاتی ہیں: عمومی انداز میں آمدنی کا تعین کرنے کے سلسلے میں بعض خام مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

(الف) غیر زری معاملت:۔ یعنی وہ معاملات جو کسی منڈی میں وقوع پذیر نہیں ہوتی۔ ان کا شمار نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ یہ امر واقع ہے کہ اس قسم کے معاملات کا بالواسطہ اور بلاواسطہ طور پر پیدائش اور صرف سرگرمیوں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر شامل ہیں۔

i۔ خواتین خانہ وار افراد کنبہ کی طرف سے انجام دی گئی خدمات ii۔ گھریلو صرف کے لئے رکھی گئی زرعی پیداوار

iii۔ زرعی پیداوار کا وہ حصہ جو مداخل کے طور پر استعمال کرنے کے لئے رکھ لیا گیا ہو۔ مثلاً بیج، کھاد وغیرہ

(ب) ثانیاً حکومت کے صرفی اخراجات اور سرمایہ کاری:۔ اخراجات کے درمیان حد فاصل قائم کرنے کا کوئی مستقل طریقہ اور واضح پیمانہ موجود ہو۔

(ج) ثالثاً سرمایہ کاری کی فرسودگی کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا:۔ اور اس کی پیمائش کرنا بہت مشکل ہے۔ حالانکہ سرمایہ کاری کے اخراجات کے صحیح اعداد وشمار حاصل کرنے کے لئے اس کا جاننا ضروری ہے۔

قومی آمدنی کی پیائش کے طریقے

پیداوار۔ اخراجات کا طریقہ: جب ہم پیداوار کی مجموعی مالیت معلوم کرنے کے لیے پیداوار۔ اخراجات کا طریقہ اختیار کرتے ہیں تو ہم قومی پیداوار کو خریدنے کے لئے درکار اخراجات کا تخمینہ لگاتے ہیں۔ تمام پیداوار عوام الناس کو فروخت کردی جاتی ہے اس لئے رواں پیداشدہ اشیاء وخدمات پر عملاً برداشت کئے گئے اخراجات کی پیمائش کر کے ہم کل قومی پیداوار معلوم کر سکتے ہیں۔

پیچیدہ معیشتوں میں عوام الناس کے علاوہ بہت سے دوسرے گروہ بھی قومی پیداوار کو کچھ حصہ خریدتے ہیں اور کچھ حصہ کو کاروباری ادارے مستقبل میں فروخت کرنے کی خاطر دانستہ روک لیتے ہیں۔ ایسی معیشتوں میں براہ راست تمام کاروباری اداروں کی پیداوار کی مالیت راست پیداوار کیے گئے اخراجات کو شمار کرنے کے مقابلے میں نسبتاً آسانی سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ فرداً فرداً ہر فرم کی پیداوار سے معیشت کی کل پیداوار معلوم کرنے کے طریق کار میں کئی مسائل اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں اس سلسلے میں بعض اشیاء وخدمات کی قدروں کو متعدد بار شمار کرنے کا مسئلہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

الف۔ آمدنی کی حساب بندی میں جمع کردہ مالیت کا مسئلہ: اشیاء وخدمات کی قدروں کو دوبارہ متعدد بار شمار کرنے کی غلطی سے بچنے کے لئے قومی آمدنی کی شمار بندی کرنے والے جمع کردہ مالیت سے مراد اس کی پیداوار کی مالیت منفی مداخل (جو یہ دوسری فرموں سے حاصل کرتی ہے) کی مالیت ہے۔ کل معاشیات میں ایک فرم کی پیداوار کو اس کی جمع کردہ مالیت قرار دیا جاتا ہے۔ اس لیے تمام فرموں کی جمع کردہ مالیت کا مجموعہ معیشت میں پیدا کردہ اشیاء وخدمات کی مالیت کے برابر ہونا چاہیے۔

ب۔ جمع کردہ مالیت کا تصور صاف طور پر درمیانی اور تکمیل شدہ اشیاء کے باہمی فرق کو واضح کردیتا ہے: درمیانی اشیاء سے مراد وہ تمام اشیاء خدمات ہیں جو اگلے مرحلہ کی پیداوار کے لیے بطور مداخل کے استعمال کی جاتی ہے۔ تکمیل شدہ اشیاء سے مراد وہ پیداوار ہے جو اشیاء وخدمات کی مالیت کو ایک سے زائد بار شمار کرنے سے بالکل مبرا ہو سادہ معیشت میں تمام تکمیل شدہ اشیاء فرمیں یعنی کاروباری ادارے سے پیدا کرتے ہیں اور انہیں عوام الناس کے ہاتھ صرف کے لیے فروخت کردیتے ہیں۔

2۔ عاملین پیدائش کی آمدنی کا طریقہ: قومی آمدنی کا اندازہ عمل پیدائش میں بطور مداخل کے استعمال کیے جانے والے عاملین پیدائش کی قدرو قیمت یعنی انہیں حاصل ہونے والی آمدنیوں پر مبنی ہے۔ عام طور پر اسے عاملین پیدائش کی آمدنی کا طریقہ کہا جاتا ہے۔

الف۔ لگان زمین کی خدمات کا معاوضہ ب۔ اجرت محنت کی خدمات کا معاوضہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ج۔ سود د۔ منافع

یہ دونوں سرمایہ کی خدمات کے معاوضے ہیں۔اشیائے سرمایہ کو حاصل کرنے کے لیے ایک فرم کو زر درکار رہتا ہے۔یہ زر وہ افراد مہیا کرتے ہیں جو فرم کو قرضہ دیتے ہیں یا جو اپنے زر کے ذریعہ فرم کے حقوق ملکیت میں حصہ دار بن کر کاروباری نقصان کا خطرہ مول لینے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔سود ان لوگوں کی کمائی ہے جو فرم کو قرضہ دیتے ہیں اور منافع ان لوگوں کی آمدنی ہے جو فرم کے مالک ہوتے ہیں۔

قومی آمدنی کی پیائش کے دونوں طریقوں کا باہمی تعلق: ایک مخصوص عرصہ میں جو اشیاء وخدمات پیدا ہوتی ہیں ان کی مالیت کا اندازہ یا تو پیداوار، اخراجات کے طریقہ یا مداخل عاملین کی آمدنی Input Factor Income کے طریقہ سے لگایا جاسکتا ہے۔قومی آمدنی کی اشیاء بندی کرنے والوں کے نزدیک کسی فرم کے منافع کی اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لگان، اجرت، سود اور منافع کا مجموعہ کل پیداوار کی مالیت کے برابر ہوتا ہے۔چونکہ پیدا شدہ اشیا وخدمات output کی مالیت عاملین پیدائش کی حاصل کردہ آمدنیوں کے برابر ہوتی ہے۔قومی آمدنی National Income عاملین پیدائش کی آمدنی کے بہاؤ پر زور دیا جاتا ہے۔جبکہ قومی پیداوار National Product میں تکمیل شدہ اشیاء وخدمات کی پیداوار کے پہلو پر زور دیا جاتا ہے۔

دو دائرہ، سہ دائرہ اور چہار دائرہ معیشتوں میں فرق

دو دائرہ معیشت: سادہ معیشت میں پیداوار کی کل مالیت معلوم کرنے کے لیئے صرف کی خاطر پیداوار کی جانے والی اشیاء وخدمات کی مالیت کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔اور سرمایہ کی خدمات مہیا کرتے ہیں آمدنیاں پیدا شدہ کل مالیت پیدا شدہ اشیاء کی کل مالیت کا بڑا حصہ عوام الناس جوز مین محنت اور سرمایہ برائے قرضہ مہیا کرتے ہیں کہ آمدنیوں پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ بقیہ حصہ فرموں وغیرہ کا منافع ہوتا ہے چونکہ معیشت صرف کاروباری دائرہ اور عوام الناس پر مشتمل ہوتی ہے اس لیئے یہ "دو دائرہ معیشت" کہلاتی ہے۔

سہ دائرہ معیشت: حکومتی لین دین کے شعبے کو اضافہ ہوجانے سے دو دائرہ معیشت کے تحت تیار شدہ مماثلوں میں قومی آمدنی کی حساب بندی کرنے کے لیئے دو دائرہ معیشت کے تحت تیار شدہ مماثلوں میں قومی آمدنی کی حساب بندی کرنے کے لیئے دو دائرہ معیشت کے تحت تیار شدہ مماثلوں میں ترمیم کرنی پڑتی ہے تاکہ حکومت کی وصولیوں اور اخراجات کے لیئے گنجائش نکالی جائے ملک کی معاشی سرگرمیوں میں حکومت کے شامل ہوجانے سے ہم سہہ دائرہ معیشت کی حدود میں داخل ہوجاتے ہے اور اس لیئے ہمیں مماثلات میں ترمیم کرنی پڑتی ہے تاکہ سہ دائرہ معیشت سے ان کی مطابقت ہوجائے۔

چہار دائرہ معیشت: چونکہ ترقی پزیر اور ترقی یافتہ دونوں ہی معیشتوں میں معاشی زندگی کی ہیت متعین کرنے میں خارجی معاملات اہم کردار ادا کرتے ہیں اس لیئے قومی آمدنی کی حساب بندی میں دیگر ممالک معاملت کو شامل کرنا لازم ہوگیا ہے۔معاملت کے اس چوتھے دائرہ کے شامل ہوجانے سے مماثلات میں مزید ترمیم کرنا ناگزیر ہوجاتی ہے جو اوپر بیان کردہ معیشتوں کے پہلے تیار کی گئی ہیں تاکہ وہ چہار دائرہ معیشت کی خصوصیات کا پوری طرح احاطہ کرسکیں اس لیے چہار دائرہ معیشت میں دیگر ممالک کے ساتھ معاملات کو بھی قومی آمدنی کی حساب بندی میں شامل کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 16: کینز کے عمومی روزگار کے نظریہ کی وضاحت کیجیے۔نیز افراطی اور تفریطی رخنوں کی وضاحت ڈائیگرام کی مدد سے کیجیے۔

جواب: کینز کا نظریہ عمومی روزگار: کینز کا نظریہ عمومی روزگار مندرجہ ذیل عوامل پر مشتمل ہے۔

موثر طلب (Effective Demand): کینز کے مطابق کسی معیشت میں روزگار کا معیار قومی آمدنی کا تفاعل ہوتا ہے۔قومی آمدنی جتنی زیادہ ہوگی۔معیار روزگار اتنا ہی بلند ہوگا۔آمدنی کی سطح کا تعین اس نقطہ پر ہوتا ہے۔جہاں مجموعی طلب اور مجموعی رسد آپس میں برابر ہوتی ہیں۔

مجموعی طلب: مجموعی طلب صرفی اخراجات اور سرمایہ کاری کے اخراجات پر مشتمل ہوتی ہے۔یعنی آمدنی = صرف + سرمایہ کاری ۔ صرفی اخراجات کو آمدنی کے مختلف معیارات پر تفاعلی صرف سے ظاہر کیا جاتا ہے۔لیکن یہ اضافہ آمدنی کے اضافہ کی حد تک نہیں ہوتا ہے۔اس لئے مختتم میلان صرف اکائی سے کم ہوتا ہے۔جوں ہی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔کل آمدنی میں اور خرچ میں فرق بڑھ جاتا ہے۔

سرمایہ کاری، سرمایہ کی استعداد اور مختتم اور شرح سود باہمی تعلق: کینز کے نزدیک سرمایہ کاری کا تعین اس مقام پر ہوتا ہے۔جہاں سرمایہ کاری کی استعداد مختتم مطلوبہ شرح سود کے برابر ہوجائے۔شرح سود کا تعین ایک طرف زر کی رسد اور دوسری طرف زر نقد کی ترجیح سے ہوتا ہے۔زر کی رسد کا تعین حکومت کی مالیاتی پالیسی سے ہوتا ہے۔جسے مرکز عمومی جامہ پہناتا ہے۔

سرمایہ کی استعداد مختتم: اس سے مراد وہ شرح کٹوتی ہے۔جس کسی نئے سرمایہ کے استعمال سے مستقبل میں حاصل ہونے والی آمدنی کی موجودہ قدر کو اس کی بدل کاری کے موجودہ مصارف کے برابر کردے۔اس کا انحصار جزوی طور پر اشیاء سرمایہ کے مصارف پیدائش پر اور جزوی طور پر مستقبل میں سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والا متوقع منافع ہے۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے،آئی کام ،بی اے،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس،ایم فل،پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

03345504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ، بی ایڈ ،بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

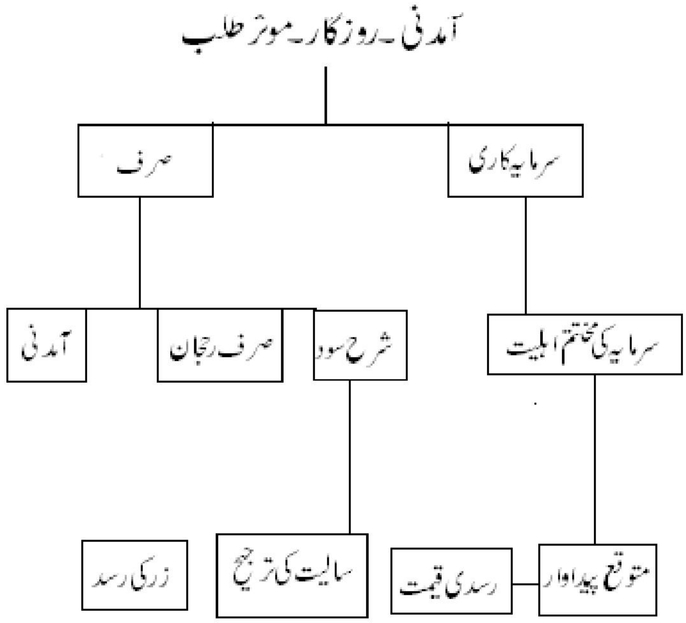

کینز کے نظریہ کی ڈائیگرام: کینز ماڈل اس شکل میں بھی واضح کیا جا سکتا ہے۔

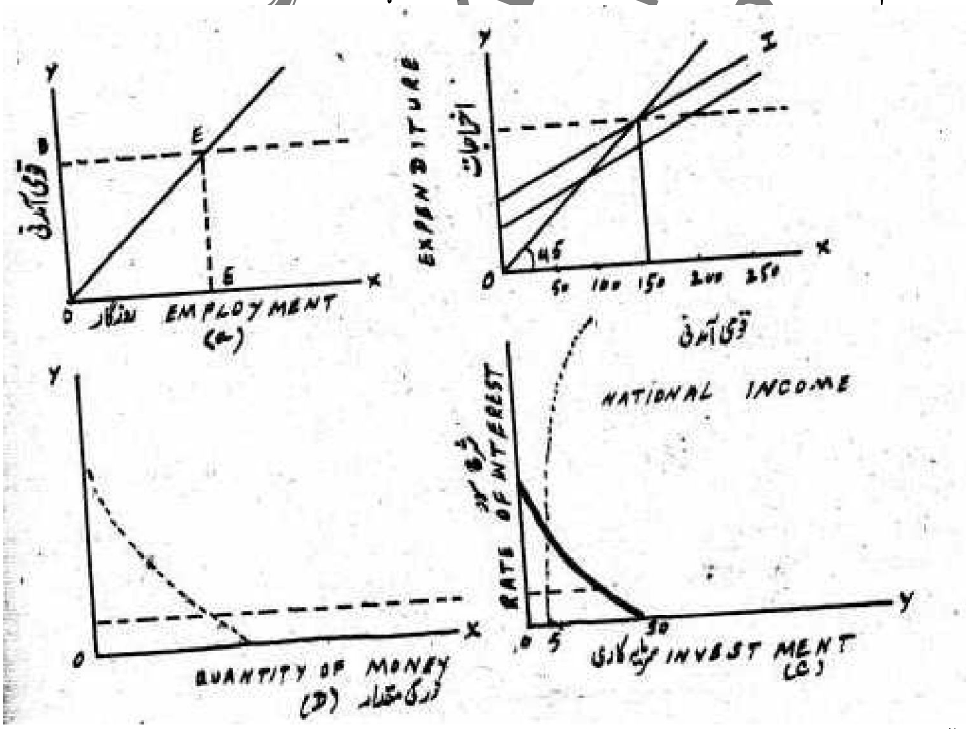

الف) قلیل عرصہ میں روزگار اور آمدنی میں اضافہ اور کمی ایک ساتھ ہوتی ہے۔روزگار کی پیائش x محور اور آمدنی کی پیائش Y محور پر کی گئی ہے۔جب روزگار OE ہے تو اس کے بالمقابل آمدنی OB ہے۔

ب) OZ 45 درجے کا خط ہے۔اس خط پر کوئی بھی نقطہ لیں وہ x محور اور y محور سے مساوی فاصلہ پر ہوگا۔x محور پر قومی آمدنی اور y محور پر اخراجات کو ظاہر کیا گیا ہے۔نقطہ e آمدنی کی متوازن سطح کو ظاہر کرتا ہے۔جس پر مجموعی خرچ مجموعی آمدنی کے برابر ہے۔

$$I = S \quad \text{یا} \quad C + I = C + S$$

ج) یہاں x محور پر سرمایہ کاری اور Y محور پر شرح سود کو ظاہر کیا گیا ہے۔سرمایہ کاری کے حجم (OI) کا تعین اس نقطہ پر ہوگا جہاں سرمایہ کی استعداد مختتم کا خط اور مروجہ شرح سود کو ظاہر کرنے والا خط ایک دوسرے کو قطع کرتے ہیں۔

د) مروجہ شرح سود RO کا تعین اس خط پر ہوتا ہے۔جہاں زر کی ترجیح کا خط زر کی رسد سے خط کو قطع کرتا ہے۔

ان حالات میں کہ سرکاری اخراجات،کاروباری اداروں کی بچتیں اور خارجہ تجارت کو نظر انداز کر دیا جائے اور یہ بھی کہ کاروبار کی طویل عرصہ کی توقعات پر مبنی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاون لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

سرمایہ کاری کا موجودہ آمدنی کی سطح سے کوئی تعلق ہو تو قابل تصرف آمدنی اور حقیقی خام قومی پیداوار (GNP یا Y) متماثل ہوں گی۔

اس لیے (i) $Y = C + I$ ....

یہاں C حقیقی صرف کو ظاہر کرتا ہے اور I سے مراد خالص وقوع پذیر سرمایہ کاری ہے۔

چونکہ ہمارے مفروضہ کے مطابق کاروباری بچتیں موجود نہیں ہیں۔اس لئے نجی بچتیں شخصی بچتوں کے متماثل ہیں۔

(ii) $Y = C + SP = C + S$ ....

(iii) $I = S$ ....

جبکہ ۱۳ سے مراد وقوع پذیر سرمایہ کاری ہے۔

افرطی اور تفریطی رخنے اور ان کی وضاحت: قومی آمدنی کی ایسی متوازن سطح سب سے زیادہ مطلوب ہوتی ہے جو مکمل روزگار کے معیار کے قریب ہو اسی پہلو سے دو صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

i۔قومی آمدنی ایک ایسی سطح پر متوازن ہو جائے جو مکمل روزگار کے معیار سے نیچے ہو۔

ii۔قومی آمدنی ایک ایسی سطح پر متوازن ہو جائے جو مکمل روزگار کے معیار سے اوپر ہو۔جب قومی آمدنی مکمل روزگار کے معیار سے نیچے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معیشت میں سرمایہ کاری کے مواقع اتنے زیادہ نہیں کہ اس تمام بچت سے استفادہ کیا جا سکے۔یا مکمل روزگار کے معیار پر قومی آمدنی کی سطح برقرار رکھنے سے دستیاب ہو سکتی ہے ان حالات میں اضافے میں ایک تفریطی رخنہ وجود میں آ جاتا ہے۔اس رخنہ کی پیمائش مکمل روزگار کے معیار پر بچت اور حقیقی سرمایہ کاری کے فرق سے کی جا سکتی ہے۔یعنی مکمل روزگار کی سطح پر صرف اور سرمایہ کاری کے مجموعے سے قومی آمدنی جس قدر زیادہ ہے۔اگر تفریطی رخنہ مسلسل قائم رہے تو قومی آمدنی مکمل روزگار کی سطح برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔جب تک کہ سرکاری پالیسی کے نتیجے میں اس رخنے کو بند نہ کر دیا جائے۔

کامل روزگار کے معیار سے اوپر آمدنی میں اضافہ محض زر میں اضافے کی حیثیت رکھتا ہے۔اس صورت میں سرمایہ کاری پر زری اخراجات مکمل روزگار کے معیار پر کی جانے والی بچت سے بڑھ جاتے ہیں۔

ضارب اور اسراع کے باہمی عمل کے ذریعے پیداوار میں اضافے سے زری آمدنی بڑھ جاتی ہے۔یہ صورتحال ایک افراطی اٹھان یا افراطی رخنہ پیدا کرتی ہے۔ افراطی رخنہ کی پیمائش زری سرمایہ کاری اور نا مکمل روزگار کے معیار پر کی جانے والی بچت فرق سے کی جاتی ہے۔یعنی صرف اور سرمایہ کاری کا مجموعی فرق مکمل روزگار کے معیار پر قومی آمدنی سے جس قدر زیادہ ہے۔

ڈائیگرام کے ذریعے تشریح: مندرجہ ذیل ڈائیگرام افراطی اور تفریطی رخنوں کو واضح کرتا ہے۔

آجاصی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔